بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ عالیہ مداریہ کے جاری وساری ہونے پر دلائل وبراہین سے لبریز ایک تحقیقی شاہکار

بنام

انوارِ سلسلۂ مداریہ

★★★

مصنف

شہزادۂ ابو العلماء حضرت مولانا مفتی سید مشرف عقیل شاہ قادری امجدی

قاضی ومفتی: دارالافتاء والقضاء انٹرنیشنل سنی سینٹر/ واسپیکر انٹرنیشنل سنی چینل ناگپور، مہاراشٹرا (انڈیا)

سابق قاضی ومفتی: ہاشمی دارالافتاء والقضاء موہنی مہوا گاچھی ضلع سیتامڑھی، بہار (انڈیا)

﴿ناشر﴾

ہاشمی برادران، موہنی مہوا گاچھی سیتامڑھی (بہار)

موبائل نمبر: +919304087338

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

نام کتاب :انوارِ سلسلۂ مداریہ

مصنف :شہزادۂ ابوالعلماء حضرت علامہ مفتی سید مشرف عقیل شاہ قادری امجدی،

صدر شعبۂ افتاء وقضاء سنی سینٹر ناگپور مہاراشٹرا

تصحیح :مناظر اسلام فاتح بہار و نیپال حضرت علامہ مفتی محمد حبیب الرحمٰن علوی مداری،

صدر افتاء جامعہ ضیاء الاسلام جھہراؤں شریف سدھا تھنگر یوپی

پروف ریڈنگ: شیر مدار فاتح بہار بانی مناظرہ موہنی حضرت علامہ و مولانا قاری مفتی سید اظہر عقیل شاہ ہاشمی بہاری

باہتمام :ماہر فصاحت وبلاغت شیر علی حضرت علامہ مولانا قاری سید مظہر عقیل ہاشمی ثقافی

کمپوزنگ :ہاشمی کمپیوٹرس (ہاشمی منزل موہنی، مہوا گاچھی، سیتامڑھی، بہار)

سال اشاعت:......سنہ ۱۴۴۰ھ سنہ ۲۰۱۹ء

تعداد :......(۱۱۰۰)

قیمت: ۱۶۰

ملنے کے پتے

(۱) ہاشمی منزل موہنی مہوا گاچھی ضلع سیتامڑھی بہار :۹۳۰۴۰۸۷۳۳۸

(۲) خانقاہ عالیہ مداریہ مکنپور شریف کانپور یوپی ۹۹۵۶۸۲۹۳۶۴/۷۰۶۸۳۵۷۰۶۸

(۳) ضمیر جنرل اسٹور دار النور مکنپور شریف کانپور یوپی، موبائل: ۹۶۴۸۱۸۰۹۶۵

(۴) مکتبہ جامعہ عزیزیہ اہلسنت ضیاالاسلام جھہراؤں شریف، سدھارتھ نگر یوپی ۹۶۲۸۴۰۷۳۹۷

(۵) انٹرنیشنل سنی سینٹر نظام الدین کالونی، ایٹا بھٹا چوک، کلمنا رنگ روڈ، ناگپور، مہاراشٹرا

(۶) سید محمد قاسم شاہ مداری کیلابگان کلکتہ ۵۳ نمبر مدن موہن برمن اسٹریٹ نیئر محبوبیہ ہوٹل

(۷) خانقاہ مداریہ دیوانگان جمالیہ نروچھ بہاری ضلع دربھنگہ بہار ۹۷۷۱۷۸۰۹۳۸

(۸) دار العلوم برکاتیہ موتیراج پور، چھپرہ بہار

(۹) حافظ وقاری توقیر رضا علوی: مدرسہ انصار العلوم بلسنڈ سیتامڑھی: ۹۹۳۴۸۶۹۹۵۴

(۱۰) خانقاہ عالیہ مداریہ محبتیہ، دہلی، موبائل: ۷۷۰۱۹۱۷۳۵۲

فہرست مشمولات

فہرست کتاب

شیخ محمد بن قاسم اودھی کوسلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:۔۔۔۔
حضرت شیخ جعفر بن عزیز اللہ مداری کوسلسلۂ مداریہ کی۔۔۔
نور محمد بن نصیر الدین مداری جونپوری کوسلسلۂ۔۔۔۔۔
علامہ شیخ اجمل بن امجد جونپوری کوسلسلۂ مداریہ کی۔۔۔۔۔
علامہ حسام الدین ابن نصر اللہ اصفہانی کوسلسلۂ مداریہ:۔۔
شیخ محمود بن عین الدین بن یعقوب عثمانی کو:۔۔۔۔۔۔۔۔
شیخ بڈھن علوی بہرائچی کوکوبھی سلسلۂ مداریہ کی۔۔۔۔۔۔
شیخ محمد رشید عثمانی جونپوری کوبھی سلسلۂ مداریہ کی۔۔۔۔۔۔
حضرت سیدنا سید ابوالحسن عرف میٹھے مدار کنتوری:۔۔۔۔
حضور شمس مداری علیہ الرحمہ بھی سرکار قطب المدار خلیفہ ہیں:۔۔
شیخ محمد طاہر مداری علیہ الرحمہ بھی خلیفۂ قطب المدار گزرے ہیں:۔۔۔۔۔
حضرت شیخ آدم صوفی علیہ الرحمہ خلیفۂ قطب المدار ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔
سید جمال الدین جان من جنتی حضور سیدنا قطب المدار کے خلیفۂ اعظم
حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے
حضور جان من جنتی قدس سرہ سے دیوان گان کی بہتر/72 شاخیں نکلی
مفتی محمد رضا مصباحی آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔۔۔۔۔۔۔
حضور سید احمد بادیہ پا بھی حضور قطب المدار کے خلیفہ ہیں:۔۔۔۔۔۔
علامہ سید شفیق صاحب نے بھی ''تذکرۂ سید احمد بادپا'' میں تحریر فرمایا ہے:۔۔
سید رکن الدین وسید شمس الدین کوخود حضور قطب المدار سے۔۔۔۔۔۔۔
حضور سیدنا سید سالار مسعود غازی کوبھی سلسلۂ مداریہ کی۔۔۔
حضور سیدنا سید وارث علی شاہ دیوہ شریف کوبھی سلسلۂ مداریہ:۔۔۔۔۔۔۔
حضور سکندر دیوان علیہ الرحمہ کوسلسلۂ مداریہ کی:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
حضور سید شاہ محمد مقیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی تھی:۔۔۔۔۔۔
حضرت سید میر ببر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی:۔۔۔۔۔۔۔۔
مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کوبھی سلسلہ عالیہ مداریہ میں:۔۔۔
حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نقشبندی کوسلسلۂ عالیہ مداریہ میں۔۔۔۔
حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ کا شجرۂ مداریہ:۔۔

حضورسیدنا قاضی محمود کنتوری قدس سرہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی:۔۔۔۔۔۔

حضورسیدناشاہ سیدصدرالدین جونپوری قدس سرہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی:۔۔۔۔۔

حضورسیدنا شیخ دانیال قدس سرہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:۔۔۔۔

حضورسیدنا سید محمد صادق حسین قدس سرہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

حضورسیدنا شیخ اوحدالدین ملنگ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:۔۔۔

حضورسیدنا اعظم شاہ ملنگ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:۔۔۔۔۔۔

حضورسیدنا شیخ محمد افضل الہ آبادی کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:۔۔

قطب عالم حضورسیدنا شیخ عبدالغفورعرف بابا کپور گوالیری کوبھی سلسلۂ مداریہ کافیضان حاصل ہے:

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی کے پیرومرشد کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

خودحضرت میر عبدالواحد بلگرامی کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:۔۔۔

حضرت میر سید لطف اللہ المعروف لدھا شاہ بلگرامی کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

حضورسیدنا شاہ سید اسلم غازی قدس سرہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

حضرت سید محی الدین سلیم اللہ شاہ ہمدانی، حضرت سید محمد حسین برہان الدین:۔۔۔۔۔۔۔

حضرت سید امین الدین ارحام الدین، حضرت سید فیاض الدین سراج الدین کوبھی۔۔۔

حضورسیدناشاہ سید عبدالرحمن معروف بہ حاجی ملنگ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وحضرت شیخ ابوطاہر مدنی قدس سرہما کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

حضرت امیر اللہ صفی پوری وحضرت شاہ حفیظ اللہ قدس سرہما کوبھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حضورسیدنا شاہ سید علی تقی بانگرمئوی قدس سرہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حضرت خواجہ محمد رشید مصطفی مداری کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:۔۔

حضرت سید جانباز قلندر وحضرت شیخ عبدالسلام جونپوری قدس سرہما کوبھی۔۔۔۔۔۔۔۔

حضرت بہاؤالدین نقشبندی وحضرت محمد عبداللہ شاہ جہاں پوری کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حضرت شیخ حسن بن احمد اور حضرت شیخ فرید قدس سرہما کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حضورسیدنا الشیخ نظام سنبھلی مداری قدس سرہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حضورسیدنا فضل محمد شاہ سہسرامی قدس سرہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

حضورسیدنا سید محمد قاسم دانشمند داناپوری قدس سرہ کوبھی سلسلۂ مداریہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حضورسیدنا شاہ سید علی کلکتوی قدس سرہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

برائے ایصال ثواب

دادا: حضور سیدنا سید عبدالرحمٰن شاہ مداری/دادی: سیدہ فرمودالنساء
اور نانا: سید منیر شاہ مداری/اور نانی: سیدہ نور جہاں علویہ نوراللہ مرقدہم

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

خراج عقیدت

حامل مقام صمدیت، واصل مقام محبوبیت، اول پیران پیرفی الہند و پاک، قطب الاقطاب، فرد الافراد،
حضور سرکار سید **بدیع الدین** احمد زندہ شاہ مدار

و

محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوثِ صمدانی، حضور سیدنا الشیخ سید عبد القادر جیلانی

و

عطائے رسول، ہندالولی حضور خواجہ غریب نواز سید **معین الدین** چشتی سنجری اجمیری

و

سید الشہداء حضرت سید سالار مسعود غازی بہرائچ شریف وقدوۃ الکبریٰ غوث العالم حضور مخدوم
اشرف سمنانی

و

سلطان الاولیاء مخدوم علاء الدین علی احمد صابر پیا کلیری و سرکار عالم پناہ سید وارث علی شاہ دیوا شریف

و

حضور سیدنا شاہ سید عبد الرحمٰن المعروف حاجی ملنگ کلیان ممبئ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

و

سراج الاولیا حضور سیدنا الشاہ سید منظر عقیل المعروف بہ مدنی شہید

و

عزیز الاولیا حضرت حافظ وقاری سید ظفر عقیل شاہ المعروف بہ جگنو شہید علیہما الرحمہ

اور

سلسلۂ عالیہ، مداریہ، قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، اشرفیہ، وارثیہ اور جملہ سلاسل حقہ کے تمام
بزرگوں کی مقدس بارگاہ میں جن کے فیوض و برکات سے بندگان خدا مستفیض ہیں

پیش دریا تحفہ آوردم صدف
گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے اولیاء
سید مشرف عقیل شاہ قادری امجدی غفرلہ

شرف انتساب

میری یہ حقیر کاوش ان تمام اولیاء،صوفیاء،شہداء،صلحاء،فقہاء،علماء، مجتہدین،محدثین، مفسرین، محققین، مصنفین اور سلف صالحین کے نام جنہوں نے ادلۂ اربعہ (قرآن کریم،حدیث رسول،اجماع امت،قیاس شرعی) کی روشنی میں امتِ مسلمہ کی دینی و دنیوی فلاح کی خاطر مسائل شرعیہ وفرعیہ کے استنباط واستخراج میں اپنی تمام تر علمی وتحقیقی توانائیاں اور پاکیزہ زندگیاں صرف کیں ۔اور صدرالمشائخ حضرت علامہ الحاج صوفی سید محمد مجیب الباقی جعفری مداری مدظلہ العالی،صدر سجادہ نشین وتخت نشین: درگاہ معلیٰ دارالنور مکنپور شریف۔اور شیخ الاسلام حضرت علامہ مفتی سید شاہ محمد مدنی میاں اشرفی الجیلانی۔جانشین: حضور مخدوم الملت،محدث اعظم ہند کچھوچھہ مقدسہ۔اور عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی محمد مبشر رضا ازہر مصباحی صاحب قبلہ پرنوی (صدر مفتی: نوری دارالافتا،کوٹر گیٹ بھیونڈی،سابق شیخ الحدیث و صدرالمدرسین: داالعلوم شیخ احمد کھٹو،سرخیز،احمد آباد گجرات۔

اور اپنی محسنہ،مشفقہ،عابدہ،زاہدہ،عالمہ،**والدہ مکرمہ سیدہ مہر النساء** دامت برکاتہاعلینا کے نام جنہوں نے اپنا خون جگر پلایا اور سرد وگرم ہر حالت میں اپنی آغوش محبت کو میری پناہ گاہ بنایا۔

اور مشفق ومہربان والد بزرگوار،حضور شیخ المشائخ،رئیس الاتقیاء والاصفیاء،استاذ الاساتذہ،ابوالعلماءحضرت علامہ ومولانا صوفی الشاہ سید محمد ہاشم القادری منظری مداری (خلیفۂ حضورصدر المشائخ سید مجیب الباقی صاحب قبلہ مکنپوری وحضور سرکار شمس الاولیاباڑاوی وحضرت ریحان ملت بریلوی علیہا الرحمۃ) کے نام جن کی پاکیزہ تعلیم وتربیت اور مستجاب دعاؤں کے صدقے ناچیز اس عظیم خدمت کے لائق ہوا۔

نیز رب العالمین بطفیل رحمۃ للعالمین والدین کریمین کے سایۂ شفقت ومحبت کو میرے سر پر تادیر قائم ودائم رکھے۔آمین۔

طالب دعاء

سید مشرف عقیل شاہ قادری امجدی غفرلہ

منقبتِ قطب المدار قدس سرہ

گلوں کو ہوتی ہے جیسے بہار سے نسبت
اسی طرح سے ہے اپنی مدار سے نسبت

ڈبو نہ پائیگا اسکو کبھی کوئی طوفاں
میرے سفینے کی ہے دم مدار سے نسبت

سبھی نے پایا ہے فیضان مصطفیٰ ان سے
بتاؤ کس کو نہیں ہے مدار سے نسبت

نہ سمجھے بے کس و مجبور یہ زمانہ ہمیں
ہماری ہے بڑے با اختیار سے نسبت

در مدار سے تم رکھنا رابطہ اپنا
ہو جوڑنی جو نبی کے دیار سے نسبت

تمام عمر نہ کھایا نہ کچھ پیا جس نے
ہے ہم غریبوں کی اس روزہ دار سے نسبت

اجڑ گیا تھا جو کرب و بلا کی دھرتی پر
مدار کی ہے اسی لالہ زار سے نسبت

ملا ہے دوستو جس دن سے درد عشق مدار
ہوئی ہے دل کو سکون و قرار سے نسبت

ہمیشہ چمکے گا مصباح کہکشاں کی طرح
ہے اس کو تیری گلی کے غبار سے نسبت

حرف آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم: امابعد!

خالقِ کائنات کا بے شمار احسان وکرم اور فضل عظیم ہے کہ اس نے، سیاح لامکاں، مالک انس وجاں، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل مجھ حقیر کو لکھنے اور پڑھنے کا جذبہ وحوصلہ عطا فرمایا، اس سے قبل مسائل کفن ودفن کے موضوع پر میری پہلی کتاب بنام ''مسائلِ تجہیز وتکفین'' شائع ہوئی تو توقع سے کہیں بڑھ کر اس کی پذیرائی ہوئی، اسی شرف قبولیت نے مجھ حقیر کو مزید پڑھنے لکھنے کا حوصلہ عطا کیا کہ آج یہ دوسری کتاب آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ زیرِ نظر کتاب **''انوارِ سلسلۂ مداریہ''** درحقیقت یہ راقم الحروف کے دو مضامین پر مشتمل ہے۔ ایک مضمون میرے خاص وطن موہنی کے کچھ بزرگوں کے ذریعہ پوچھے گئے سوال کا جواب ہے جو **۲۶/ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ/مطابق ۱۸ستمبر ۲۰۱۷ء بروز دوشنبہ** لکھا گیا تھا جو کہ اجمالی جواب ہے۔ اور دوسرا مضمون بعدِ مناظرۂ موہنی علمائے بہار ونیپال کے ذریعہ پوچھے گئے سوال کا جواب ہے جو **۸/جمادی الآخر ۱۴۳۹ھ/مطابق ۲۵/فروری ۲۰۱۸ء بروز اتوار** لکھا گیا تھا، یہ ذرا تفصیلی ہے۔ لیکن میں اپنے کچھ احباب اور بزرگوں کی فرمائش اور اِصرار پر اپنے ان دونوں فتاویٰ کو کچھ ضروری اضافہ کے ساتھ شائع کر رہا ہوں تا کہ ان کا افادہ عام سے عام تر ہوجائے۔ اور جو لوگ ''سلسلۂ عالیہ مداریہ'' کو سوخت ومنقطع کہہ کر مستحقِ عتاب اولیاء اللہ ہو رہے ہیں ان کی بھی اصلاح ہوجائے۔ خدائے پاک نے چاہا تو یہ کتاب لوگوں کو غلط

فہمیوں کے اندھیروں سے دور کرے گی اور بہت سے دینی بھائی اصلاح پذیر ہوں گے۔

اب میں اپنے ان تمام علمائے کرام ومفتیان عظام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تالیف وترتیب کے لیے عمدہ مشوروں سے نوازا۔ بالخصوص قیصر مداریت رئیس القلم حضرت علامہ ومولانا **مفتی محمد قیصر رضا علوی المداری مدظلہ العالی** کا جنھوں نے اس پر گراں قدر مقدمہ تحریر فرما کر کتاب کی افادیت کو دوبالا کردیا، نیز فاتح بہار ونیپال مناظر اہلسنت ترجمان مداریت حضرت علامہ ومولانا **مفتی محمد حبیب الرحمٰن علوی المداری مدظلہ العالی** کا صمیم قلب سے شکر گزار ہوں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر حرف بہ حرف کتاب کی تصحیح فرمائی اور مجھے دعاؤں سے نوازتے ہوئے ایک بڑی فکر سے آزاد کیا۔اور ساتھ ہی ساتھ فقیہ امت ناشر مداریت حضرت علامہ **مفتی محمد اسرافیل حیدری مداری مدظلہ العالی** و قائد ہند اشرف ملت حضرت علامہ **الحاج سید محمد اشرف میاں قبلہ اشرفی الجیلانی** کچھوچھوی صاحب و مجاہد اسلام شہزادۂ محبوب العلما حضرت علامہ الحاج **الشاہ پیر سید عالمگیر اشرف میاں قبلہ اشرفی الجیلانی** صاحب قبلہ (بانی: انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور) وامیر القلم حضرت علامہ حافظ **سید ازبر علی جعفری** صاحب مکنپور شریف وشہزادۂ ابوالعلماء حضرت مولانا **سید انظر عقیل ہاشمی** صاحب (جامعہ ملیہ اسلامیہ سینٹرل یونیورسٹی دہلی) وحضرت مولانا صوفی **سید عبد الکریم قادری تیغی مداری** صاحب کا بھی شکر گزار اور احسان مند ہوں کہ اِن مؤقر علمائے کرام ومفتیان اسلام نے بے حد مصروفیات کے باوجود اپنا قیمتی وقت نکال کر کلماتِ تحسین وتبریک وتقریظ رقم فرما کر دعاؤں سے

نوازتے ہوئے کتاب کولائق اعتبار بنایا۔

اور بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں ان کا ذکر نہ کروں تو جنہوں نے ہر ہر قدم پر میرا ساتھ دیا اور اپنے قیمتی باتوں اور مشوروں سے میری مدد فرمائی یعنی شہزادۂ ابوالعلماء استاذ الاساتذہ ادیبِ شہیر برادرِ کبیر استاذِ بے نظیر حضرت علامہ و مولانا **مفتی حافظ و قاری الشاہ سید مظہر عقیل شاہ ہاشمی ثقافی وسید اظہر عقیل شاہ ہاشمی بہاری صاحبان** جنہوں نے اپنے مفید و قیمتی مشوروں سے کتاب ہٰذا کو بہتر سے بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کی۔

اب میں آخر میں اپنے ان تمام محبین ومخلصین علمائے کرام اور دوست واحباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ناچیز سے پیہم اِصرار اور گفت و شنید کرتے رہتے ہیں کہ تحریری کاموں کو جاری رکھوں بالخصوص: حضرت **علامہ مولانا نظرعالم نوری ہاشمی** کھٹونوی (مقیم حال عرب شریف) حضرت علامہ مولانا **سید اشتیاق علوی اشرفی** گورہاروی، حضرت **علامہ ظفر احسان** قادری چشتی (جامعہ شیخ الاسلام ناگپور) حضرت مولانا **عبدالحمید نظامی اشرفی**، حضرت مولانا **محمد رابع علوی مداری** جھہر اؤں شریف، حضرت باباسید **رحمت علی** شاہ معصومی مداری دہلی، حضرت **مولانا اشتیاق علی مداری** پوکھریروی، حضرت حافظ وقاری **علی احمد** (بیکنٹھ پوری) حضرت حافظ و قاری محمد اختر عالم اشرفی جونپوری، عالیجناب **مشاہد رضا مداری** باتھوی، سید **محمد قاسم** مداری، عزیزم مولانا **محمد ارشاد عالم**، مداحِ رسول **مولوی سید صابر القادری** شاہ ہاشمی مداری، سید **ناظم مداری**، وشاہکار ترنم **مولوی سید کلام شاہ مداری** وغیرہم۔

خدائے تعالیٰ بطفیل نبی اعلیٰ کتاب ہذا کے تمام معاونین کو دارین کی

نعمتوں سے نوازے اور اسے قبول ومفید بنائے۔آمین بجاہ سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

نوٹ: حتی الامکان صحت کا بھرپور خیال رکھا گیا ہے۔پھر بھی اگر کسی صاحب علم کو اس میں کوئی کمی یا کوتاہی یا نقص نظر آئے تو بغرضِ اصلاح براہِ راست ناچیز کو اطلاع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

طالب دعا:
سید مشرف عقیل شاہ قادری امجدی غفرلہٗ

دعائیہ کلمات

شیخ المشائخ ابوالعلماء حضور علامہ مفتی سید محمد ہاشم القادری منظری دامت برکاتہم

کرۂ ارض پر وہ مخلوق جو اشرف المخلوقات کا درجہ رکھتی ہے، جس کا ایمان، اللہ و رسول و کتاب اللہ پر ہے بخوبی جانتی و مانتی ہے کہ بعد رب قدیر جو مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وہ کسی دوسرے کا نہیں ہوسکتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذاتِ گرامی جسمانی، روحانی، اخلاقی، تعلیمی، مذہبی، معاشرتی، ثقافتی، تہذیبی وتمدنی غرضیکہ دین ودنیا کے ہر شعبہ میں مکمل ایسی ذاتِ گرامی ہے جن کو اللہ رب العزت نے صفات آدم شجاعت نوح حلم ابراہیم لسان اسماعیل وقار اسحاق فصاحت صالح حکمت لقمان بشارت یعقوب جمال یوسف صبر ایوب قوت موسیٰ تسبیح یونس جہاد یوشع بن نون عطا فرمایا تمام انبیاء کرام کی صفات کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس بنادیا خداوند قدوس قرآن ربانی میں فرماتا ہے: قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ" [سورۃ المائدہ/آیت/ ۱۵] اور خود رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اول ما خلق اللہ نوری و کل خلائق من نوری "میں اللہ کے نور سے

ہوں اور ساری کائنات میرے نور سے ہے۔اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کو اپنے نور سے مبعوث فرما کر دین و دنیا کے ہر شعبہ میں ایسا مکمل نمونہ بنایا کہ قیامت کی صبح تک کوئی ایسا دوسرا نمونہ نہیں ہو سکتا۔حضور پاک کی شان اور عظمت پر جتنا بھی لکھا جائے کم ہے شریعت،طریقت،حقیقت اور معرفت کے علاوہ ظاہر و باطن کے تمام رموز حضور اکرم کی مقدس ذات میں موجود فرمادیا ہے اللہ رب العزت کا فرمان ہے:**تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ**[سورۃ البقرۃ/آیت:۲۵۳]

قارئین! یہ بات قطعی طور پر مسلم ہے کہ کسی بھی نبی یا ولی کی زندگی کا سب سے اہم پہلو اس کے ذریعہ دین متین کی تبلیغ واشاعت ہے اِس کرۂ ارض پر جتنے بھی نبی یا ولی تشریف لائے سبھوں نے سب سے زیادہ وقت دین متین کی تبلیغ کے لئے صرف فرمایا اور یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ ہر دور میں تبلیغِ دین کے طریقے بدلتے رہے، ہر نبی اور ہر ولی کو اس کے دور کے طور وطریقے کے مطابق دین متین کی تبلیغ کے لئے منجانب اللہ تیار کیا گیا اور اسی طرح یہ سلسلہ صدیوں تک جاری رہا۔اور یہ بھی واضح رہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ظاہری زندگی کے بعد دین متین کی تبلیغ واشاعت کی ذمہ داریاں اولیائے کرام وعلمائے اسلام کے سپرد ہوئیں اور اب تا قیامت یہی نفوس قدسیہ انجام دیتے رہیں گے۔

آمدم برسر مطلب: حضور سرکار سید بدیع الدین احمد قطب المدار المعروف بہ زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام پاک بھی مبلغین اسلام کی فہرست میں بہ حرفِ جلی تحریر ہے۔آپ ہندو پاک کے اولین مبلغین اسلام میں سرفہرست ہیں آپ کا دائرۂ تبلیغ و ارشاد اس درجہ وسیع وعریض ہے کہ بڑے سے بڑا مؤرخ وقلم کار بھی قلم بند کرنے سے قاصر ہے۔اس کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ حضور قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دائرۂ تبلیغ وارشاد تقریباً ساڑھے پانچ صدیوں کو محیط ہے اور اس طویل مدت میں آپ نے پوری دنیا کی سیاحی فرما کر دنیا کے ہر گوشے میں اسلامی تعلیمات وقوانین کو پہنچایا ہے۔ہندوستان ہی میں ایسے بیشمار مقامات ہیں جہاں آپ کے سلسلہ کے ملنگانِ پاکباز کی نشانیاں موجود ہیں اور آج بھی ان مقامات سے فیوض وبرکات تقسیم ہو رہے ہیں۔بہار، بنگال،اتر پردیش،ایم پی،مہاراشٹرا،گوا،گجرات،راجستھان،آندھرا پردیش،مدراس،دہلی،پنجاب وغیرہ کے ہر صوبے اور ہر علاقے میں آپ کے چلے،خلفاء کی خانقاہ اور ملنگانِ عظام کی گدیاں موجود ہیں،جسے صاحب کتاب بالتفصیل روشناس کرائیں گے۔ماشاءاللہ اس عنوان سے متعلق عزیز القدر مولانا مفتی سید مشرف عقیل امجدی سلمہ الباری نے زیر نظر کتاب **"انوار سلسلہ مداریہ"** لکھ کر موجودہ وقت میں بہت بڑا کام کیا ہے جس کی سخت ضرورت تھی، میں نے جستہ جستہ اسے ملاحظہ کیا،الحمدللہ کافی عمدہ پایا۔مولیٰ تعالیٰ کتاب کو مقبولیت عطاء کرے اور مؤلف کتاب کے علم وعمل اور عمر واقبال میں برکتیں عطاء کرے

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

دعا گو:

سید محمد ہاشم القادری منظری مداری غفرلہ

ہاشمی منزل، موہنی مہوا گاچھی، تھانہ: نانپور، ضلع: سیتامڑھی (بہار)

کلمات تحسین

شہزادۂ مخدوم سمناں پیر طریقت صوفی ملت **حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید محمد اشرف**

الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم

قومی صدر آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کچھوچھہ مقدسہ ضلع امبیڈکر نگر یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیر نظر کتاب **''انوار سلسلۂ مداریہ''** اپنی نوعیت کی ایک معرکتہ الآراء تالیف ہے عدیم الفرصتی کے باعث پوری کتاب کو بالاستعیاب پڑھ نہ سکا البتہ کتاب کو کجا کجا دیکھنے سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ مؤلف کتاب عزیزم مولانا **مفتی سید مشرف عقیل ہاشمی امجدی** نے بہت عرق ریزی اور انتہائی لگن کے ساتھ یہ علمی سرمایہ جمع کرکے قوم وملت کے حضور پیش کیا ہے کوئی بھی غیر جانبدار قاری اس علمی شاہکار کو ملاحظہ کرنے کے بعد اس کی اہمیت وافادیت سے ضرور متاثر ہوگا اور مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ یہ تالیف علمی حلقوں میں قدر ومنزلت کی نگاہوں سے دیکھی جائیگی مؤلف کتاب نے کتاب کے اندر بہت ساری روحانی اور عبقری شخصیات کا بھی ذکر خیر کیا ہے اور انکے شجرات مداریہ بھی تحریر کر دیا ہے جوکہ موصوف کی اسلاف دوستی پر بین ثبوت ہے

بالخصوص سلطان الاولیاء حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار قطب المدار قدس سرہ کا ذکر پاک کتاب کی عظمتوں کو چار چاند لگا رہا ہے نیز دیگر اکابرین مثلاً حضرت سید سالار مسعود غازی، تارک السلطنت حضور مخدوم سید محمد اشرف جہانگیر سمنانی، حضور سید جمال الدین جان من جنتی، حضرت قطب غوری، حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی، حضور سید اجمل بہرائچی، حضرت بڈھن بہرائچی، حضرت سکندر دیوانہ قدس اللہ اسرارہم کے تذکرے کتاب کو پرلطف و پرکیف بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں فقیر اشرفی دعاء گو ہے کہ پروردگار عالم اس کتاب کو قبول انام اور شہرت دوام عطا فرما کر مؤلف موصوف کے لیے زاد آخرت بنائے۔ آمین یارب العٰلمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

فقط: دعاء گو

ابوالنواز سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی

قومی صدر آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کچھوچھہ مقدسہ ضلع امبیڈکر نگر یوپی

۲۳ رشعبان المعظم ۱۴۴۰ھ ہجری مطابق ۲۹ راپریل ۲۰۱۹ء عیسوی بروز پیر

تقریظ

شہزادۂ محبوب العلماء پیر طریقت رہبر شریعت نباض قوم وملت مصلح امت مبلغ دین وسنیت ناشر اشرفیت مجاہد اسلام حضرت علامہ الحاج الشاہ سید عالمگیر اشرف میاں قبلہ اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم
بانی وسرپرست اعلی انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور مہاراشٹرا انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ الطیبین

الطاہرین و اصحابہ المطہرین اجمعین۔ امابعد!

عزیز سعید مولانا **مفتی سید مشرف عقیل ہاشمی امجدی سلمہ الباری** صدر شعبۂ افتاء وقضاء سنی سینٹر ناگپور کا اجرائے سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق مبسوط فتوی بنام انوارِ سلسلۂ مداریہ اپنے موضوع کے اعتبار سے صرف ایک سوال کا جواب نہیں بلکہ مستقلا ایک معرکۃ الآراء تصنیف اور معراج تحقیق ہے مصروفیات کثیر کے سبب بالاستیعاب کتاب کو نہ پڑھ سکا البتہ جستہ جستہ دیکھنے پڑھنے اور سمجھنے کے بعد اندازہ ہوا کہ عزیزم مفتی سید مشرف عقیل میاں سلمہ نے خوب محنت اور انتہائی عرق ریزی کے ساتھ کتاب ھذا کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

یقینا سلسلۂ عالیہ مداریہ جیسے عظیم الشان اور آفاقی سلسلہ کی آفاقی رفعت وعظمت کو عزیز موصوف نے بڑے حسین انداز میں ایک کتاب کے ذریعہ سمجھانے نیز اس کے انوار وبرکات کو عوام وخواص تک پہونچانے کی بڑی خوبصورت کوشش کی ہے۔ ہر غیر جانبدار شخص اس علمی شاہکار کو ملاحظہ کرنے کے بعد نہ صرف یہ کہ متاثر ہوگا بالکہ قبول حق کے بغیر اسے کوئی چارہ نہ ہوگا نیز یہ بات بھی مسلم ہے کہ ان شاء اللہ یہ تحقیق دیانت دار حق پسند علمی حلقوں میں قدر ومنزلت کی نگاہوں سے دیکھی جائے گی اور محققین عصر سے نقد دادو تحسین حاصل کرے گی اور ان شاءاللہ تعالیٰ نسل مستقبل اور محققین جدید کے لئے اپنے موضوع پر دستاویزی حیثیت کی حامل ہوگی۔ فاضل مؤلف ایک عرصہ سے سنی سینٹر ناگپور کی خدمات انجام دے رہے ہیں موصوف کی تحقیقی سرگرمیوں سے فقیر

اشرفی کافی حدتک واقف اور مطمئن ہے۔اس لیے امید ہے کہ تحقیق پسند حضرات اس کتاب سے خوب استفادہ کریں گے۔عزیز موصوف نے کتاب کے اندر بہت ساری روحانی اور عبقری شخصیات کا بھی ذکر خیر کیا ہے اوران کے شجرات مداریہ بھی تحریر کردئے ہیں جوکہ موصوف کی اولیاء دوستی پر بین ثبوت ہے ساتھ ہی ساتھ کتاب کی قبولیت کی سند بھی۔کتاب کے اخیر میں سلطان الاولیاء حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار قطب المدار قدس سرہ مکنپور شریف کی اجمالی سیرت کتاب کی عظمتوں کو چار چاند لگارہی ہے نیز دیگر اکابرین مثلاً حضرت سید سالار مسعود غازی بہرائچ شریف ،تارک السلطنت حضور مخدوم سلطان میر سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کچھوچھہ مقدسہ ،خواہرزادۂ غوث الوریٰ حضور سید جمال الدین جان من جنتی مداری ہیلسہ شریف پٹنہ بہار ،حضرت خواجہ قطب غوری مداری کولار شریف کرناٹک حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی قدس اللہ اسرارہم کے تذکرے کتاب کومزید پرلطف وپرکیف بنارہے ہیں۔فقیر اشرفی دست بہ دعاء ہے کہ خالق کائنات مالک ارض وسمٰوات اس تالیف کوقبول انام وشہرت دوام عطا فرما کر مؤلف عزیز کے لیے توشۂ آخرت بنائے اور اس تحقیق انیق کے جملہ معاونین کی خدمات کوقبول فرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وعلی آلہ واصحابہ واہل بیتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

فقط دعاء گو

سید عالمگیر اشرف الاشرفی الجیلانی

کچھوچھہ مقدسہ ضلع امبیڈکر نگر یوپی وبانی سنی سینٹر ناگپور مہاراشٹر

۲۶؍شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ ہجری مطابق ۲؍مئی ۲۰۱۹ء عیسوی

تقریظ

مناظر اہلسنت فقیہ امت حضرت علامہ مولانا **مفتی الشاہ محمد اسرافیل الحیدری العلوی المداری**
مدظلہ العالی والنورانی

رئیس المدرسین: دائرۃ الانوار دارالنور مکن پور شریف کانپور یوپی

حضور قطب المدار فرد الافراد، واصل مقام محبوبیت، حامل مقام صمدیت وجیہ العرب ہاشمی النسب مدار العالمین شمس العارفین قدوۃ الکاملین، درّ یگانہ اویس زمانہ حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب زندہ شاہ مدار کا نام نامی اسم گرامی فہرست اولیاء اللہ میں چاند وسورج کی طرح روشن وتابندہ ہے۔ آپ کی ذات محتاج تعارف نہیں ہے، آپ حسنی حسینی سید ہیں۔ امام الدنیا والآخرۃ سیدنا امام جعفر الصادق کی اولاد سے ہیں۔ آپ کا شمار اولیاء کبار میں ہے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ م 471ھ اور سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ م 531ھ سے بہت سالوں پہلے آپ کی پیدائش دوسو بیالیس ہجری میں ہوئی ملک شام کے شہر حلب میں بی بی فاطمہ ثانیہ تبریزیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے دوشنبہ کے روز عید کے دن صبح صادق کے وقت حضرت قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبی کے گھر آپ پیدا ہوئے۔ ادریس حلبی نامی بزرگ رسالہ الیاس میں فرماتے ہیں کہ پیدائش کے وقت سارا خانہ پرنور ہوگیا تھا ماں نے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت فرمائی مرحبا مرحبا کی صدائیں بلند ہوئیں ہاتف نے ہذا ولی اللہ، ہذا ولی اللہ، کا مژدہ سنایا رحمۃ للعالمین نے اپنے فرزند کی ولایت عظمٰی اور قطبیت کبریٰ کی بشارت دی۔ چار سال چار ماہ چار دن کی عمر شریف میں حضور حذیفہ مرعشی شامی قدس السامی کی درسگاہ میں رسم بسم اللہ خوانی کرائی گئی اور انہی کی درسگاہ سے چودہ سال کی عمر شریف میں علوم عقلیہ ونقلیہ سے فراغت حاصل کی، دوسوانسٹھ ہجری میں صحن بیت المقدس میں سلطان العارفین حضور بایزید بسطامی عرف طیفور شامی قدس سرہ السامی متوفی 261ھ کے دست مقدس پر اول اول بیعت کی اور سلسلہ طیفوریہ جعفریہ اور طیفوریہ بصریہ میں ماذون ومجاز ٹھرائے گئے۔ علوم حقائق اور علوم اسرار کے علاوہ صحف آسمانی توریت، انجیل، زبور کے علوم کی تعلیم حضرت

خضر پیغمبر علیہ السلام نے آپ کو دی اور علوم انبیاء میں سے علم کیمیا ،لیمیا،ھیمیا،سیمیا اور ریمیاء کلہ سر کی مزید تعلیم بھی آپ نے مکمل حاصل کی حضرت سرکار مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرالسامی فرماتے ہیں کہ یہ علوم نوادر ہیں اولیاء اللہ کی ذات میں شاذ و نادر ہی کسی کو یہ علوم حاصل ہوئے ہیں لیکن حضور قطب المدار بدیع الدین شاہ مدار کے پاس میں نے ان علوم نوادر کا مشاہدہ کیا دوسو بیاسی ہجری میں بارگاہ رسالت سے بلاوہ آیا وہاں پہنچ کر باشارہ رسالت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی روحانی تربیت میں لے لیا اور علوم ولایت میں کامل و مکمل فرما کر بارگاہ رحمۃ للعالمین میں پیش فرمایا رسول کریم نے اپنے زندہ معجزات سے مشرف فرما کر شرف اویسیت سے ممتاز فرما کر مدار العالمین کا مخصوص تمغہ امتیاز عطا فرمایا۔

مردان خدا کا مصنف مطبوعہ بدایوں شریف مولانا ضیاء علی اشرفی لکھتے ہیں کہ حضور مدار پاک کو قطب المدار کا درجہ اللہ پاک نے دیا اور مدار العالمین کا مخصوص خطاب رسول پاک نے عطا فرمایا بارگاہ رسالت کے اعزاز سے معزز ہو کر اور انعامات رسالت سے مشرف ہو کر آپ کی عظمتیں ہمدوش ثریا ہو گئیں ۔رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو داعی اسلام مقرر فرمایا اور برصغیر جانے کا حکم صادر فرمایا ۔آپ ہندوستان میں اول اول بحری کشتی کے ذریعہ گجرات میں کھمبات بندرگاہ پہ تشریف لائے وہاں آپ کا استقبال حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا آپ کو وہ ایک باغ میں لے گئے جہاں ایک عظیم الشان اسٹیج پر رحمت دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب کبار رونق افروز ہندوستان تھے،اس مقام پر بھی نوازش الطاف وعنایات کی بارش ہوئی رحمت تمام نے مدار پاک پر خصوصی نگاہ کرم فرمایا آپ کو نو لقمے طعام جنتی کھلا کر ہمشہ کیلیئے سیری وسیرابی فرمادی اس کے بعد آپ کو پوری زندگی کھانے پینے کی حاجت محسوس نہیں ہوئی اور مزید برآں آپ کو ایک جنتی حلہ بہشتی لباس پہنا دیا جس کے بعد وہ پیرہن نہ کبھی میلا ہوا اور نہ پرانا۔حضرت غلام علی نقشبندی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب درالمعارف میں فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ اجرائے کارخانہ ہستی وتوابع ہستی قطب المدار کے سپرد فرمادیتا ہے حضرت بدیع الدین زندہ شاہ مدار قطب المدار تھے بڑی شان کے مالک تھے۔آپ نے دعا کی تھی کہ

الٰہی کچھ ایسا انتظام ہو جائے کہ مجھے بھوک پیاس ہی نہ لگے اور میرا جامہ میلا پرانا نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست کرم سے آپ کو نو لقمے جنتی کھانا کھلایا اور جنتی حلہ پہنایا اس کے بعد کھانے پینے سے بے نیاز ہو گئے اور آپ کا لباس کبھی میلا اور پرانا نہیں ہوا۔

حضرت دارا شکوہ قادری برادر بادشاہ عالمگیر اورنگزیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سفینۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ سید بدیع الدین قطب المدار کو اللہ پاک نے مقام صمدیت پر فائز کیا تھا ایسا ہی اخبار الاخیار میں بھی لکھا ہے آپ عجائب الاحوال اور غرائب الاطوار تھے اللہ پاک نے آپ کو مقام صمدیت عطا فرمایا تھا آپ دنیاوی طعام کھانے پینے سے بے نیاز تھے آپ کے جسم کا لباس نہ کبھی میلا ہوتا تھا اور نہ پرانا۔ آپ کا چہرہ انور اتنا روشن اور تابناک تھا کہ جو بھی ایک نظر دیکھتا بے اختیار سجدہ ریز ہو جاتا۔ بحر زخار میں وجیہ الدین اشرف لکھنوی فرنگی محلی نے تحریر کیا ہے کی بندہ جب مقام صمدیت سے نوازا جاتا ہے تو اس میں چار علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں: (۱) اسے دنیاوی غذا کی حاجت نہیں رہتی ہے وہ کھانے پینے سے بے نیاز ہو جاتا ہے (۲) اس کا لباس میلا و پرانا نہیں ہوتا ہے (۳) اس پر ضعف کمزوری اور بڑھاپے کا اثر طاری نہیں ہوتا ہے (۴) اس کا چہرہ اتنا روشن اور تابناک ہو جاتا ہے کہ اسے دیکھ کر ہی خدا یاد آنے لگتا ہے اور دیکھنے والا بے اختیار سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔

یہ ساری علامتیں شیخ بدیع الدین زندہ شاہ مدار میں پائی جاتی تھیں۔ سرکار مدار پاک نے پورے عالم کی سیاحی کی اور چہار دانگ عالم میں تبلیغ اسلام فرمائی۔ رسالہ ابن عابدین الشامی میں ہے کہ قطب المدار کے عہدہ پر جو فائز ہوتا ہے اس انسان کامل کے ارد گرد زمانہ گردش کرتا ہے اس پر مخلوق کے احوال روشن ہوتے ہیں اور وہ چہار دانگ عالم میں گشت کرتا رہتا ہے۔ قطب المدار بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسو بیاسی ہجری میں اول اول ہندوستان تشریف لائے اور سات مرتبہ آپ نے پیدل حج کیا 596 سال کی طویل عمر پائی۔ مسند امام احمد بن حنبل میں ایک حدیث شریف میں آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **خیر کم من طال عمرہ و حسن عملہ"**

یعنی تم میں بہتر وہ ہیں جن کی عمر طویل ہے اور اعمال اچھے ہیں مدار پاک اس حدیث شریف کے مکمل مصداق تھے۔آپ نے دنیا کے ممالک میں گشت کرکے تبلیغ اسلام کیا ہزار ہا اولیائے امت سے آپ کی ملاقات ہے۔حضور حذیفہ مرعشی جنید بغدادی سید سالار مسعود غازی غوث پاک عبدالقادر جیلانی خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری متاخرین میں مخدوم جہانیاں جہاں گشت معز بلخی نوشتہ توحید اور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی وغیرہ اکابر واعاظم اولیاء اللہ سے ملاقات ہوئی، بے شمار اولیاء اللہ نے آپ سے فیض صحبت اور فیض نسبت حاصل کی۔دور حاضر کے ایک کثیر التصانیف مصنف محقق مولانا عاصم اعظمی صاحب نے اپنی کتاب تذکرہ مشائخ عظام میں تحریر کیا ہے کہ حضور مدار پاک نے ایک لمبی عمر شریف پائی جسمیں بے شمار لوگوں نے آپ سے فیض پایا اس لیے آپ کے مریدین اور خلفاء کا شمار ممکن نہیں۔

آپکے سلسلے کا نام سلسلہ مداریہ ہے آپ کے نام سے ایک ماہ کا نام ماہ مدار ہے اس ماہ مدار کے چاند کو مدار کا چاند کہتے ہیں آپ کے نام سے اس ملک میں سیکڑوں ہزاروں نشانیاں ہے مدار ٹیکری، مداریہ پہاڑ، مدار گنج، مدار پور، مدار نگر، مداری کھیڑہ، مدار ہل، مدار چلہ، مدار اسٹیشن، مدار گیٹ، مدار دروازہ، مدار چوک اور مدار باولی جیسے ہزاروں نشانیاں آپ کی عظمت کے ترانے گارہی ہیں ہزاروں لوگوں کے نام غلام مدار اور مدار بخش ہوئے ہیں غرضیکہ سرکار مدار پاک کی ذات ہندوستان کے دلوں میں بستی ہے ان کا فیضان صدیوں سے عام وتام ہے۔

زیر نظر کتاب ''انوار سلسلہ مداریہ'' میں فاضل مؤلف سید مشرف عقیل ہاشمی موہنی شریف سیتا مڑھی بہار نے بہت ہی سعی جمیل کرکے تمام مشاہیر ہندوستان کے شجرات مداریہ کو دوسو سے زائد کتابوں کے حوالوں سے مبرہن فرما کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ سلسلہ مداریہ کی فیاضی نسبت کا دائرہ کس قدر وسیع اور کتنا ہمہ گیر ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ پڑھنے کے بعد قاری داد تحقیق دئے بغیر نہیں رہ پائے گا،اور'' انوار سلسلہ مداریہ'' سے اندھی آنکھیں روشن ہوں گی اور بند دلوں کا دروازہ کھلے گا گمراہوں کو ہدایت ملے گی سلسلہ مداریہ کے خلاف رچی گئی سازشوں کا پردہ چاک ہوجائے گا اور ایک مرتبہ ہر سلسلے سے

وابستہ مسلمان کہہ اٹھے گا کہ ہاں ہم بھی مداری ہیں۔اللہ پاک **سید مشرف عقیل میاں** کی یہ کاوش قبول فرماوے اوران کے ذریعہ اولیائے کرام کی محبت اور عظمت کے ڈنکے چہار سو بجتے رہیں اور اللہ پاک **محترم سید مشرف عقیل میاں صاحب** کو مزید ایسے اچھے کاموں کی توفیق بخشے آمین آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

راقم: فقیر سراپا تقصیر الشاہ ابوالحماد **محمد اسرافیل الحیدری** العلوی المداری

دائرۃ الانوار دارالنور مکن پور شریف کانپور یوپی

مورخہ 19 رمضان المبارک 1440ھ مطابق 25 مئی 2019

مقدمہ

ازقلم: رئیس التحریر محقق مداریت خطیب اہلبیت **حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد قیصر رضا علوی** حنفی **مداری** صاحب قبلہ دامت برکاتہم۔

خادم: درس وافتاء جامعہ عزیزیہ اہلسنت ضیاءالاسلام دائرۃ الاشراف جھہراؤں شریف ضلع سدھارتھنگر یوپی انڈیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ مخلوقات الہیہ میں انسان ہی وہ مخلوق ہے جسے اللہ تعالیٰ کی خلافت ونیابت کا شرف حاصل ہے اس لئے انسان کا وجود اور اس کی تمام اوصاف نہایت پاک ومنزہ اور علوم الہیہ اور معارف رحمانیہ کا متحمل اور ھل من مزید کے لئے ہمہ وقت مستعد ہونا چاہیے وصول الی اللہ کے طرقِ متبرکہ میں تصوف ایک ایسا طریقہ ہے جس پر چل کر انسان خواہشات نفسانیہ سے معرّیٰ ومبرّیٰ ہوکر ان اخلاق حسنہ اور اوصاف حسنہ کو پاسکتا ہے جو عین منشائے خالق عالم کے مطابق ہوں اس طریقہ حیات اور منہاج فطرت سے انسانی وجود کو پاکیزگی اور قلوب واذھان کو طہارت میسر ہوتی ہے شریعت مطہرہ کے مقصودِ اصلی اور مطلوب حقیقی کے حصول کا نام سلوک وتصوف ہے جس کے حصول کے بغیر کسی بھی انسان کو مرتبہ احسان کا عرفان نہیں ہوتا یہ ایک خالص صالح اور اخلاقی وروحانی نظام وصول الی اللہ ہے جسکے تمام جزئیات وکلیات شرعی اصولوں سے کلیتا ہم آہنگ ہیں یعنی اسکے اصول وفروع سب کے سب قوانین شریعت سے بالکل یگانگت وموانست رکھتے ہیں ہر متصوف قرآنی فرامین پیغامات نبوی ارشادات مصطفوی یعنی ما قال اللہ وقال الرسول کا ایک ایک گوشہ اپنی نگاہ میں رکھتے ہوئے انہیں اپنے دل میں اتار کر اپنے ارکان جسم وروح کو ان کا عرفان سکھلاتا ہے اور پھر اس کے شب وروز حضوری لم یزل کی لذتوں سے متلذذ ہوتے ہیں اور وہ متصوف **قَداَفلَحَ مَن زَکّٰھاَ وَقَدخَابَ مَن دَسّٰھاَ** کا مطلب ومفہوم اپنے کردار سے اہل زمن کے سامنے پیش کرتا ہے۔ **اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلقٍ عَظِیم** کی تفسیر وتوضیح اپنی عملی زندگی سے کر کے لوگوں میں سلوک واحسان کی سوغات تقسیم کرتا ہے **یَااَیُّھاَالنَّاسُ اَنتُمُ الفُقَرَاءُاِلیَ اللهِ وَاللهُ ھُوَالغَنِیُّ الحَمِیدُ** کا حقیقی مفہوم بتاتا ہے۔ **یَااَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوااتَّقُوااللهَ وَلتَنظُر نَفس مَاقَدَّمَت لِغَدٍ وَاتَّقُوااللهَ اِنَّ اللهَ خَبِیر بِماَتَعمَلُونَ** کا پیغام لسانی قبائلی جغرافیائی تقسیم وتفریق کے بغیر زمانے کے ہر چھوٹے بڑے انسان تک پہونچانے کی سعیٔ بلیغ کرتا ہے۔ **وَالَّذِینَ جَاھَدُوافِینَالَنَھدِیَنَّھُم سُبُلَنَاوَاِنَّ اللهَ لَمَعَ المُحسِنِینَ** کے معنیٰ ومفہوم کی گہرائی سے اہل عصر کو آگاہ کرنے کی کوشش کرتا ہے گو کہ ایک صوفی کو یہ شرف عظیم حاصل ہوتا ہے کہ وہ چشمۂ عشق الہیہ

اور دریائے فیضان محمدیہ سے کامل فیض حاصل کر لیتا ہے۔ آیات محکمات وبینات ومتشابہات کے مابین فرق ہر لمحہ اس کے پیش نظر ہوتا ہے ایک صوفی ختمی مرتبت علیہ السلام کی قبل بعثت اور بعد بعثت کی حیات مطہرہ قبل ہجرت اور بعد ہجرت کی حیات طیبہ کے تمام نشیب وفراز کو نظر میں رکھتا ہے اور اسی کے مطابق حسب ضرورت عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کو حبل اللہ کے پاکیزہ دھاگے میں پرونے اور اسوۃ الرسول کے حسین سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ** کو کسی محدود دائرے میں نہ دیکھتے ہوئے بڑی وسعت وپھیلاؤ میں دیکھتا ہے اور **وَالَّذِینَ آمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ** کی چادر اوڑھ کر باری تعالیٰ کی محبت شدید کے مزے لیتا رہتا ہے مذکورہ بالا اوصاف جلیلہ سے متصف اولیاء اللہ کی فہرست میں قطب الاقطاب، فرد الافراد، قطب الارشاد، حامل مقام صمدیت، واصل مقام محبوبیت، سرکار سرکاراں، ملک العارفین، شہنشاہ اولیائے کبار **حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار** زندہ شاہ مدار الحسنی الحسینی قدس سرہ کا اسم گرامی مثل شمس وقمر روشن ہے۔ آپ اولیاء اللہ میں کئی اعتبار سے منفرد المثال ہیں آپ کا طرز تبلیغ وارشاد برصغیر ایشیاء کے تمام مبلغین اسلام وداعیان دین برحق سے جدا اور انوکھا رہا ہے آپ ایک نادر الوجود عجائب الاحوال وغرائب الاطوار بزرگ ہیں آپ کو بعنایت الٰہی پانچسو چھیانوے (۵۹۶) سال کی عمر عطا ہوئی جس میں آپ نے صرف چالیس ر ۴۰ سال تک کھایا پیا باقی پانچ سو چھپن (۵۵۶) سال تک مقام صمدیت پر فائز رہکر تمام حوائج انسانی سے بے نیاز رہے اس طویل عمر میں لاکھوں لاکھ افراد آپکے ہاتھوں پر مشرف بہ اسلام ہوئے آپ نے ہزار ہا ہزار خلفاء بنا کر ان خدامان باوقار سے بھی دین متین کی نشرواشاعت کروائی اور پورے برصغیر بلکہ یورپی ممالک میں بھی بغرض اشاعت دین آپ تشریف لے گئے اور اپنے خلفاء کو بھی بھیجا ایک تحقیقی مطالعہ کے بعد یہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ جیسا داعی ومبلغ تمام اولیائے امت میں کوئی اور ہوا ہی نہیں آپ کی مقبولیت کا حال یہ ہے کہ آپ کے فیضان سے ہندو پاک کی اکثر خانقاہیں فیضیاب ہیں اور تمام سلاسل کے مشائخ نے سلسلۂ عالیہ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل فرما کر اس سے اکتساب فیض فرمایا ہے مگر برا ہو اس جذبۂ حق پوشی کا جو انسان کو ایک غلط راستہ پر ڈال کر اس سے جھوٹ اور مکر وفریب کی اشاعت کروا دیتا ہے بطور تمثیل سلسلۂ مداریہ ہی کو دیکھ لیں اس سلسلۂ پاک کا فیض ہر خانقاہ کو پہونچا مگر باوجود اسکے کچھ غیر منصفانہ نگارشات اس کے اجراء کے خلاف ہو گئیں اور امت میں ایک عظیم فتنے کی داغ بیل پڑ گئی میں مبارک باد پیش کرتا ہوں **عزیز القدر مبلغ مداریت فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی سید مشرف عقیل ہاشمی امجدی صاحب** کو جنھوں نے ایسے عظیم ولی اللہ اور انکے سلسلہ کی عظمت پر قلم چلا کر نئے علماء ومحققین کو ایک تحقیقی مزاج دیا ہے اور زور استدلال تحقیقی دلائل تواریخی شواہد کی روشنی میں سلسلۂ مداریہ کو جاری وساری ثابت کر کے جھوٹی نگارشات کا منہ کالا

کر دیا ہے اور حق شعاروں صداقت پرستوں کا سر بلند کر کے اپنی اخروی زندگی کیلئے سامان راحت تیار کر لیا ہے مجھے یقین ہے کہ موصوف کی یہ تالیف علمی حلقوں میں قدر ومنزلت کی نگاہوں سے دیکھی جائے گی زیر نظر کتاب المسمیٰ بہ **''انوارِ سلسلۂ مداریہ''** میں مؤلف موصوف نے جن بزرگوں اور علماء کی کتب سے حوالے جات یکجا کئے ہیں وہ سب اہلسنت کی انتہائی موقر اور قابل تکریم شخصیات ہیں مثلاً حضرت سید سالار مسعود غازی، حضرت بابا فریدالدین الدین گنج شکر، حضرت سید جلال الدین جہانیاں جہاںگشت، حضور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی، حضور شاہ مینا لکھنوی قدس اللہ اسرارہم یہ وہ برگزیدہ نفوس قدسیہ ہیں جن کے دم قدم سے اسلام کی کھیتیاں لہلا رہی ہیں انکے احسانات سے اسلامیان عالم کی گردنیں آج تک زیر بار ہیں چنانچہ ایسے بزرگوں کے اقوال وافعال سے سلسلۂ مداریہ کا اجرائے فیض ثابت کیا گیا ہے میرے اعتبار سے ایسی باوقار ہستیوں کے حوالوں کو دیکھنے کے بعد **کوئی بھی ایمان دار حلال خور عالم مفتی سلسلۂ مداریہ کو منقطع یا سوخت نہیں کہے گا** البتہ آغوش صدف جنکے نصیبوں میں نہیں ہے وہ قطرۂ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر۔

ناظرین حق پسند! آپکو معلوم ہونا چاہئے کہ ہندوستان میں مذہب اسلام کئی قسم کی جماعتوں کے ذریعہ آیا ہے کبھی تاجروں کے ذریعہ تو کبھی صوفیاء واولیاء اللہ کے ذریعہ اور کبھی بادشاہوں کے ذریعہ لیکن جو اسلام صوفیاء واولیاء کے ذریعہ آیا ہے وہی سب سے زیادہ کامیاب ہوا ہے یوں تو دور رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہی دین برحق مذہب اسلام کی روشنی ہندوستان میں آچکی تھی لیکن باضابطہ طور پر فقط تبلیغ اسلام کے ارادے سے صوفیاء کی جماعت میں سب سے پہلے آنے والی ذات **حضور قطب وحدت سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار قطب المدار** قدس سرہ العزیز کی ہے غیر منقسم ہندوستان کے اولیائے عظام کی تاریخ پڑھنے والی شخصیات پر یہ بات بالکل مخفی نہیں ہے ہندو پاک میں حضور مدار پاک کے بعد داعئ اسلام بنکر آنے والی دوسری مشہور ومعروف شخصیت حضور سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ کی ہے حضور داتا گنج بخش کی ولادت عام طور پر کتب سیر میں 400ہجری اور وفات حسرت آیات 465ہجری تحریر ہے جبکہ حضور مدار العلمین 282ہجری میں ہی داعئ اسلام بنکر ہندوستان تشریف لا چکے تھے واضح رہے کہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ سیدنا سرکار غوث اعظم قدس سرہ سے پہلے کے بزرگ ہیں کیونکہ سیدنا غوث اعظم قدس سرہ کی ولادت باسعادت 470ہجری یا 471ہجری ہے یعنی حضور داتا صاحب کے وصال کے بعد سرکار غوثیت مآب کی ولادت ہوئی ہے جبکہ ماقبل میں ہم بتا چکے ہیں کہ حضرت مدار پاک 282ہجری میں داعئ اسلام بنکر ہندوستان تشریف لاکر دعوت وتبلیغ کی گرانقدر خدمات انجام دے رہے تھے چنانچہ حضرت مدار العلمین قدس سرہ کی اسی اولیت کی بنیاد پر اصحاب تحقیق ونظر اہل دیانت وامانت آپ کو ہندوستان کا

پہلا داعی ومبلغ اوراول پیران پیر کہتے ہیں مشہورتاریخی کتاب ''تاریخ سلاطین شرقیہ وصوفیائے جونپور''میں مرقوم ہے کہ ''حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدارقدس سرہ اس وقت ہندوستان تشریف لائے جب یہاں مسلمانوں کا نام ونشان نہیں تھا محمد بن قاسم علوی کی قائم کردہ حکومت زوال پذیر ہوچکی تھی'' تاریخ سلاطین شرقیہ کی مذکورہ بالاعبارت سے ہندوستان میں آپ کی آمد کی اولیت کا مسئلہ بالکل صاف ہوگیالہذا جب یہ مسلم ہوچکا کہ صوفیائے اسلام کی جماعت میں سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار قدس سرہ ہندوستان کے اول داعیٔ اسلام ومبلغ شریعت وطریقت ہیں تو یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ ہندوستان میں مروج تمام سلاسل طریقت میں سلسلۂ مداریہ ہی اولین وقدیم سلسلہ ہے اسکا اندازہ اس طرح سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں مشہور سلاسل چشتیہ، قادریہ ،نقشبندیہ، رفاعیہ، سہروردیہ وغیرہ ہیں۔ان میں اول الذکر سلسلہ چشتیہ ہندوستان میں عطاءالرسول سلطان الہند معین الملۃ والدین سیدنا خواجہ معین الدین اجمیری حسن سنجری قدس سرہ سے مشہور ہوااب دیکھا یہ جائے کہ سیدنا غریب نواز قدس سرہ کی ولادت باسعادت کب ہوئی تو اس سلسلے میں اکثر اصحاب سیر وتاریخ نے آپ کی ولادت 530 یا 531 ہجری تحریر کیا ہے اسی طرح سلسلۂ قادریہ کے بانی محبوب سبحانی شہباز لامکانی غوث الصمدانی حضور سیدنا ابومحمد محی الدین شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی تاریخ ولادت 470 یا 471 ہجری تحریر ہے جیسا کہ ماقبل میں بھی تحریر کر چکے ہیں اور حضور سیدنا خواجہ بہاؤالدین نقشبند کی تاریخ ولادت 718 ہجری تحریر ہے حضور سیدنا سید احمد کبیر رفاعی قدس سرہ کی تاریخ ولادت 512 ہجری تحریر ہے حضور سلطان الاولیاء سیدنا شہاب الدین عمر سہروردی کی تاریخ ولادت 542 ہجری ہے ان سلاسل مشہورہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ رفاعیہ کے بانیان کرام کے علاوہ متحدہ ہندوستان میں مشہور مبلغین اسلام یہ ہیں حضور سید سالار مسعود غازی حضور سیدنا محبوب الٰہی، خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی، حضرت سیدنا علاؤالدین علی احمد صابر کلیری، حضرت سیدنا میر سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی، حضرت سیدنا سید جلال الدین جہانیاں جہانگشت قدس اللہ اسرارہم اول الذکر بزرگ حضور سیدنا سید سالار مسعود غازی کی ولادت 405 ہجری میں ہوئی حضور محبوب الٰہی کی ولادت 634 ہجری میں ہوئی اور حضور صابر پاک کی ولادت 592 ہجری میں ہوئی اور سیدنا مخدوم اشرف کچھوچھوی قدس سرہ کی ولادت 709 ہجری میں ہوئی حضرت مخدوم جلال الدین جہانیاں جہانگشت کی پیدائش 706 ہجری میں ہوئی جبکہ داعیٔ اسلام قطب الاقطاب **حضور پرنور سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار حلبی** ثم مکن پوری قدس سرہ حضور ختمی مرتبت علیہ الصلوٰ والسلام کے روحانی حکم کے بموجب ہندوستان میں پہلی بار 282 ہجری میں بغرض دعوت وتبلیغ تشریف لائے چنانچہ یہ کہنے میں ہم بالکل حق بجانب ہیں کہ ہندوستان میں سلاسل طریقت کے قصر عظیم کی خشت اول کی حیثیت سلسلۂ مداریہ ہی کو

حاصل ہے اسی مفہوم کو حضرت علامہ **محمد صفی اللہ شمیم القادری رحمۃ اللہ علیہ** نے اس طرح ادا کیا ہے:

زمین ہند میں قطب المدار ہی اول ہیں
خشت قصر ہدایت کسی کو کیا معلوم

یہ کوئی غلوئے عقیدت نہیں بلکہ صد فیصد حقیقت ہے کہ سلسلۂ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ شطاریہ وغیرہم کے علاوہ ہندوستان میں مروج جمیع سلاسل طریقت کے مشائخ کبار نے سلسلۂ عالیہ مداریہ کے متعدد شیوخ سے فیوض و برکات حاصل فرمایا اسی طرح تمام سلاسل حقہ کی خانقاہیں سلسلۂ عالیہ مداریہ کے فیضان سے مالا مال ہیں بڑی ذمہ داری کے ساتھ عرض کررہا ہوں کہ ہندوستان کے طول وعرض میں کوئی ایسی خانقاہ نہیں کہ جن کے شیوخ نے سلسلۂ مداریہ سے اکتساب فیض نہ کیا ہو اور یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ رشد و ہدایت و تقسیم فیوض و برکات کا یہ سلسلہ صرف ہندوستان کی حدوں تک محدود نہیں بلکہ یورپ و ایشیاء کے اکثر ممالک کے مشائخ طریقت نعمت نسبت مداریت سے مستفیض و مستفید ہوئے ہیں اس کی خاص وجہ یہی ہے کہ سیدنا قطب المدار اولین داعیان اسلام میں سے ہیں اور پانچسو چھیانوے (۵۹۶) سال کی طویل عمر میں آپ نے پوری دنیا کا متعدد بار دینی سفر فرمایا آپ کے ان اسفار سے جہاں ایک طرف دین و مذہب کی زبردست اشاعت ہوئی وہیں پر دوسری طرف آپ کے سلسلۂ پاک کو بھی خوب تشہیر و توسیع حاصل ہوئی تاریخ سلاطین شرقیہ کے مصنف نے لکھا ہے کہ ''کسی بھی گوشۂ ملک میں چلے جایئے کسی نہ کسی خلیفۂ قطب المدار کا آستانہ ضرور ملے گا'' طبقات شاہجہانی میں تحریر ہے کہ'' حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہ نے پوری دنیا کا سفر فرمایا تھا'' کتاب ''تذکرہ مشائخ عظام'' میں مذکور ہے کہ ''حضور قطب المدار قدس سرہ کا دائرۂ تبلیغ وارشاد کافی وسیع ہے درازئی عمر کے سبب زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آپ سے فیضیاب ہونے کا موقع میسر آیا ایک ایک مجلس میں ہزار ہا ہزار لوگ داخل اسلام ہو کر مرید ہوتے تھے اس لئے آپ کے مرید و خلفاء کی تعداد کا شمار ممکن ہی نہیں'' اگر اس مقدس سلسلے کی خدمات دینیہ کا تحقیقی جائزہ لیا جائے تو بڑے نمایاں طور پر اس سلسلۂ مبارکہ کی خدمات سامنے آتی ہیں اس کا اندازہ آپ اس طرح لگا سکتے ہیں کہ صرف ہندوستان میں سلسلۂ مداریہ کی خانقاہوں گدیوں اور ان سے متعلق تکیوں کی تعداد تقریبا تین لاکھ ہے بہت ممکن ہے کہ کوئی صاحب اس تعداد پر متعجب و متحیر ہو جائیں۔ لہذا اس مقام پر ہم ''تاریخ پورنیہ'' نامی کتاب کا ذکر ضرور کرینگے کیونکہ صاحب کتاب جناب قمر شاداں نے ''بوکانن نامی'' ایک انگریز سروے کار کی رپورٹ بھی شامل کتاب کی ہے اور لکھا ہے کہ بوکانن نے 1808 عیسوی اور 1810 عیسوی میں ضلع پورنیہ کا اکاؤنٹ لکھا تھا چنانچہ اسکے سروے کے مطابق صرف ضلع پورنیہ کے اندر سلسلۂ مداریہ کی خانقاہوں کی تعداد سولہ سو 1600 تھی جبکہ جلالیوں اور تکیہ داروں

اور بے نوا فقراء کی خانقاہوں کی مجموعی تعداد تقریباً ساڑھے چار سوتھی اس جگہ خیال رہے کہ تکیہ دار اور بے نوا فقراء کا تعلق بھی سلسلۂ مداریہ سے ہی ہے اور یہ قطعی مسلم ہے کہ ہر گدی، خانقاہ، تکیہ، چلہ گاہ، مرکز رشد و ہدایت ہے اور ان تقدس مآب مقامات سے ہمیشہ اعلائے کلمۃ الحق ہوتا رہا ہے اور ان شاء اللہ المولیٰ تعالیٰ قیامت تک ہوتا رہے گا مزید برآں پورے ہندوستان بالخصوص اتر پردیش، گجرات، راجستھان، بہار، بنگال، مہاراشٹر مدھیہ پردیش کی ۸۰ فیصد آبادیوں میں آج بھی سلسلۂ مداریہ کے ملنگان کرام کی ڈیریاں انکی گدیاں انکے دُھونے موجود ہیں۔ یوپی میں تو شاید ہی کوئی ایسا گاؤں شہر یا قصبہ باقی ہو جہاں ملنگ بابا کی ڈیری یا ان کا مزار نہ ہو یہاں پہونچ کر یہ بات بڑے ادب و احترام اور پوری ذمہ داری کے ساتھ ناظرین کے حضور عرض ہے کہ ملنگ صرف اور صرف سلسلۂ مداریہ ہی میں ہوتے ہیں یہاں تک کہ فیروز اللغات وغیرہ کتب لغت میں بھی ملنگ کا معنی سلسلۂ مداریہ کا مرید لکھا ہوا ہے جملہ ارباب تحقیق کے لئے لمحۂ فکر یہ ہے کہ جس مقدس سلسلے کی خدمات بے حساب و بے شمار ہیں جس کی تبلیغ کا دائرہ تمام بیرونی ممالک اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں سے لے کر قصبات و دیہات تک کو محیط ہے جس سلسلے کے ملنگ ہر شاہراہ پر فیض محمدی لٹا رہے ہیں جس سلسلے کی خانقاہیں گدیاں اور تکئے لاکھوں کی تعداد میں ہیں جو سلسلہ تمام سلاسل حقہ سے پہلے ہندوستان آیا جس سلسلۂ بیعت وخلافت کے فیضان سے تمام سلاسل طریقت فیضیاب ہورہے ہیں جس سلسلے کے بانی حضور قطب المدار زندہ شاہ مدار قدس سرہ جماعت صوفیاء میں سب سے پہلے یعنی 282 ہجری میں مکمل تبلیغی دستور و نظام دعوت دین لے کر وارد ہندوستان ہوئے جنھوں نے اپنی پانچ سو چھپن سالہ طویل زندگی کو اشاعت اسلام میں صرف فرما کر دین رسول کو سارے عالم میں عام و تام کیا جنکی بارگاہ سے عوام تو عوام اکابر اولیائے عظام و مشائخ ذوی الاحترام فیضیاب ہوئے جس سلسلۂ طریقت کی سندیں اور شجرات سینکڑوں صوفیاء اور علمائے حق کی کتابوں میں آج بھی تحریر ہیں وہ سلسلۂ طریقت کیسے منقطع ہو گیا کیونکر بند ہو گیا کیسے سوخت ہو گیا؟؟؟

زیر نظر کتاب **''انوار سلسلۂ مداریہ''** کے اندر فاضل مؤلف نے انتہائی نا قابل تردید دلائل کی روشنی میں سلسلۂ مداریہ کا اجراء ثابت کیا ہے اور منقطع و سوخت کہنے والوں کے جھوٹ کو قطعی طشت از بام کر دیا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ موصوف کا یہ علمی و تحقیقی ذخیرہ آنے والی نسلوں کیلئے مینارۂ نور ہوگا۔

ناظـــرین محتـــرم! مجھے یقین ہے کہ مستقبل قریب میں اہل علم حضور سیدنا مدار پاک قدس سرہ اور آپکے خلفاء و اصحاب کی خدمات کو دیکھتے ہوئے سوال کریں گے کہ ایسے عظیم سلسلہ و بانی سلسلہ پر کتنی تحریکیں کتنا فیصد کام کر رہی ہیں؟ اہلسنت و جماعت کے موجودہ اکابر اور بڑے بڑے مدارس اپنے اس محسن اعظم کی سیرت و سوانح پر کتنی کتابیں اور رسالے شائع کر رہے

ہیں؟انکے مقدس نام سے اب تک کتنی کانفرنسیں اور جلسے منعقد کروا چکے ہیں؟؟انکے نام سے کتنے مدرسے اور جامعات بنائے ہیں؟؟ میرے خیال سے مستقبل کے نوجوانوں کے سوال کا جواب ماضی کے علماء کے پاس بہ جز شرمندگی وندامت کے کچھ اور نہ ہوگا۔

کچھ مؤلف کتاب هذا سے متعلق : کتاب ہذا کے فاضل مؤلف جناب **مفتی سید مشرف عقیل ہاشمی** امجدی زید مجدہ اور انکے والد گرامی علامہ سید ہاشم القادری نیز جملہ برادران بلکہ پورے خاندان کے لوگ جماعت حقہ کے ان خوش نصیبوں میں ہیں جنہیں حق پرستی کی پاداش سخت قسم کی ابتلاوآزمائش کا سامنا کرنا پڑا ہے اسکی ایک کھلی نظیر انکے آبائی وطن موہنی ضلع سیتامڑھی بہار کا تاریخی مناظرہ ہے جسکی مختصر تفصیل کچھ اسطرح ہے

مناظرہ موہنی بہار: مورخہ 20 فروری 2018 عیسوی بروز منگل صبح دس بجے صوبہ بہار کے ضلع سیتامڑھی کے موضع موہنی میں شر پسند علمائے رضویہ اور علمائے اہلسنت کے درمیان ایک تاریخ ساز مناظرہ ہوا جس میں علمائے رضویہ کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرتے ہوئے راہ فرار اختیار کرنی پڑی مناظرے کی مختصر تفصیل کچھ اس طور سے ہے: موہنی گاؤں کے معزز باشندے موضع مذکور میں واقع جامع مسجد کے خطیب وامام استاذ العلماء حضرت علامہ سید محمد ہاشم القادری المنظری (والد گرامی مؤلف کتاب ھذا) کے نسب پر وہاں کے کچھ ناسمجھ افراد نے سوال اٹھایا کہ حضرت موصوف ''سید'' نہیں بلکہ ''شاہ'' ہیں واضح رہے کہ اس اعتراض کا پس منظر کچھ اس طور سے ہے کہ موصوف جس مسجد کے خطیب وامام ہیں اس مسجد میں آج سے برسہابرس پہلے سے ایک بڑی سی بینر لگی ہوئی تھی جس میں علامہ سید ہاشم القادری کے نام کے ساتھ ''سید'' کا لفظ لکھا ہوا تھا مگر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوا نیز علامہ موصوف کے صاحبزادے اس کتاب کے مولف حضرت علامہ مفتی سید مشرف عقیل امجدی نے آج سے کئی سال قبل ایک کتاب المسمیٰ بہ ''مسائل تجہیز وتکفین'' لکھی جس میں انکے نام کے ساتھ بھی لفظ سید لکھا ہوا ہے لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ سالہا سال سے کسی کو ان کی سیادت کے ثبوت کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوئی البتہ جب علامہ سید محمد ہاشم القادری صاحب سن 2017 عیسوی میں بارگاہ مدار العلمین میں بموقعۂ عرس مقدس مکن پور شریف حاضر ہوئے اور خانقاہ مداریہ مکنپور شریف کے صاحب سجادہ صدر المشائخ حضرت علامہ پیر صوفی سید محمد مجیب الباقی جعفری مداری مدظلہ العالی صدر سجادہ نشین دربار حضور زندہ شاہ مدار نے حضرت موصوف اور انکے صاحبزادے مفتی سید مشرف عقیل امجدی کو سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا اور یہ خبر فیسبک کے ذریعہ عام ہوئی تو موہنی کے اطراف کے کچھ ناسمجھ قسم کے مولویوں نے علامہ سید محمد ہاشم القادری اور ان کے فرزندوں پر اعتراضات کی بوچھار کردی اور برسر عام سلسلۂ مداریہ کی توہین وتنقیص پر اتر آئے اور سلسلۂ مداریہ کے خلاف منظر اسلام بریلی شریف

نیز بہار کے کچھ مفتیوں سے فتویٰ لینا شروع کر دیا اور وٹس اپ فیسبک پر ایک طویل جنگ چھیڑ دی اور قطعی سطحیت پر اتر آئے بالآخر 24 اگست 2017 عیسوی کو موہنی گاؤں میں مفتی مطیع الرحمٰن رضوی کی سر کردگی میں علاقے کے کچھ شر پسند مولویوں کا ایک جمگھٹ امنڈ پڑا اور حضرت علامہ سید محمد ہاشم القادری اور انکے فرزندوں کو موضع مذکور کے باشندے جناب عبداللطیف کے مکان پر بلوایا اور ان کی سیادت و سلسلۂ مداریہ سے متعلق سوال کیا جس کا تشفی بخش جواب علامہ سید محمد ہاشم القادری کے صاحبزادے **حضرت مولانا سید اظہر عقیل شاہ** حلیمی مداری نے مفتی مطیع الرحمٰن رضوی کو دیا جبکہ اس کے برخلاف مولانا سید اظہر عقیل صاحب کی طرف سے جو سوالات ہوئے انکا جواب دینے سے مفتی مطیع الرحمٰن صاحب قاصر نظر آئے اور یہ کہہ کر مجلس برخاست کر دی کہ میں ان سوالات کا جواب دینے سے قاصر ہوں لیکن قاصر ہونے کے باوجود ایک فتنہ انگیز تحریر بنام متفقہ فیصلہ تیار کر دی جس کے بعد سے اس گاؤں سے امن اٹھ گیا اور یہاں کی مسجد میں دو جماعتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جو کہ کئی ماہ تک جاری رہا مفتی مطیع الرحمٰن رضوی صاحب کے ہم مزاج کچھ اور علماء سنی مداری قادری علماء کے خلاف ماحول بگاڑنے کے لئے سرگرم ہو گئے چنانچہ بات یہاں تک پہونچی کہ علامہ سید محمد ہاشم القادری صاحب کے فرزندان نے ایک پمفلٹ کے ذریعہ اعلان کیا کہ 8/فروری 2018 عیسوی کو صبح 8 بجے موہنی مسجد کے پاس علامہ سید محمد ہاشم القادری صاحب کا شجرۂ سیادت اور سلسلۂ مداریہ کے اجراء کا ثبوت پیش کیا جائے گا ساتھ ہی ساتھ سنی علماء نے رضوی جماعت کے علاقائی سرغنہ عالم مفتی مطیع الرحمٰن رضوی کو بھی خصوصی طور سے مدعو کیا تاکہ انہیں تشفی حاصل ہو سکے اور آں موصوف اپنی غلط اور فتنہ انگیز تحریر سے توبہ ورجوع کر سکیں لیکن ہوا یہ کہ علمائے رضویہ نے اس پروگرام کو کینسل کروانے کی بھرپور طریقے سے کوشش کر ڈالی لیکن سنی مداری قادری علماء کی بروقت قانونی مداخلت کے سبب کینسل کروانے میں کامیاب نہ ہو سکے البتہ یہ ضرور ہو گیا کہ شر پسند حضرات کے اصرار پر 8/فروری کا یہ پروگرام آگے بڑھا کر 20 فروری کو کر دیا گیا، جسکے بعد شر پسند علماء کی جانب سے ایک اشتہار بعنوان ''رضویوں کا ڈھونگی مداریوں سے کھلا مناظرہ'' منظر عام پر آیا جبکہ علمائے حق اہلسنت و جماعت نے ایک پملفٹ بعنوان ''اعلان عام'' شائع کیا۔

المختصر سوشل میڈیا میں اس مناظرے کا زبردست پرچار ہوا تاریخ مقررہ آنے سے قبل شر پسند مولویوں نے علمائے اہلسنت کے تعلق سے پورے بہار بلکہ پورے ملک میں زبردست طریقے سے غلط فہمیاں پھیلا دیں نیز علمائے حق اور انکے متبعین کو ہراساں کرنے کیلئے ایک مولوی صاحب جو جلسوں میں اناؤنسرنگ کرتے ہیں انہوں نے سوشل میڈیا میں ایک آڈیو ڈالا جس کے ذریعہ علمائے اہلسنت یعنی سلسلۂ مداریہ و قادریہ سے وابستہ علمائے کرام کو مارنے پیٹنے کی دھمکی دی نیز انہیں

اناؤنسر صاحب کے بڑے بھائی نے بھی اسی قسم کا ایک آڈیو نشر کیا اسکے برخلاف علمائے اہلسنت از اول تا آخر سنجیدہ ذہنی وشرافت نسبی کا ہی ثبوت دیتے رہے بالآخر 19 فروری کو ہی درج ذیل علمائے اہلسنت از جانب حق موہنی بہار پہونچ گئے

(۱) حضرت علامہ مفتی شہاب الدین صاحب اشرفی کچھوچھہ مقدسہ (۲) فاتح بہار مناظر اسلام حضرت علامہ مفتی محمد حبیب الرحمٰن صاحب علوی مداری صدر افتاء جامعہ ضیاء الاسلام جھہراؤں شریف سدھار تھنگر یوپی (۳) حضرت علامہ مفتی سید منور علی صاحب حسینی جعفری مداری مکن پور شریف (۴) حضرت علامہ مفتی سید نثار حسین صاحب جعفری مداری مکن پور شریف (۵) حضرت علامہ مفتی محمد اسرافیل صاحب حیدری مداری مکن پور شریف (۶) حضرت مولانا حافظ سید از بر علی جعفری مداری مکن پور شریف (۷) حضرت مولانا سید اشرف علی دیوان حسینی مداری چتر ویدی صاحب دربھنگہ بہار (۸) حضرت مولانا سید نظیر شاہ مرپاوی (۹) حضرت مولانا حافظ سید عیسیٰ اشرفی گورہاری (۱۰) حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب اشرفی ویشالی بہار (۱۱) حضرت مولانا مفتی عبدالمعید صاحب شکوہی مداری سیتاپور یوپی (۱۲) جناب مولانا محمد خامس صاحب علوی مداری جھہراؤں شریف سدھار تھنگر (۱۳) جناب مولوی محمد شعیب صاحب علوی مداری جھہراؤں شریف سدھار تھنگر یوپی (۱۴) حضرت مولانا سید سلیم الدین شاہ صاحب بنجوری (۱۵) حضرت مولانا سید عبدالقیوم شاہ تلنگی (۱۶) حضرت حافظ وقاری محمد توقیر رضا صاحب علوی پھلوریا (۱۷) حافظ وقاری محمد سہیل مداری شکرولی (۱۸) حضرت مولانا زاہد رضا مداری پیری (۱۹) حضرت مولانا شاہد رضا مداری پیری (۲۰) قاری امانت رسول مداری مرغیا چک (۲۱) قاری سبطین حیدر گورہاری (۲۲) قاری فیصل علی علوی کھٹونہ، ان علمائے اہلسنت کے علاوہ اہلسنت کی ایک بہت باوقار اور معزز شخصیت عزت مآب جناب اسیر الدین شاہ علوی مداری کلکتوی کی بھی تھی جو علمائے اہلسنت مداریہ کی طرف سے سیاسی مورچہ سنبھالے ہوئے تھے جبکہ حزب مخالف یعنی علمائے رضویہ کی طرف سے سینکڑوں کی تعداد میں علماء موہنی پہونچ گئے اور ان کے جھانسے میں پھنس کر ہزاروں عام مسلمان بھی آ گئے 20 فروری کو دس بجے صبح سے مناظرہ ہونا طے تھا لیکن علمائے اہلسنت بیس منٹ قبل ہی اسٹیج پر پہونچ گئے جب کہ رضوی علماء دس بجے کے بعد مناظرہ گاہ میں پہونچے علمائے اہلسنت کی طرف سے ثالث (جج) استاذ الفقہاء حضرت علامہ مفتی شہاب الدین اشرفی صدر مفتی مرکزی دارالافتاء جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ منتخب ہوئے (واضح رہے کہ علمائے رضویہ نے بھی حضرت موصوف کو ثالث (جج) تسلیم کیا تھا جیسا کہ ایک ویڈیو کلپ میں رضوی مناظر مفتی مطیع الرحمٰن رضوی نے انھیں ثالث کہہ کر خطاب کیا ہے) اور جلالۃ العلم مناظر اسلام حضرت علامہ **مفتی محمد حبیب الرحمٰن** صاحب قبلہ علوی مداری جھہراؤں شریف

سدھارتھنگر یوپی مناظر مقرر ہوئے اور معاون مناظر کی حیثیت سے فقیہ دوراں حضرت علامہ ابوالحماد **مفتی محمد اسرافیل حیدری مداری** کا انتخاب کیا گیا جبکہ فقیہ عصر حضرت علامہ **مفتی پیر سید نثار حسین جعفری مداری** کو سرپرست مناظرہ منتخب کیا گیا اور کرسئ صدارت پر **محقق عصر شہزادۂ قطب المدار حضرت علامہ پیر مفتی سید منور علی حسینی مداری** مکنپوری جلوہ فرما ہوئے۔ رضوی علماء کی طرف سے مفتی عبدالمنان کلیمی مرادآبادمفتی مطیع الرحمٰن رضوی مظفرپوری اور سینکڑوں رضوی علماء اسٹیج سے لیکر مناظرہ گاہ تک موجود تھے رضوی علماء کی جانب سے علمائے اہلسنت سے مناظرہ کرنے کیلئے بہ حیثیت مناظر مفتی مطیع الرحمٰن رضوی کو منتخب کیا گیا اور مفتی عبدالمنان کلیمی انکے معاون منتخب ہوئے بڑا قابل دید منظر تھا کہ رضوی جماعت کے اسٹیج کے سامنے کئی ہزار آدمی موجود تھے لیکن وابستگان اہلسنت حضرات مداریہ کے اسٹیج کے سامنے ویڈیوکلپ میں مجھے دوسو آدمی بھی نظر نہیں آئے اور وہاں پر موجود مناظرے میں شامل سنی علماء کا بھی یہی بیان ہے رضوی علماء کی عوام اور علماء کی تعداد بہت زیادہ تھی اور ہر پانچ منٹ کے بعد خلاف تہذیب حرکت کرنے پر آمادہ ہوجاتے تھے لیکن پرشاسن انہیں داب دیتا تھا اور بزرگان دین کی حمایت انہیں دبوچ لیتی تھی واقعتاً بزرگوں بالخصوص سرکار سیدنا مدارالعلمین کی یہ ایک کرامت ہی تھی کہ مفتی مطیع الرحمٰن رضوی کو **سنی مداری مناظر مفتی محمد حبیب الرحمٰن علوی مداری** کے کربلائی جملے پسینہ پسینہ کررہے تھے اور **مفتی عبدالمنان کلیمی جیسے منجھے ہوئے رضوی عالم بھی حواس باختہ ہو چکے تھے یہ تاریخ شرپسند نام نہاد رضوی علماء کیلئے کالا دن ثابت ہوئی کہ جب اس علاقے کے سرخیل شرپسند رضوی علماء کو اپنے ہی علاقے اپنی ہی زمین اور اپنے ہی جمگھٹ میں برسراسٹیج ذلیل وخوار ہونا پڑا** اور پھر وہ ذلت آمیز گھڑی بھی آئی کہ جب وہاں کے ایک عام آدمی جناب جرجیس احمد عرف لاڈلے سے مناظرہ کے ختم کرنے کا اعلان کرواکر مفتی مطیع الرحمٰن اور انکے ہمنوا لوگ مناظرہ گاہ سے نکل کر جانے لگے موصوف کو جاتا ہوا دیکھ کر انہیں واپس آنے کیلئے آواز دی گئی لیکن رضوی علماء کے معاونین شوروہنگامہ کرنے پر اتر آئے جسکی وجہ سے انہیں چھوڑ دیا گیا سنی علماء رضوی علماء کو مسلسل بلاتے رہے اور کہتے رہے کہ بھاگومت آپ لوگ توسلسلۂ مداریہ کے اجراء پر مناظرہ کرنے آئے تھے آؤ مناظرہ کرو بھاگتے کیوں ہو؟؟؟

سنی علماء نے بلانے کی ہزار کوشش کی لیکن رضوی علماء کو نہ آنا تھا اور نہ آئے البتہ حسب عادت بےشرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی فتح وکامیابی کے نعرے لگانے لگے ان حضرات کے جانے کے بعد پولیس انتظامیہ سنی علماء کے پاس پہونچی اور انہیں بحفاظت ہاشمی منزل پر لائی اور پھر کچھ دیر کے بعد سارے سنی علماء کو اپنے سامنے انکے مقامات کی طرف رخصت کیا اہلسنت کی اس زبردست فتح وکامرانی کا جشن ہر سنی خانقاہ میں منایا گیا جبکہ رضوی جماعت میں صف ماتم بچھی رہی اس

مناظرے کے بعد خانقاہیں مزید متحد ہوگئیں اور سب نے اپنے اپنے طور اس فتح مبین کی مبارکباد پیش کی اس مناظرے کے بعد مؤلف کتاب ھذا **مفتی سید مشرف عقیل ہاشمی امجدی** کو انکے مادر علمی جامعہ امجد یہ رضویہ گھوسی جہاں سے موصوف نے فضیلت کی دستار و سند حاصل کی تھی وہاں سے ایک خط بھیجا گیا جس میں ان سے سلسلۂ مداریہ کے سوخت ہونے اور حسام الحرمین کے ایک ایک لفظ کے برحق ہونے کی تصدیق طلب کی گئی مؤلف موصوف نے امجدیہ سے جاری شدہ متذکرہ باتوں پر مشتمل خط کے جواب میں لکھا کہ سینکڑوں بزرگان دین اور اکابر علمائے اہلسنت کی تصنیفات وملفوظات کی روشنی میں علی التواتر عہد بہ عہد سلسلۂ مداریہ میں بیعت وخلافت جاری وساری رہی ہے اور آج تک جاری وساری ہے۔ لہذا میں اس سلسلۂ پاک میں بیعت وخلافت کو دل وجان سے درست اور باعث خیر وبرکت یقین کرتا ہوں اور رہی بات حسام الحرمین کے ایک ایک نقطے اور ایک ایک لفظ کی تصدیق تو میں ایسی تصدیق صرف کلام الہی یعنی قرآن پاک کی کرتا ہوں۔

ناظرین محترم! جب مؤلف موصوف کا یہ جواب جامعہ امجدیہ گھوسی ضلع مئو کے ذمے داران کو پہنچا تو ان حضرات نے موصوف کی سند فضیلت کی منسوخی کا اعلان کر دیا جامعہ امجدیہ کے اس پرتشدد اعلان کی خبر سنتے ہی **اہلسنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ عربیہ مدارالعلوم مدینۃ الاولیاء دارالنور مکن پور شریف ضلع کانپور نگر یوپی اور جامعہ عزیزیہ اہلسنت ضیاءالاسلام دائرۃ الاشراف جھہراؤں شریف ضلع سدھارتھنگر یوپی** کے ذمہ داران نے اعزازی طور پر **مفتی سید مشرف عقیل ہاشمی امجدی** کے نام سندِ فضیلت وافتاء جاری فرما کر ارباب امجدیہ کے تشدد کا منہ توڑ جواب دیا۔

راقم السطور دعاء گو ہے کہ پروردگار عالم مؤلف موصوف کی جملہ قربانیوں اور اس قلمی خدمت کو شرف قبول عطا فرمائے اور انکی اس تالیف کو انکے لئے زاد آخرت بنائے آمین یارب العلمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فقط والسلام

خیر اندیش: محمد قیصر رضا علوی حنفی مداری

خادم: درس وافتاء جامعہ عزیزیہ اہلسنت ضیاءالاسلام دائرۃ الاشراف جھہراؤں شریف ضلع سدھارتھنگر یوپی انڈیا

26 شعبان المعظم 1440 ہجری مطابق 2 مئی 2019 عیسوی بروز جمعرات

سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق کہ کچھ دن قبل سوشل میڈیا (فیس بک / واٹشاپ) پر کسی **مولوی شمشاد احمد** نے اپنی آواز میں ایک آڈیونشر کیا جس میں ''سلسلۂ مداریہ'' کے متعلق غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے سلسلۂ عالیہ مداریہ کو ایک الحاقی اور من گھڑت کتاب یعنی ''سبع سنابل'' کو دلیل بناتے ہوئے سوخت بتایا اور اسی آڈیو کو دلیل بنا کر ہمارے علاقے میں ایک نام نہاد مولوی **''مطیع الرحمٰن** اور اس کے کچھ ہمنوا ضمیر فروش مولوی بھی ''سلسلۂ مداریہ'' کو سوخت کہہ رہے ہیں جبکہ بے شمار علمائے حق کا کہنا ہے کہ سلسلۂ مداریہ جاری وساری ہے اور خود امام احمد رضا فاضل بریلوی اور مفتی اعظم ہند کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل ہے۔ لہٰذا مفتی صاحب قبلہ سے مؤدبانہ گزارش کہ سلسلۂ مداریہ اور سبع سنابل کے متعلق مفصل ومدلل جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ عین نوازش ہوگی۔

المستفتیان:

(۱) مولانا سید نذیر احمد شاہ مرپاوی
(۲) مولانا سید عبد القیوم شاہ مداری تلنگی
(۳) مولانا سید سلیم الدین شاہ مداری
(۴) مولانا حیدر علی شاہ مداری نیپال
(۵) مولانا اشتیاق علی مداری پوکھریروی
(۶) مولانا سید محمد رضوان شاہ پوپری
(۷) مولانا سید کلیم الدین شاہ مصباحی بھلواہا

(۸) سید محمد ناظم شاہ مداری موہنوی
(۹) عالیجناب ٹھیکدار مشاہد رضا باتھوی
(۱۰) حافظ و قاری سید سہیل شاہ مداری شکرولی
(۱۱) سید محمد سعود شاہ مداری موہنی
(۱۲) سید محمد کلام شاہ مداری

اجمالی جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب:بعون الملک العزیز الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب:

(۱) سلسلۂ عالیہ مداریہ بالشان جاری وساری ہے۔اِس کوسوخت ومنقطع کہنے والا ابلیس لعین ہے۔ اس کے جاری وساری ہونے پر بےشمار اولیائے کرام ومشائخ عظام اور علمائے اہلسنت کی کتابیں شاہد ہیں۔خود سلسلۂ عالیہ قادریہ کے مشائخ اوران کی بےشمار کتابوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بلاشبہ سلسلۂ مداریہ بالشان جاری ہےاور حضرت سید جمال الاولیا کوڑا جہان آبادی علیہ الرحمہ سے لیکر حضرت سید حسن مارہروی علیہ الرحمہ تک اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے لیکر مفتی اعظم ہند علیہما الرحمہ تک سلسلۂ برکاتیہ رضویہ کے تمام بزرگوں پر سلسلۂ مداریہ کا فیضان جاری وساری ہے نیز یہ تمام بزرگ سلسلۂ مداریہ کے شکر گزار اور احسان مند ہیں۔ان سبھوں کے نزدیک سلسلۂ مداریہ جاری،محبوب ودلپسند اور سرتاج وسرفراز ہے۔لیکن افسوس صد افسوس کہ کچھ جاہل ناواقف اور حقائق سے ناآشنا مولوی سلسلۂ مداریہ کوسوخت ومنقطع بتاکر ان سارے قادری برکاتی ورضوی بزرگوں کی سخت توہین کرکے مستحقِ عذاب نار ہورہے ہیں۔اللہ انہیں ہدایت دے۔**(۲)** موجودہ **"سبع سنابل" ایک بدنامِ زمانہ،محرف ومن گھڑت کتاب ہے** یہ اپنی اصل حالت پر بالکل نہیں ہے کسی بددیانت،تعصب پرست اور فتنہ پرور شخص نے سلسلۂ مداریہ کے سوخت والی عبارت کوگڑھ کر سبع سنابل میں الحاق کردیاہے اوراس کے سوخت ہونے کی

کہانی مشہور کردی ہے۔لہذا اس پر یقین رکھنا خطرے سے خالی نہیں ۔حاصلِ کلام یہ ہے کہ سلسلۂ مداریہ بالشان جاری ہے،اس کوسوخت ومنقطع کہنے والے سخت مغالطہ میں ہیں جس سے توبہ لازم وضروری ہے ورنہ مستحق عذاب نار ہوں گے۔اگرسلسلۂ مداریہ کی عظمتوں کو سمجھنا ہے تو: بحر زخار،ثواقبِ آثار،تحفتہ الابرار،تاریخ سلاطین شرقیہ،جواہر خمسہ،مسالک السالکین،ملفوظاتِ حمیدالدین ناگوری،ملفوظاتِ شیخ حسین بلخی،ملفوظاتِ شاہ مینا،سمات الاخیار،گلزارِ ابرار،سلسلۂ مداریہ،گوہرِ آبدار،تحفتہ السالکین،تذکرہ صوفیائے میوات،تاریخ تارہ

گڑھ،تذکرۃ الکرام،مداراعظم،مآثرالکرام،طبقاتِ شاہجہانی،مراءۃِ مداری،تجلیاتِ مداریت،سیرت الصحابہ والتابعین،ضربِ یداللّٰہی،تازیانۂ مداریہ،نورِوحدت،اخبارالاخیار،تذکرہ مشائخ عظام،تذکرہ قادریہ برکاتیہ رضویہ،حیاتِ اعلیٰ حضرت حصہ سوئم،سوانح اعلیحضرت،سعی آخر،تذکرہ اکابر علماء اہلسنت،تذکرہ آبادانیہ،مناقب العارفین،مردانِ خدا،سراج الفقراء تذکرۃ الفقراء،سراج العوارف،النور والبہاء،تذکرہ علماء بستی،تاریخ مشائخ قادریہ،تذکرہ مشائخ بنارس،تذکرہ صوفیاء بہار،کائناتِ تصوف،الاجازۃ المتینہ،کلیاتِ امدادیہ،مقالاتِ طریقت،تحفۂ چشتیہ،نزہتہ الخواطر،افضالِ رحمانی،غداروں کی مختصر تاریخ،سوانح حیات زندہ شاہ مدار وغیرہم کتب کا مطالعہ ضرور کریں،اللہ ورسولہ اعلم

کتبہ ــــــــــــــ سید مشرف عقیل

۸/جمادی الآخر ۱۴۳۹ھ/مطابق ۲۵/فروری ۲۰۱۸ء بروز اتوار

تفصیلی جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجوا ـــــــــــــــــــ: بعون الملک الوا اب للهم هداية الحق والصواب:

سلسلۂ عالیہ مداریہ بالشان جاری وساری ہے۔اس کے سوخت ہونے کی کہانی بالکل جھوٹ اور غلط ہے۔ کیونکہ طریقت مداریہ میں اجازت وخلافت کا سلسلہ قطب وحدت ملک العارفین حضور پرنور سیدنا شاہ سید بدیع الدین احمد قطب المدار المعروف بہ زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکر آج تک جاری وساری ہے۔ نیز بے شمار کتب معتمدہ میں آپ کے خلفاومرین کا ذکر جمیل موجود ہے۔لاتعداد جلیل القدر علما ومشائخ اوراولیا اللہ ایسے ہیں جن کو آپ نے اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا اور جب تک یہ باحیات رہے پوری دنیا کے گوشے گوشے میں جاکر اسلام وسنیت کی تبلیغ کی اور فروغ سلسلۂ مداریہ میں منہمک رہے جن کی صحیح تعداد بتانا مشکل سے خالی نہیں۔خطبۂ حجۃ المدار کی

تعداد کے مطابق ایک ہی دن میں ایک ہزار چارسو بیالیس (۱۴۴۲) مریدین کوحضور قطب المدار قدس سرہ نے اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خلفاء حضور قطب المدار قدس سرہ لاکھوں کی تعداد میں تھے جن سے بے شمار سلسلوں کا اجرا ہوا اور ہر سلسلہ کی شاخیں بھی نکلیں ۔جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) گروہِ عاشقان: گروہِ عاشقان خلیفۂ حضور قطب المدار قدس سرہ حضرت قاضی سید مطہر قلہ شیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاری ہوا جس سے مزید اڑتالیس/۴۸ شاخیں نکلیں ان میں عاشقان نوروزی، عاشقان سوختہ شاہی ،عاشقان کمر بستہ، عاشقان لعل شہبازی، عاشقان بابا گوپالی، عاشقان مکھا شاہی، عاشقان قادری،، عاشقان کریمی شاہی، عاشقان کلامی، عاشقان کارخوری وغیرہ کافی مشہور ہیں۔

(۲) گروہِ طالبان: حضور سرکار سرکاراں سید بدیع الدین احمد قطب المدار قدس سرہ کے مشہور و معروف خلیفہ حضرت قاضی سید محمود کنتوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاری ہوا جس سے ۳۶/چھتیس شاخیں نکلیں ہیں۔

(۳) گروہِ خادمان: سرکار مدار پاک کے جانشین اول حضرت خواجہ سید ابومحمد ارغون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاری وساری ہے۔آپ کے ساتھ آپ کے دونوں بھائی حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور وحضرت سید ابوتراب فنصور رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی سلسلۂ خادمان کا اجرا ہوا ہے جیسا کہ بعض کتب معتمدہ میں خادمان طیفوری وخادمان فنصوری کا ذکر ملتا ہے۔واضح رہے کہ ان تینوں حضرات کا حسب ونسب حضور سیدنا قطب المدار قدس سرہ کے حقیقی بھائی حضرت سیدنا سید محمود الدین حلبی قدس سرہ سے ملتا ہے۔حضرت خواجہ سید ابومحمد

ارغون وحضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور وحضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے سلسلۂ خادمان کا اجرا ہوا جن سے درج ذیل شاخیں نکلیں:

مثلاً خادمانِ ارغونی، خادمانِ طیفوری، اور خادمانِ فنصوری، پھر خادمانِ ارغونی سے نقدارغونی، ابوالفائضی، محمودی، سرموری، سَلُوتَری، غلام علوی، اَبّنی وسکندری وغیرہ سلاسل کا اجرا ہوا ہے۔

(۴) سلسلۂ دیوانگان: حضور سید جمال الدین جانِ من جنتی قدس سرہ سے سلسلۂ دیوانگان کا اجرا ہوا جس سے بہتر ر ۷۲ شاخیں نکلیں:

ان ۷۲ رسلسلوں میں: دیوانگان حسینی، دیوانگان سلطانی، دیوانگان رشیدی، دیوانگان دریائی، دیوانگان سرموری، دیوانگان زندہ ولی، دیوانگان آتشی، دیوانگان کاملی، دیوانگان جمشیدی، دیوانگان قدوسی، دیوانگان مداحی، دیوانگان شریفی، دیوانگان ابوالعلائی، دیوانگان ماہی پوست، دیوانگان کریمی، دیوانگان قادری، دیوانگان لولنگر لنکاپتی، دیوانگان سدوشاہی، دیوانگان مقبول شاہی، دیوانگان خاک نوری، دیوانگان جام نوری، دیوانگان لکڑ شاہی، دیوانگان سدھ شاہی وغیرہ سے مشہور ہیں۔

(۵) سلسلۂ اجملیان: حضور سیدنا سید اجمل بہرائچی قدس سرہ سے سلسلۂ اجملیان کا اجرا ہوا اور تمام سلاسل چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، نقشبندیہ وغیرہ اس سلسلہ سے وابستہ ہوئے !

(۶) سلسلۂ حسامیان: حضور سیدنا سید حسام الدین سلامتی قدس سرہ سے سلسلۂ حسامیان جاری ہوا جس سے بتیس ۳۲ رشاخیں نکلیں ہیں۔ اسی طرح شیخ ضمیری سے ضمیریہ، شیخ حمید سے حمیدیہ، شیخ احمد الدین چین سے

احمدیہ،ظہیر الدین الیاسی گجراتی سے ظہیریہ، شاہ دانا ولی بریلوی سے دانیہ،عبدالمجید تہمد سے تہمدیہ،ظہیرالدین کرلانی چین سے کرلانیہ،سید روشن بریلوی سے روشنیہ،سید نظام الدین عبدی بکتابی سے بکتابیہ،سید امام سے امامیہ وغیرہ بےشمار خلفا سے بےشمار سلسلے جاری ہوئے۔

(۷)سلسلۂ ملامتیہ: وہ طریق یافتہ فقیر جو فنا فی اللہ کے مراتب پر فائز ہوکر دیوانگی کی کیفیت میں اپنے تن بدن کا ہوش کھو بیٹھے اور ایسی حالت میں دنیا ان پر لعن وطعن کرتی ہے۔ان میں نہنگ،دھڑنگ،جوگن وغیرہ سلسلے آتے ہیں۔[مدار اعظم،ص:۱۱۴۔۱۱۶]

لہذا سلسلۂ مداریہ کو سوخت کہنا یا لکھنا سراسر ظلم وزیادتی ہے ایسا کرنے والا بلاشبہ گناہِ عظیم کا مستحق ہے جس سے قائل وفاعل دونوں پر توبہ کرنا لازم و ضروری ہے۔سبع سنابل کے مطبوعہ نسخہ میں سلسلۂ مداریہ کے متعلق جو روایت وکہانی درج ہے وہ بے شک الحاقی ہے کیونکہ اس میں ایسے ایسے کفریات موجود ہیں جن سے ایمان جانے کا قوی خطرہ ہے۔کسی مکار،کذاب،بددیانت،تعصب پرست،فتنہ پرور شخص نے سلسلۂ مداریہ کے سوخت ہونے کی غلط کہانی مشہور کردی ہے۔

اب قارئین حضرات کی معلومات اور دلچسپی کے لیے ان اولیائے کرام ومشائخ عظام کا نام پیش کررہا ہوں جنہیں سلسلۂ عالیہ مداریہ کی اجازت و خلافت بلاواسطہ یا بالواسطہ حاصل ہوئی اور فیضان مداریت سے مالامال ہوئے۔

شیخ محمد بن قاسم اودھی:

نزھۃ الخواطر میں ہے:اخذ الطریقۃ المداریۃ والسھروردیۃ عن

الشیخ بڈھن عن الشیخ اجمل بن امجد الحسینی البھرائچی"۔

[نزھۃ الخواطر، جلد۳، ص:۱۱۱]

ترجمہ: طریقت مداریہ اور سہروردیہ کو شیخ بڈھن سے حاصل کیا اور شیخ بڈھن نے شیخ اجمل بن امجد بہرائچی سے حاصل کیا۔

حضرت شیخ جعفر بن عزیز اللہ مداری:

نزھۃ الخواطر میں ہے: "الشیخ الفاضل جعفر بن عزیز اللہ المداری بن العلامۃ نور الدین الجونفوری صاحب نور الانوار قراء اکثر الکتب الدرسیۃ علی الشیخ محمد رشید بن مصطفٰی العثمانی الجونفوری وبعضھا علی غیرہ من العلماء واخذ الطریقۃ عن عمہ الشیخ نور محمد المداری الجونفوری"۔

[نزھۃ الخواطر، جلد ۵، ص:۱۱۱/۱۱۲]

ترجمہ: شیخ فاضل جعفر بن عزیز اللہ مداری ابن علامہ نور الدین جونپوری صاحب نور الانوار! اکثر درسی کتابیں شیخ محمد رشید بن مصطفٰی عثمانی جونپوری سے پڑھی اور بعض کتابیں دوسرے علماء سے پڑھی اور طریقت اپنے چچا شیخ نور محمد مداری جونپوری سے حاصل کیا۔

نور محمد بن نصیر الدین مداری جونپوری:

نزھۃ الخواطر میں ہے: "الشیخ العالم الفقیہ نور محمد بن نصیر الدین المداری الجونفوری احد رجال العلم والطریقۃ فلما بلغ من الرشد قراء العلم علی والدہ وعلی غیرہ من العلماء حتی برع فی العلم وفاق اقران فی القراءۃ والتجوید ولذالک ولی الخطابۃ فی المسجد الذی کان فی زاویۃ الشیخ بدیع الدین المدار بجونفور فقراء علیہ

محمد رشید بن مصطفٰی الجونفوری درساً او درسین من کافیه ابن الحاجب"۔[نزھۃ الخواطر،جلد ٥،ص:٤٤١]

ترجمہ: شیخ عالم فقیہ نور محمد بن نصیر الدین مداری جونپوری اصحابِ علم وطریقت میں سے ہیں جب انہوں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والد اور دوسرے علماء سے علم حاصل کیا یہاں تک کہ علم کی بلندی تک پہنچ گئے اور قرات وتجوید میں ہم عصر (اپنے دور کے) علماء سے سبقت لے گئے اسی وجہ سے جونپور میں واقع حضرت شیخ بدیع الدین مدار کی خانقاہ کی مسجد میں منصبِ خطابت پر فائز کئے گئے ان سے علامہ محمد رشید ابن مصطفٰی جونپوری نے کافیہ ابن حاجب کا ایک یا دو سبق پڑھا۔

علامہ شیخ اجمل بن امجد جونپوری:

هو اخذ الطريقة المدارية عن الشيخ المعمر بديع الدين المدار المكنپوری واخذ عنه الشيخ مبارک بن امجد والشيخ بدھن وخلق آخرون"۔

ترجمہ:انہوں نے شیخ بدیع الدین مدار مکنپوری سے طریقت مداریہ حاصل کیا اور ان سے شیخ مبارک بن امجد،شیخ بدھن اور دوسرے لوگوں نے حاصل کیا۔[نزہۃ الخواطر،جلد ۳،ص:۲۲]

علامہ حسام الدین ابن نصر اللہ اصفہانی :

جیسا کہ نزھۃ الخواطر میں ہے:الشيخ الفاضل حسام الدين بن نصرالله الاصفهانی ثم الهندی الجونفوری احدمشائخ الطريقة المدارية درس وافاد مدة مديدة ببلدة جونفور فی عهدالسلطان ابراهيم الشرقی واخذالطريقةالمدارية عن الشيخ المعمربديع

الدین المدار ولازمه وصحبه مدةمن الزمان واخذعنه الشیخ محمد علاؤ الدین الشطاری المنیری وخلق آخرون ومات فی تاسع ربیع الاول سنة اربعین وثمانمائة بمدینة جونفورفدفن بها کما فی الانتصاح"۔[نزہۃ الخواطر،جلد ۳،ص:۴۰]

ترجمہ: شیخ فاضل علامہ حسام الدین ابن نصر اللہ اصفہانی ثم جونپوری سلسلۂ مداریہ کے مشائخ میں سے ہیں سلطان ابراہیم شرقی کے عہد میں ایک مدت تک جونپور شہر میں درس وتدریس میں مشغول رہے اور شیخ بدیع الدین مدار سے طریقت مداریہ حاصل کیا۔اورایک مدت تک ان کی صحبت میں رہے۔اوران سے شیخ محمد علاؤ الدین شطاری منیری اور بہت سے لوگوں نے طریقت حاصل کیا۔جونپور شہر میں ۹؍ربیع الاول ۸۴۰ھ ہجری میں ان کا انتقال ہوااور جونپور میں سپرد خاک ہوئے۔جیسا کہ انتصاح میں ہے۔

شیخ محمود بن عین الدین بن یعقوب عثمانی:

:الشیخ العالم الکبیرمحمود بن عین الدین بن یعقوب العثمانی الجرجانی الکنتوری صاحب الرسالة الحالیة فی معرفة المداریة ینتھی نسبه الی عثمان بن عفان رضی اللہ عنه قیل الی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنه ولدو نشابکنتور وقراالعلم فاخذ الطریقة عن الشیخ المعمر بدیع الدین المدار المکنپوری حین دخل کنتور واخذعنه ولده ابوالحسین بن محمود والشیخ عبدالملک بھرائچی وخلق آخرون"۔

ترجمہ: شیخ عالم کبیرمحمود بن عین الدین بن یعقوب عثمانی جرجانی کنتوری"الرسالة الحالیة فی معرفة المداریة"کے مصنف ہیں۔ان کا

سلسلۂ نسب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہونچتا ہے۔ وہ کنتور میں پیدا ہوئے وہیں پرورش پائی اور علم حاصل کیا۔ جب شیخ بدیع الدین مدار کنتور تشریف لائے تو ان سے طریقت حاصل کیا ان سے ان کے لڑکے شیخ ابوالحسین بن محمود، اور شیخ عبد الملک بہرائچی اور دوسرے لوگوں نے حاصل کیا۔

[نزہۃ الخواطر، جلد ۳، ص:]

شیخ بڈھن علوی بہرائچی:

نزہۃ الخواطر میں ہے: الشیخ الصالح الفقیہ السید بڈھن علوی البھرائچی احد مشائخ المشھور قرا العلم علی الشیخ حسام الدین الفتح پوری احد اصحاب الشیخ عبدالمقتدر بن رکن الدین الشریحی الکندی واخذعنہ الطریقۃ الچشتیۃ واخذ الطریقۃ المداریۃ والسھروردیۃ واکثر الطریق عن الشیخ اجمل بن امجد الحسینی البھرائچی ثم جونفوری"۔

[نزھۃالخواطر، جلد۳، ص:۳۲]

ترجمہ: صالح فقیہ سید بڈھن علوی بہرائچی مشہور مشائخ میں سے ہیں انہوں نے شیخ حسام الدین فتحپوری سے علم حاصل کیا جو شیخ عبد المقتدر رکن الدین شریحی کندی کے اصحاب میں سے ہیں ان سے طریقت چشتیہ حاصل کیا اور طریقت مداریہ، سہروردیہ اور بہت سے دوسرے سلاسل طریقت کو شیخ اجمل بن امجد حسینی بہرائچی ثم جونپوری سے حاصل کیا۔

شیخ حسن بن احمد بن نصیر الدین:

نزہۃ الخواطر میں ہے: واخذ الطریقۃ المداریۃ عن اخیہ الشیخ

فریدالدین عن الشیخ تاج الدین عن الشیخ صادق عن الشیخ سڈھن عن الشیخ جمن عن الشیخ بدیع الدین المدار المکنپوری کما فی مجمع الابرار"۔

ترجمہ: انہوں نے طریقت مداریہ کو اپنے بھائی شیخ فریدالدین سے حاصل کیا۔ انہوں نے شیخ تاج الدین سے انہوں نے شیخ صادق سے انہوں نے شیخ سڈھن سے انہوں نے شیخ جمن (حضور سرکار سید جمال الدین جان من جنتی) سے انہوں نے شیخ بدیع الدین مدار مکنپوری سے حاصل کیا۔ جیسا کہ مجمع الابرار میں ہے۔ [نزھۃ الخواطر، جلد ٤، ص: ٧٦]

شیخ محمد رشید عثمانی جونپوری:

آپ اپنے وقت کے جید عالم دین گزرے ہیں انہوں نے کافیہ وغیرہ کی تعلیم علامہ شیخ نور محمد مداری سے حاصل کی۔ نزھۃ الخواطر میں ہے: **ثم حصلت له الاجازة فی الطریقة القلندریه والمداریة والفردوسیة عن الشیخ عبدالقدوس بن عبدالسلام الجونفوری ومن مشائخ آخرون"۔**

ترجمہ: ان کو سلسلۂ قلندریہ، مداریہ اور فردوسیہ کی اجازت شیخ عبدالقدوس بن عبدالسلام جونپوری اور دیگر مشائخ سے حاصل ہوئی۔ [نزھۃ الخواطر، جلد ٥، ص: ٣٨]

حضرت سیدنا سید ابوالحسن عرف میٹھے مدار کنتوری حضور قطب المدار کے خلیفہ ہیں:

حضرت شیخ وجیہہ الدین اشرف بحر زخار میں آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: آں فرزند صوری ومعنوی حیدر کرار آں خلیفۂ قطب المدار"۔

یعنی وہ حضرت سیدنا علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم کے نسبی وروحانی فرزند ہیں اور وہ حضرت قطب المدار قدس سرہ کے خلیفہ ہیں۔

[بحر زخار، ص: ۹۸۳، شعبۂ چہارم، سلسلۂ مداریہ، ص: ۱۳۷]

حضرت میٹھے مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سیرت وسوانح کی کتابوں میں ہے کہ حضور قطب المدار قدس سرہ نے قاضی محمود کنتوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے خاص حجرہ میں بلوا کر اپنے سامنے میٹھے مدار کی تربیت وارشاد کے بارے میں بہت سخت تاکید فرمائی اور جو عمل وکسب وشغل آپ کے لیے مخصوص تھے میٹھے مدار کے لیے ترغیب فرمائی اور وہ دستار و پیراہن اور ازار جو خانۂ خدا سے خاص حضور قطب المدار کے لیے لایا گیا تھا جنہیں پچاس سال کی مدت تک آپ نے زیب تن فرمایا تھا اس کے باوجود بھی وہ اسی طرح صاف ستھرے اور تروتازہ تھے آپ نے ان کپڑوں کو اپنے جسم پاک سے اتار کر قاضی محمود قدس سرہ کے حوالے فرمایا اور حکم دیا کہ ہماری ان امانتوں کو اپنے فرزند میٹھے مدار کی تربیت وارشاد کے بعد پہونچا دینا اس لیے کہ یہ قیمتی جوڑا خاص اسی کے نصیب کا ہے۔ جیسا کہ ''مراۃ مداری'' کے مصنف شیخ عبدالرحمن چشتی متوفی ۱۰۹۴ھ ہجری تحریر فرماتے ہیں:

پس حضرت شاہ مدار قدس سرہ در ایام آخر حیات خود ہر روز بعضے ازاں مریداں صاحب تکمیل را جدا جدا بنو بت در جائے خلوت خود می طلبید وہر یک را بوصیتے ونعمتے مخصوص مفتخر می گردانید ومقامے بجہت سکونت اومتعین می رفت و اجازت واردات وارشاد مع خرقۂ خلافت عطا می فرمود وبعد ازاں بتاریخ ہژدہم ماہ جمادی الاول تنہا قاضی محمود کنتوری را حجرہ خاص پیش خود طلبید ودر باب تربیت وارشاد میٹھا مدار نہایت تاکید فرمودہ وہر عملے وکسبے واشغالے کہ مخصوص آں حضرت بود بہ جہت میٹھا مدار ترغیب نمود وآں دستار و پیراہن وازار

کہ مردغیب از کارخانۂ الوہیت بشاہ مدار رسانیدہ بود در مدت پنجاہ سال آں را در برداشت وہماں قسم مصفا وتازہ ماندہ بود آں جامہ را از بدن مبارک خود بر آوردہ حوالہ قاضی محمود نمودہ فرمود کہ ایں امانت مارابعدازتربیت وارشاد بفرزندی شاہ میٹھامدار خواہی رساند کہ ایں خلعت فاخرہ خاصہ نصیب اوست۔

ترجمہ: پس حضرت شاہ مدار قدس سرہ اپنی حیات کے آخری دنوں میں ہرروز صاحب تکمیل مریدوں میں سے بعض حضرات کوالگ الگ باری باری اپنے خلوت خانہ میں بلاتے اور ہرایک کوکسی نہ کسی ایک مخصوص نعمت و وصیت سے مشرف فرماتے اور کسی مقام کواس کی سکونت کے لیے متعین فرماتے اور **اجازت مع خرقۂ خلافت عطا فرماتے تھے** اس کے بعد ماہ جمادی الاول کی اٹھارہویں ۱۸ر تاریخ کوتنہا قاضی محمود کنتوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوحجرۂ خاص میں اپنے سامنے طلب فرمایا اور میٹھا مدار کی تربیت وارشاد کے بارے میں بہت سخت تاکید فرمائی اور جوعمل وکسب وشغل حضور مدار پاک کے لیے مخصوص تھے میٹھا مدار کے لیے ترغیب فرمائی اور وہ دستار و پیراہن اور ازار جسے مردان غیب کارخانۂ الوہیت سے حضرت شاہ مدار کے لیے لائے تھے جنہیں پچاس سال کی مدت تک آپ نے زیب تن فرمایا اور وہ اسی طرح صاف ستھرے اور تروتازہ تھے ان تینوں کپڑوں کواپنے جسم مبارک سے اتار کر قاضی محمود کے حوالے فرمایا اور حکم دیا کہ ہماری ان امانتوں کواپنے فرزند میٹھے مدار کی تربیت وارشاد کے بعد پہونچادوگے اس لیے کہ یہ قیمتی جوڑا خاص اسی کے نصیب کا ہے۔

[مراءۃ مداری،ص:۱۷۹/۱۸۰]

حضور شمس مداری علیہ الرحمہ:

صاحب بحرزخار آپ علیہ الرحمہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

: آں فخر عابداں آں ستودہٴ عارفاں آں مرد میدان جوانمردے حضرت شمس
کہ مشہور شمس است مزار شریفش در بازار لکھنؤ واقع شدہ مرید وخلیفہ شاہ بدیع
الدین مدار بود بسیار بزرگ وصاحب کرامت وخوارق وترک وتجرید
وتفرید الآن از مزارش خلائق حاجت خود را میخواہد''۔
یعنی فخر عابداں ستودہٴ عارفاں جوانمرد میدان حضرت شمس جوکہ شمس کی طرح
شہرت رکھتے ہیں ان کا مزار مقدس لکھنؤ شہر کے بازار میں واقع ہے آپ حضرت
شاہ بدیع الدین مدار کے مرید وخلیفہ تھے انتہائی صاحب کشف وکرامت
وصاحب خوارق بزرگ تھے نیز صاحب تجرید وتفرید بھی تھے آپ کے مزار
مقدس پر مخلوقِ خدا اپنی حاجت روائی کے لیے حاضری دیتی ہے۔
[بحر زخار شعبہ چہارم]

شیخ محمد طاہر مداری علیہ الرحمہ:

بحر زخار میں ہے: آں صاحب کرامات باہر سید محمد طاہر مرید وخلیفہ قطب المدار
است ہرگز از مرشد خود جدانہ شد بعد از ہفتہ وماہے یک کف درخت نیب کہ تلخ
ترین درختہائے ہندوستان است خشک کردہ بخوردی بعد چندے آں را نیز
گزاشت''۔

[بحر زخار، ص:۹۹۸، شعبہ چہارم]
یعنی وہ صاحب کرامات باہرہ تھے شرف بیعت واردات وخلافت
حضور سیدنا قطب المدار سے حاصل تھا ہمیشہ اپنے مرشد کی بارگاہ میں حاضر
رہتے کبھی جدا نہ ہوئے آپ کی خوراک نیم کی ایک مٹھی سوکھی چھال تھی جس کو
ہفتہ مہینہ میں ایک دوبار کھالیا کرتے تھے کچھ سالوں بعد اس مقدارِ خوراک کو بھی
ترک فرمادیا تھا۔

حضرت شیخ آدم صوفی علیہ الرحمہ:

آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے صاحب بحر زخار تحریر فرماتے ہیں کہ: آں متصوف عالیجاہ کاملان بے اشتباہ درویش معزز ومکرم حضرت شیخ آدم ایشاں را شیخ آدم صوفی گویند از خلفائے بزرگ قطب المدار است''۔

یعنی وہ ایک بلند رتبہ صوفی کامل الفیض معزز ومکرم بزرگ تھے آپ کو حضرت شیخ آدم صوفی کے نام سے جانا جاتا ہے آپ حضور قطب المدار کے بزرگ ترین خلفاء میں سے ہیں۔

[بحر زخار، ص:۹۹۹، شعبۂ چہارم، سلسلۂ مداریہ، ص:١٤٦]

سرگروہ دیوان گان مدار عمدۃ الاخیار و الابرار واقف اسرار جلی وخفی حضور سیدنا سید جمال الدین جان من جنتی حضور سیدنا قطب المدار کے خلیفۂ اعظم اور دنیا کے سب سے پہلے ملنگ ہیں:

حضور سیدنا سید جمال الدین جان من جنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام خلفائے قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار میں ایسے ہے جیسے چاند کا مقام تمام ستاروں میں۔ آپ حضور قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عزیز ترین خلیفہ ومحبوب ترین مرید ہیں۔ آپ مقامات عالیہ وعلیہ وحالات سنیہ ورفیعہ پر متمکن ہیں۔ ہندوستان کے مشاہیر اولیائے کبار میں آپ کا شمار ہے تاریخ ولایت میں اگر آپ کو ایک طرف عزیز ترین خلیفۂ زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونے کا شرف حاصل ہے تو دوسری طرف شان امتیازی کو بڑھانے کے لیے نسبت کی یہ سرفرازی بھی کم نہیں کہ آپ غوث صمدانی محبوب سبحانی حضور غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی کے ہمشیرہ زادہ ہیں۔ حضرت سید محمود کا فرزند، حضرت بی بی نصیبہ کا دلبند اور حضور غوث پاک کا خواہر زادۂ ارجمند ہونا اپنی جگہ ایک

سعادت ہےلیکن دَم مدار سے حیات نو پانا اور مدار الاولیاء قطب المدار سے نسبت بیعت واجازت وخلافت میسر ہونا اور حضور پرنور سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی صحبت وہمنشینی سے فیضیاب ہونا بہت بڑی سعادت ہے۔سیرت وسوانح کی بہت پرانی کتابوں میں آپ کا ذکر خیر موجود ہے۔مراۃ الانساب ،خمخانۂ تصوف،سیرت قطب عالم،ثمرات القدس ،تذکرۃ المتقین ،تذکرۃ الصالحین،مونس الارواح،سیرت الاولیاوغیرہ میں تحریر ہے کہ حضور سیدنا سید جمال الدین جان من جنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غوث الاغواث شمس الافلاک حضور قطب المدار سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار حلبی مکنپوری قدس سرہ کی دعاؤں سے پیدا ہوئے۔سیرت وسوانح کی کتابوں میں آپ سے متعلق واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح سے بیان کی گئی ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ بی بی نصیبہ کو کوئی اولاد نہیں تھی ۔آپ اپنے بھائی جان حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں اور اولاد کے لیے دعا کی درخواست کی۔حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوح محفوظ کا مطالعہ فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ بہن ! تیری قسمت میں اولاد تو ہے مگر وہ شہنشاہ ولایت مخزن اسرار حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی دعاؤں پر موقوف ہے۔عنقریب حضور قطب المدار عرب کی سیاحت فرماتے ہوئے بغداد پہونچنے والے ہیں۔جب حضور کا ورود مسعود بغداد میں ہو تو پھر تم ان کے پاس جانا اور ان سے دعا کی درخواست کرنا۔اللہ تعالیٰ قطب المدار کی دعاؤں کے طفیل ضرور اولاد عطا فرمائے گا۔چنانچہ حضور قطب المدار پانچوی صدی ہجری میں بلاد عربیہ کی سیاحت فرماتے ہوئے شہر بغدار پہونچے ۔پورا بغداد ایک عرصہ سے حضور قطب المدار کے دیدار کا منتظر تھا۔کتنے حاجت مند

صرف اس انتظار میں بیٹھے تھے کہ جب حضور قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ورود مسعود بغداد میں ہوگا تو ہم بھی اپنی عرضیاں بارگاہ مداریت میں پیش کر کے شاد کام ہوں گے۔ پورا بغداد آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں جھوم رہا تھا۔ ہر طرف مسرتوں وشادمانی کا سماں چھایا ہوا تھا لوگ آپس میں ایک دوسرے کو قطب المدار کی آمد کی اطلاع دے رہے تھے غرضیکہ پورے بغداد میں آپ کی آمد کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ یکے بعد دیگرے لوگ حاضر بارگاہ ہو کر فیوض مداریت سے مالا مال ہوتے رہے۔ بالآخر وہ وقت بھی آ گیا کہ جب ہمشیرۂ غوث الوریٰ حضرت سیدہ بی بی نصیبہ بارگاہ قطب المدار میں حاضر ہوئیں اور بحوالہ محبوب سبحانی حضور سیدنا غوث الاعظم جیلانی اپنا مدعائے دل بصد ادب واحترام پیش کیا۔ حضور قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمال شفقت کے ساتھ حضرت بی بی نصیبہ کی عرضی کو سماعت فرمایا۔ پھر سیدہ بی بی نصیبہ سے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عنقریب تمہیں دو فرزند سعید عطا فرمائے گا۔ لہذا ایک کا نام ''محمد'' اور دوسرے کا ''احمد'' رکھنا۔ البتہ آپ یہ وعدہ ضرور کریں کہ بڑے فرزند کو آپ مجھے دے دیں گی۔ قدسی الصفات اس مقدس خاتون بی بی نصیبہ نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ آپ کی اس شرط کو قبول کر لیا۔ بغداد میں چند روز قیام کے بعد حضور قطب المدار دیگر مقامات کی طرف روانہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت سیدہ بی بی نصیبہ کے گھر ایک حسین وجمیل فرزند پیدا ہوا حسب الحکم والدین نے آپ کا نام ''محمد'' رکھا۔ پھر کچھ عرصہ بعد دوسرے فرزند کی بھی ولادت ہوئی ان کا نام بھی حسب الحکم ''احمد'' رکھا گیا۔

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جب حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ بغداد پہنچے تو پھر پورا بغداد آپ کی آمد کی خوشیوں میں جھوم اٹھا۔ بغداد کے

اطراف سے بھی لوگ جوق در جوق آنے لگے۔جس قدر بھی لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ نے سبھوں کو شادکام فرمایا۔حضرت سیدہ بی بی نصیبہ بھی حاضر بارگاہ ہوئیں اور حضور قطب المدار کو صاحبزادگان کی ولادت کی خبر دی مگر دل ہی دل میں صاحبزادے کی جدائی کے تصور سے کانپ اٹھیں۔بڑے صاحبزادے محمد جمال الدین اب سن شعور کو پہنچنے والے تھے۔جبکہ چھوٹے فرزند سید احمد ابھی ان سے کچھ چھوٹے تھے۔حضور قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ بی بی نصیبہ سے ارشاد فرمایا کہ آپ اپنا وعدہ پورا کریں یعنی محمد جمال الدین کو میرے حوالے کریں!حضور قطب المدار کی زبان فیض سے یہ جملہ سن کر آپ کی ممتا تڑپ اٹھی مگر وعدہ تو وعدہ وہ بھی اتنے عظیم ولی اللہ سے کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آئی۔بیساختہ سیدہ بی بی نصیبہ کی زبان سے نکلا کہ حضور!محمد جمال الدین تو انتقال ہو گئے۔لیکن حضور قطب المدار خوب جانتے تھے کہ بی بی نصیبہ کو شفقت مادری کے جذبے نے بے اختیار کر دیا ہے۔حضور قطب المدار نے ان سے کچھ نہیں فرمایا۔سیدہ بی بی نصیبہ بھی آپ سے اجازت مانگ کر گھر کو روانہ ہو گئیں۔ابھی آپ گھر کے قریب ہی تھیں کہ اطلاع ملی محمد جمال الدین زینے سے گر پڑے اس سے پہلے کہ آپ ان تک پہنچتیں محمد جمال الدین کی روح قفص عنصری سے پرواز کر گئی۔آپ کرب غم سے بے قرار ہو گئیں اور بلا تاخیر حضور قطب المدار کی بارگاہ میں پہونچیں اور پورا واقعہ سنائیں۔حضور قطب المدار مسکرائے اور فرمایا کہ ٹھیک ہے جاؤ محمد جمال الدین کو میرے پاس لے آؤ!جب حضرت محمد جمال الدین کی نعش مبارک آپ کی خدمت میں لاکر رکھی گئی تو آپ نے ان کے سر پر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا!جمال الدین جان من جنتی اٹھو تمہیں تو دین رسول کی بڑی خدمتیں کرنی ہیں آپ کی زبان فیض

ترجمان سے یہ جملے نکلے ہی تھے کہ حضرت سیدنا محمد جمال الدین جانِ من جنتی اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اسی دن سے آپ ''جانِ من جنتی'' کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ اور آج بھی آپ کے نام کے ساتھ ''جانِ من جنتی'' لگا ہوا ہے۔

راقم السطور (فقیر مداری سید مشرف عقیل شاہ قادری) وحضرت مولانا سید اشرف علی علوی الحسینی دیوان گان چتر ویدی صاحب متعدد مرتبہ آپ کی بارگاہ مقدسہ میں حاضری دے چکے ہیں۔ وہاں کے اکثر لوگ آپ کو'' جَمَّن جَتی'' اور ''سخی سرکار'' وغیرہ کے نام سے جانتے اور پکارتے ہیں۔

ثمرات القدس کے حوالے سے ''سوانح حیات زندہ شاہ مدار'' میں ایک روایت اس طرح بھی منقول ہے کہ بعد ولادت سیدنا غوث اعظم قدس سرہ نے اپنے دونوں بھانجوں یعنی حضرت سید محمود کے صاحبزادگان حضرت محمد جمال الدین اور حضرت سید احمد بادیہ پا کو لیکر خود بارگاہ مداریت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ یہ دونوں میری ہمشیرہ بی بی نصیبہ کے دلبند ہیں۔ اور ایک قول کے مطابق حضور غوث پاک نے خود ہی بی بی نصیبہ کے فرزندوں کے لیے بارگاہ قطب المدار میں دعا کی درخواست فرمائی تھی۔ آپ کے کہنے پر حضور مدار پاک نے دعا فرمائی اور حج بیت اللہ کے لیے روانہ ہو گئے واپسی میں جب دوبارہ تشریف لائے تو بی بی نصیبہ حضور غوث پاک کی وصیت کے مطابق اپنے دونوں فرزندوں کو لیکر بارگاہ مداریت میں حاضر ہوئیں حضور مدار پاک نے بی بی نصیبہ کے فرزندوں کو دل وجان سے قبول فرمایا۔ اور انہیں لیکر استنبول کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس جگہ ان دونوں عزیزوں کو علم صوری کی تعلیم کے لیے عبداللہ رومی کے حوالے فرمایا اور خود ایک پہاڑی کی گھاٹی میں حبس دم کے اشغال میں واحد حقیقی کے ذکر میں مشغول ہو گئے۔ اس جگہ چند سال گزارنے کے بعد خراسان

کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرت سیدنا مدارالعلمین کی انہیں نوازشوں کا صدقہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد جمال الدین جان من جنتی مداری قدس سرہ کا اسم شریف بھی کاملان طریقت میں سرفہرست ہے۔ آپ سے اتنی ساری کرامتیں ظہور میں آئی ہیں کہ انہیں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تذکرۃ المتقین وغیرہ میں تحریر ہے کہ حضرت جان من جنتی قدس سرہ شیر کی سواری اور سانپ کا کوڑا رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور جان من جنتی رضی اللہ عنہ شیر پر سوار ہاتھ میں سانپ کا کوڑا لئے ہوئے رود بار کے علاقہ میں سیر فرما رہے تھے کہ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سے اتفاقاً ملاقات ہوگئی۔ حضور جان من جنتی کی یہ شان دیکھ کر شیخ سعدی شیرازی ہیبت کے مارے کانپنے لگے۔ حضور جمال الدین جان مدار نے تبسّم فرمایا اور شیخ سعدی شیرازی کو تسلی وتشفی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے سعدی! اس درندہ جانور سے جو میری سواری میں ہے تجھ پر ہیبت اور تعجب طاری ہے کہ یہ انسان کے قابو میں کیسے ہے؟ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے جو بندہ خلوص کے ساتھ خدا کی رضا وخوشنودی حاصل کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ رتبہ مل جاتا ہے کہ یہ شیر کیا ساری خدائی اس کی مطیع وفرمانبردار ہو جاتی ہے اور ساری مخلوق اس کی رضا جوئی کرتی ہے۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے نظم کی صورت میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ

یکے دیدم از عرصۂ رود بار

کہ پیش آمدم بر پلنگ سوار

چناں ہول زاں حال بر من نشست

کہ ترسیدنم پائے رفتن بہ بست

تبسم کناں دست برلب گرفت
کہ سعدی مدارآنچہ دیدی شِگفت
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد زحکم تو ہیچ
چوخسرو بفرمان داور بود
خدایش نگہبان و یاور بود
محالست چوں دوست داردترا
کہ دردستِ دشمن گزاردترا
رہ این ست روازطریقت متاب
بنہ گام وکامے کہ خواہی بیاب
نصیحت کسی سودمند آیدش
کہ گفتارسعدی پسند آیدش
[بوستاں، باب اول،ص:١٦]

ترجمہ:(١)ایک بزرگ شخص کو میں نے دیکھا کہ میدان رودبار (شہر) سے۔اچانک میرے سامنے آیا اورایک شیر پرسوار تھا۔(٢) یہ دیکھ کر مجھ پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ مارے ڈر کے میں ایک قدم بھی نہ چل سکا۔(٣)وہ بزرگ ہنستے ہوئے ہاتھ لب پر رکھا اور کہا کہ اے سعدی جو کچھ دیکھا اس پر تعجب نہ کر۔(٤)توبھی حکم خدا سے گردن مت موڑ تا کہ تیرے حکم سے کوئی گردن نہ موڑے۔(٥)جب بادشاہ خدا کا فرمانبردار ہوتا ہےتو خدا اس کا نگہبان اور مددگار ہوتا ہے۔(٦)محال ہے کہ جب تجھ کو دوست رکھے تو دشمن کے ہاتھ میں تجھے چھوڑ دے۔(٧)راستہ یہ ہے کہ چلا جااور طریقت سے

منھ نہ پھیر راہ طریقت پر قدم رکھ اور مقصد حاصل کر۔(۸) نصیحت اسی شخص کو فائدہ دیتی ہے کہ جس کو سعدی کی باتیں پسند آئیں۔

حضور سرکار سید جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ نے تقریباً دنیا کے اکثر ممالک کا سفر فرمایا ہے چونکہ آپ کی عمر شریف بھی کافی طویل ہوئی ہے تذکرۃ المتقین گلستان مدار وغیرہ میں آپ کی عمر شریف چار سو سال تحریر ہے۔ آپ کی عمر پاک کا اکثر حصہ حضور قطب المدار قدس سرہ کی خدمت میں گزرا ہے۔ آپ حضور قطب المدار قدس سرہ کے بڑے چہیتے اور محبوب نظر مرید وخلیفہ ہیں۔ حضور قطب المدار قدس سرہ کے خلفاء میں جس قدر تقرب آپ کو حاصل ہے وہ اوروں کو میسر نہیں۔ آپ حضور قطب المدار قدس سرہ کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف ہوئے ہیں۔ زیارت حرمین کے بعد حضور قطب المدار قدس سرہ بغداد اور دیگر بلاد عربیہ کا سفر فرماتے ہوئے کربلائے معلیٰ پہونچے پھر یہاں سے نجف اشرف کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ نجف اشرف میں حضرت جمال الدین جان من جنتی رضی اللہ عنہ کو اعتکاف کا حکم دیا اور خود تبلیغ دین فرماتے ہوئے ہندوستان کی طرف روانہ ہو گئے۔

واضح رہے کہ حضور جان من جنتی قدس سرہ دنیا کے تمام ملنگان عظام کے مصدر و منبع ہیں۔ آپ کے سر کے بال بہت بڑے بڑے تھے۔ آپ کے بال نہ کٹوانے کی دو روایتیں مشہور ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضور مدار پاک نے آپ کے عہد طفلی میں اپنا دست اقدس آپ کے سر پر رکھ کر دعا فرمائی تھی۔ اور دوسری روایت جو کہ تذکرۃ المتقین فی احوال خلفاء سید بدیع الدین کے حاشیہ پر تحریر ہے: کہ حضور سیدنا زندہ شاہ مدار قدس سرہ نے حضرت محمد جمال الدین

جان من جنتی کو اجمیر کے ایک پہاڑ پر ذکر حق و اشغال حبس دم میں بیٹھا دیا چنانچہ ایک سوپچپن/155 سال تک مسلسل آپ ذکر حق و اشغال میں بیٹھے رہ گئے یہاں تک کہ آپ کے سر سے خون نکلنے لگا۔ جب حضور سیدنا قطب المدار قدس سرہ کو اطلاع ملی تو آپ نے حضرت جان من جنتی کے سر پر اپنے مبارک ہاتھوں سے مٹی مل دی جس کے سبب خون کا نکلنا بالکل بند ہوگیا۔ جب حضور جان من جنتی رضی اللہ عنہ پہاڑ کی گھاٹی سے باہر تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کو سارا واقعہ بتایا کہ آپ کے ساتھ ایسا ایسا معاملہ ہوا تو حضور قطب المدار قدس سرہ نے آپ کے سر پر اپنے مبارک ہاتھوں سے مٹی ملی۔ جب آپ نے سنا کہ میرے سر پر میرے آقا حضور قطب المدار قدس سرہ نے اپنا دست حق رکھا تو بس اسی دن سے آپ نے بال کٹوانا بند کر دیا۔

سیر المدار میں ہے کہ آپ (جمال الدین جان من جنتی) نے پوری زندگی مجردانہ طور پر گزاری ہے یعنی زندگی بھر شادی نہیں فرمائی۔ آپ اور آپ کے خلفاء کے ذریعے سلسلۂ مداریہ کو کافی فروغ حاصل ہوا۔ اپنے وقت کے بڑے بڑے امراء وسلاطین نے آپ کی بارگاہ میں حاضری دی اور فیوض وبرکات سے مالا مال ہوئے۔ ایک مرتبہ شیر شاہ سوری آپ سے ملنے کے ارادے سے روانہ ہوا محل سے نکلتے وقت ہی اس نے اپنے دل میں سوچا کہ آپ اگر واقعی فقیر کامل ہوں گے تو مجھے آم دیں گے واضح رہے کہ اس وقت آم کا موسم نہیں تھا۔ جب بادشاہِ وقت آپ کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں آدھا آم ہے چنانچہ حضور جان من جنتی قدس سرہ نے وہ آدھا آم شیر شاہ سوری کو دے دیا۔ شیر شاہ سوری نے آم آپ کے ہاتھ سے لے لیا اور درویشی فقیری کے موضوع پر آپ سے گفتگو کرنے لگا۔ جانے کے بعد حضور جان من جنتی نے فرمایا

کہ اگر بادشاہ آم کھا لیتا تو اس کے خاندان میں نسلاً بعد نسل بادشاہت قائم ہوجاتی مگر قدرت کو یہ منظور نہ تھا۔حضور جان من جنتی قدس سرہ کا مقام ومرتبہ اولیائے کرام کے مابین بہت ہی بلند وبالا ہے۔جماعت اولیا اللہ میں آپ کے مثل ریاضت ومجاہدہ کرنے والے بہت کم نظر آتے ہیں۔پروردگار عالم نے آپ کو مجمع الفضائل بنادیا تھا۔بالخصوص جذب خلائق آپ کا خاص وصف تھا۔اللہ کی مخلوق دیکھتے ہی آپ کی گرویدہ ہوجاتی تھی۔گلستان مدار وغیرہ میں ہے کہ جب آپ جنگلوں میں ہوتے تو چاروں طرف سے جنگلی جانور آپ کو گھیرے رہتے تھے آپ کی عجیب وغریب داستان ہے۔آپ کی مشہور کرامت آج بھی زبان زد عام ہے کہ ایک مرتبہ حضور قطب وحدت سیدنا مدار العٰلمین قدس سرہ اور آپ ایک ایسی پہاڑی پر قیام فرما تھے جہاں تقریباً نوسو/ ۹۰۰ سادھومہنت ٹھہرے ہوئے تھے۔ان سادھوؤں کا بھنڈارہ صبح وشام چلتا تھا۔ایک دن حضور قطب المدار قدس سرہ نے فرمایا کہ جان من جنتی! میری کشتی لیکر جاؤ اور سادھوؤں سے تھوڑی سی آگ لے آؤ! آپ سادھوؤں کے پاس جا کر ان سے آگ مانگی تو سب سے بڑا سادھو بولا کہ آگ کیا کیجیے گا؟ آپ نے جواب دیا کہ میرے مرشد گرامی حضور قطب المدار قدس سرہ نے مانگی ہے،تو ایک دوسرے مہنت نے کہا کہ شاید کھانا بنانے کے لیے ہی آگ مانگا ہوگا لہذا انہیں آگ دینے کے بجائے دو آدمی کا کھانا ہی دے دیا جائے۔حضرت جان من جنتی قدس سرہ نے فرمایا کہ نہیں میرے مرشد تو کھانا کھاتے ہی نہیں ہیں۔البتہ میں ضرور کبھی کبھی کھالیتا ہوں مگر ہمیں کھانے کی حاجت نہیں آگ ہی چاہئے۔بڑے سادھو نے کہا ٹھیک ہے آپ آگ بھی لے لیں اور کشتی میں کھانا بھی لے لیں۔جب آپ نے دیکھا کہ سادھو اصرار پر اصرار کئے

جارہا ہے تو پھر آپ نے اپنی کشتی ان کے حوالے کردی۔ باورچی کو حکم ہوا کہ اس کشتی میں بھر کر کھانا لے آؤ! باورچی نے کشتی میں کھانا ڈالنا شروع کیا مگر کیا کیجئے گا کئی دیگیں خالی ہوگئیں لیکن کشتی بھرنے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ یہاں تک کہ ساری دیگیں خالی ہوگئیں مگر کشتی نہیں بھری اب تو تمام سادھو اور مہنت حیرت میں ڈوب گئے۔ایک سادھو دوسرے سادھو کو حیرت بھرے انداز میں دیکھتے رہے مگر معاملہ کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔آپ کے کمالات ان مشرکوں پر ظاہر ہو چکے تھے اور آپ کی عظمتوں کا سکہ ان سب کے دلوں پر بیٹھ چکا تھا ۔حضور جان من جنتی قدس سرہ نے عین اسی وقت ایک ایسا وظیفہ بھی کیا کہ کچھ ہی دیر بعد آپ کے جسم کے سارے اعضاء الگ الگ ہوگئے، سر دھڑ سے جدا ہو گیا یہ کیفیت اور یہ منظر دیکھ کر مہنت لوگ گھبرا گئے لیکن ان میں سے ایک جادوگر جری نڈر مہنت نے آواز بلند کی کہ دیکھتے کیا ہو؟ ان کی بوٹی بوٹی کر کے کھاؤ یہ سارے فضائل وکمالات تمہارے اندر بھی آجائیں گے۔مہنتوں کا دماغ پھرا اور انہوں نے آپ کے جسم کے بکھرے عضا کی بوٹی بنائی اور پھر ان ظالموں نے انہیں کھالیا۔ادھر حضور قطب المدار قدس سرہ آپ کا انتظار فرمارہے تھے چنانچہ جب زیادہ تاخیر ہوئی تو آپ خود پہاڑی پر تشریف لائے اور ایک پتھر پر کھڑے ہو کر آواز دی کہ جمال الدین جان من جنتی تم کدھر ہو؟ حضور جان من جنتی نے تمام سادھوؤں کے پیٹ سے جواب دیا کہ حضور! میں مہنتوں کے پیٹ میں ہوں۔اور یہ آواز سارے مہنتوں کے پیٹ سے آنے لگی کہ حضور میں یہاں ہوں! میں یہاں ہوں! حضور قطب المدار قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ جلدی سے آجاؤ۔حضور جان من جنتی نے جواب دیا کہ حضور میں باہر کیسے آؤں تمام کے تمام راستے گندے ہیں تو حضور قطب المدار قدس سرہ نے فرمایا کہ تمام

سَنتُوں کے پیٹوں سے نکل کر سب سے بڑے سَنتُ سادھو کے پیٹ میں آجاؤ پھر اس کا سر پھاڑ کر باہر آجا۔تمام سنت سادھو حضور قطب المدار کی باتیں سن کر گھبرا گئے ابھی تھوڑا ہی وقفہ گزرا ہوگا کہ حضور جان من جنتی قدس سرہ سب سے بڑے مہنت کا سر پھاڑ کر باہر آ گئے ۔جب ان کفار ومشرکین نے اتنی عظیم کرامت دیکھی تو سب کے سب نادم وشرمندہ ہوکر قدم بوس ہوئے اور کلمۂ حق ''لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ﷺ'' پڑھ کر داخل اسلام ہوگئے اور دل وجان سے آپ کے مرید وغلام بن گئے بعد میں ان میں سے بہت سارے لوگ نعمت خلافت واجازت سے سرفراز ہوکر صاحب کشف وکرامات بھی ہوئے۔ان لوگوں کے علاوہ وہاں اور بھی بہت سارے لوگ تھے وہ بھی نعمتِ اسلام سے مالا مال ہوئے یہ حیرت ناک واقعہ گجرات کے ایک ''جونا گڑھ '' پہاڑی پر واقع ہوا۔جس پتھر پر کھڑے ہوکر حضور قطب المدار قدس سرہ نے جان من جنتی کو آواز دی تھی اس پتھر پر آج بھی حضور قطب المدار قدس سرہ کے قدم مبارک کے نشان بنے ہوئے ہیں غور سے دیکھنے پر اس آدمی کو اس میں اپنا چہرہ بھی نظر آتا ہے۔مدار ٹیکری اجمیر شریف اور مداریہ پہاڑ محل باری نیپال میں بھی ایسا ہی واقعہ مشہور ہے۔(سیر المدار)

حضور قطب المدار قدس سرہ کی سیرت پاک کی مشہور کتاب ''مدار اعظم'' میں حکیم احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضور سیدی زندہ شاہ مدار قدس سرہ آخری سفر حج سے واپسی میں جب خراسان پہونچے تو وہاں کے ایک بزرگ حضرت شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کی تشریف آوری کا علم ہوا مگر ملنے نہیں آئے۔اتفاقاً حضور محمد جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ ایک طرف سیر کے لیے نکل پڑے وہاں آپ کی ملاقات حضرت شیخ نصیر الدین

سے ہوگئی دوران گفتگو حضرت جان من جنتی قدس سرہ نے ان بزرگ سے فرمایا کہ آپ نے حضور سیدنا مدارالعلمین سے ملاقات نہیں کی حضرت نصیرالدین نے فرمایا مجھے ان سے ملنے کی کیا ضرورت ہے وہ بھی ولی ہیں اور میں بھی ولی ہوں۔ حضرت جان من جنتی کو یہ جملہ سخت نا گوار گزرا چنانچہ آپ نے اسی وقت ان کی کیفیت کو سلب کرلیا اور وہاں سے چل پڑے۔ جب سرکار قطب المدار کی خدمت میں پہونچے تو سرکار مدار پاک نے فرمایا جان من جنتی نصیرالدین کی باتوں نے تمہیں ملول (اداس) کردیا۔ آپ نے بوجہ ادب کوئی جواب نہیں دیا۔ تھوڑی دیر بعد نصیرالدین بھی بارگاہ مداریت میں حاضر ہوکر قدم بوس ہوئے اور پھر خاموشی کے ساتھ ایک گوشے میں بیٹھ گئے۔ حضور سیدنا زندہ شاہ مدار نے حضرت جان من جنتی کی طرف اشارہ فرمایا بعدہ حضرت محمد جمال الدین قدس سرہ نے وہ سلب کی ہوئی نعمت حضرت نصیرالدین کو واپس کردی۔ حضور زندہ شاہ مدار قدس سرہ نے یہاں سے دیگر ممالک میں تبلیغ دین فرماتے ہوئے اجمیر پہونچے۔ اجمیر پہنچ کر زندہ شاہ مدار قدس سرہ نے **حضرت محمد جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ اور آپ کے برادر حضرت سید احمد بادیہ پا کو** ''کوکلا پہاڑی'' پر چلہ کرنے کا حکم دیا اور خود کالپی کی طرف روانہ ہوگئے۔ آپ کی دینی خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہے۔ ہندوستان کی کئی مقامات پر آپ کے چلے بنے ہوئے ہیں۔ حضور سیدنا سید جمال الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلفاء کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ حضرت فخر الدین زندہ دل، حضرت سدھن سرمست، حضرت قطب محمد المعروف بہ قطب غوری علیہم الرحمہ آپ کے قابل ذکر خلفاء میں سے ہیں۔

آپ کا وصال پرملال ۱۴/محرم الحرام ۹۵۱ھ میں ہوا۔ مزار مبارک

ریاست بہار کے ضلع نالندہ کے قصبہ ہلسہ شریف جنتی نگر میں مرجع خلائق ہے۔
[جدید مدار اعظم، ص:۵۷/سوانح حیات زندہ شاہ مدار، ص:۲۰۹/۲۲۱]

سلسلۂ مداریہ میں ہے: ملنگان عظام کی جماعت کے امام اول شہنشاہ ترک وتجرید نازش فقر وتفرید حضور سیدنا محمد جمال الدین جانِ من جنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔آپ کی ولادت باسعادت پانچویں صدی ہجری میں ہوئی۔آپ کا مولدو مسکن شہر بغداد ہے۔آپ کے والد گرامی حضرت سیدنا محمود اور والدہ محترمہ حضرت بی بی نصیبہ رضی اللہ عنھما ہیں۔آپ تاجدار بغداد محبوب سبحانی حضور سیدنا سرکار غوث اعظم جیلانی قدس سرہ کے حقیقی بھانجے ہیں'' الخ۔
[سلسلۂ مداریہ، ص:۱۱۲]

علاوہ ازیں مولانا مفتی محمد رضا مصباحی (استاذ: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور) اپنی تصنیف ''نیپال میں اسلام کی تاریخ'' میں آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

''بُٹوَل'' گورکھپور سے قریب نیپال کا سرحدی شہر ہے وہاں سے ''مال بھاری'' جاتے ہیں اور پھر وہاں سے مداریہ پہاڑ پر چڑھتے ہیں۔مداریہ پہاڑ پر حضرت قطب المدار کی تین چلہ گاہیں ہیں۔ایک ذرا نیچے کی طرف ''مال بھاری '' کے مقام پر ہے اور دوسرا چلہ ''سات ماتھا پہاڑ'' کہلاتا ہے۔وہاں سے گزر کر چین کی طرف جانے والے راستہ سے اتر کر ایک جھیل کے کنارے بہت ہی پر فضا مقام ہے اس کے ایک طرف تیوری مندر ہے اور دوسری طرف مدار پاک کا چلہ،اسی کے قریب حضرت سید محمد جمال الدین جان من جنتی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی چلہ ہے۔یہاں ایک بہت بڑا اور نہایت قدیم درخت ہے،اس کا تنا نہایت ضخیم ہے۔تنے کے اندر ایک جگہ ہے جہاں بیٹھ کر حضرت جمال الدین جان من جنتی

رحمۃ اللہ علیہ مرید وخلیفہ حضرت سیدنا قطب المدار علیہ الرحمہ نے چلہ فرمایا ہے۔
[نیپال میں اسلام کی تاریخ، بابِ سوم، ص: ۱۴۷]
اس کے علاوہ آپ نے صفحہ نمبر: ۱۴۹ پر تحریر فرمایا ہے کہ حضرت سید جمال الدین جان من جنتی رحمۃ اللہ علیہ مرید وخلیفہ حضرت قطب المدار کا مزار پاک ہلسہ شریف جتی نگر میں پٹنہ سے ۴۸ /کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ انہوں نے برسہا برس تک مدار یہ پہاڑ پر چلہ کشی کی ہے۔ حضرت جان من جنتی کا شمار گروہ ملنگان کے سرداروں میں ہوتا ہے۔ آپ اس طبقہ کے سرخیل ہیں۔ حضرت قطب المدار سے مرید ہونے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ لاکھوں گم گشتگان راہ کو آپ کے ذریعہ اسلام کی دولت ملی۔ آپ سے اکتساب فیض کرنے والے اور بیعت ہونے والوں میں بڑے بڑے اجلہ علما ومشائخ ہیں۔ مثلاً حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت (ولادت: ۷۰۷ھ/ ۱۳۰۸ء، وصال: ۷۸۵ھ/ ۱۳۸۳ء)، حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی (ولادت: ۷۰۹ھ، وصال: ۲۸ /محرم الحرام ۸۰۸ھ/ ۱٤۰٤ء) آپ بارہ سال تک حضرت قطب المدار کی صحبت میں رہے۔ روم کی بندرگاہ پر حضرت قطب المدار نے آپ کو خرقۂ محبت عطا کیا۔

حضرت ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی، صاحب بحر مواج۔ قاضی سید صدر الدین محمد جونپوری، شیخ محمد لاہوری، حضرت سید قاضی مطہر مداری، حضرت مخدوم میر حسین معز بلخی (م ۸۲٤ھ) علیہم الرحمۃ والرضوان جیسی اسلام کی جلیل القدر ہستیاں آپ کے بادہ خواروں میں نظر آتی ہیں۔
[نیپال میں اسلام کی تاریخ، بابِ سوم، ص: ۱۴۹]

حضور سیدنا سید احمد بادیہ پا (برادر حقیقی حضور جان من جنتی قدس

سرہما) حضور قطب المدار ہی کے خلیفہ ہیں:

آپ (سیدنا سید احمد بادیہ پا) تاجدار بغداد محبوب سبحانی حضور سیدنا سرکار غوث اعظم جیلانی قدس سرہ کے حقیقی بھانجے اور حضرت سید محمود اور حضرت سیدہ بی بی نصیبہ کے راج دلارے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت پانچویں صدی ہجری میں شہر بغداد کے اندر ہوئی۔ آپ کو اجازت وخلافت کا شرف حضور سرکار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل ہے۔ جیسا کہ علامہ شیخ وجیہہ الدین اشرف علیہ الرحمہ اپنی تصنیف ''بحر زخار'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''آں نزہت آرائے چمن توحید آں تراوت پیرائے گلشن تجرید آں تاج بخش کش سلاطین وفقرا آں مشغول ہوائے دوست۔ سید احمد مشہور بہ بادیہ پا مرید سعید وخلیفۂ رشید شاہ مدار سید بدیع الدین قطب المدار است''۔

[بحر زخار، ص: ۹۹۰]

علاوہ ازیں حضرت علامہ سید شفیق صاحب قبلہ نے بھی ''تذکرۂ سید احمد باد پا'' میں تحریر فرمایا ہے کہ:

''سید احمد المعروف بہ میراں شاہ قدس سرہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار زندہ شاہ مدار کے اجل ومعتمد واخص الخواص خلیفہ ہیں''۔

[تذکرہ سید احمد باد پا رسلسلۂ مداریہ، ص: ۱۲۴]

علاوہ ازیں دورِ حاضر کے مشہور مصنف ومؤلف حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی استاذ مدرسہ شمس العلوم گھوسی مؤ نے بھی اپنی تالیف ''تذکرہ مشائخ عظام'' میں حضور سیدنا سید احمد بادیہ پا کو حضور سرکار مدار العلمین قدس سرہ کے نامور خلفا کی فہرست میں شمار کیا ہے۔

حضرت سید رکن الدین وسید شمس الدین' ان دونوں بھائیوں کو بھی

حضور قطب المدار قدس سرہ سے سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

''ثمراۃ القدس'' کے مصنف حضرت شیخ الشیوخ ملا کامل قدس سرہ کا یہ اقتباس بھی حضرت سیدنا سید میر رکن الدین حسن عرب وحضرت سیدنا سید میر شمس الدین حسن عرب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خلیفۂ حضور قطب المدار ہونے کا اعلان کر رہا ہے ملاحظہ فرمائیں:

''چوں سید بدیع الدین قطب المدار (در بغداد) تشریف فرما شدند واز غوث صمدانی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ملاقی شدند حضرت جمال الدین وسید احمد بادیہ پا ہمشیر زادگان حوالے شاہ مدار کردند کہ ایں مردماں از شما بہرہ مند خواہد بود ومیر رکن الدین حسن عرب ومیر شمس الدین حسن برادر زادگان حضرت غوث پاک خلفائے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ہستند''۔

یعنی جب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ بغداد تشریف لائے اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو حضرت غوث پاک نے اپنے بھانجے حضرت جمال الدین وسید احمد بادیہ پا کو حضرت مدار کے سپرد کیا اور فرمایا کہ یہ لوگ آپ سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں اور حضرت غوث پاک قدس سرہ کے بھتیجے حضرت میر رکن الدین حسن عرب اور حضرت میر شمس الدین حسن عرب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کے خلیفہ ہیں۔

ناظرین محترم! آپ مذکورہ بالا اقتباس میں بآسانی دیکھ سکتے ہیں کہ حضور عارف باللہ سیدنا ملا کامل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے کو خلیفۂ قطب المدار لکھا ہے۔

[مراءۃ مداری تحقیق ومحاسبہ، ص:۹۵]

حضور سیدنا سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

کتاب کنز السلاسل فی مجمع الافاضل'' کے مصنف شیخ سید علاؤالدین المسعودی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مذکورہ کتاب کے اندر سرکار غازی میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شجرۂ مداریہ اس طور سے درج فرمایا ہے ملاحظہ ہو!

(۱) حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ خلیفتہ
(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم۔ خلیفتہ
(۳) حضرت عبداللہ بردار۔ خلیفتہ
(۴) حضرت عین الدین شامی۔ خلیفتہ
(۵) حضرت شیخ طیفور شامی۔ خلیفتہ
(۶) حضرت سید بدیع الدین الحلبی قطب المدار۔ خلیفتہ
(۷) حضرت سید سالار مسعود غازی قدس اللہ اسرارہم۔

[کنز السلاسل، ص:۱۹]

عالم پناہ حضور سیدنا سید وارث علی شاہ دیوہ شریف قدس سرہ:

آپ کا ''شجرۂ مداریہ'' اس طرح ہے ملاحظہ ہو!

حضرت الحاج حافظ سید وارث علی شاہ دیوہ شریف، حضرت شاہ یتیم علی شاہ نوروز حیدرآبادی، حضرت شاہ طالب علی، حضرت شاہ بخشش علی، حضرت شاہ مسکین علی، حضرت شاہ نور علی، حضرت شاہ قائم علی، حضرت حیدر علی، حضرت شاہ کرم علی، حضرت شاہ دربار علی، حضرت شاہ بندہ علی، حضرت شاہ عبدالواحد، حضرت شاہ کمال، حضرت شاہ جمال، حضرت شاہ طبقات علی، حضرت شاہ عبدالغفور

گوالیاری، حضرت شاہ راجے، حضرت شاہ عبدالحمید، حضرت شاہ قاضی مطہر کلہ شیر ماورالنہری، حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضوان اللہ علیھم اجمعین۔
[گلزار وارث رجدید مدار اعظم، ص:۱۱۸]

حضور سرکار سکندر دیوانہ علیہ الرحمہ:

سلسلہ مداریہ، ص: ۲۷۳ / ۲۷۴ میں ہے: حضرت شیخ علاؤالدین مسعودی رحمۃ اللہ علیہ کہ جنہیں خانقاہ غازیہ مسعودیہ کی سجادہ نشینی کا بھی شرف حاصل ہوا ہے اور کئی بزرگوں کے سجادہ کے وارث ہوئے ہیں اور کتاب کنز السلاسل کو حضرت سیدنا وارث پاک عالم پناہ سرکار دیوی شریف اور حضرت مولانا فضل رحمن گنج مرادآبادی کی فرمائش پر تحریر فرمایا ہے اس کے اندر سرکار غازی پاک کے علاوہ آپ کے بھانجے حضرت سکندر دیوانہ کا بھی شجرہ مداریہ تحریر فرمایا ہے بلفظہ تحریر کرتا ہوں ملاحظہ ہو!

(۱) حضور رحمت للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ وخلیفتہ
(۲) حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔ وخلیفتہ
(۳) حضرت حسن بصری۔ وخلیفتہ
(۴) حضرت حبیب عجمی۔ وخلیفتہ
(۵) حضرت بایزید بسطامی۔ وخلیفتہ
(۶) حضرت سید بدیع الدین قطب المدار۔ وخلیفتہ
(۷) حضرت سید سکندر دیوانہ غازی المعروف بابا برھنہ۔
[کنز السلاسل، ص:۲۰]

حضرات ناظرین! سرکار غازی میاں قدس سرہ اور سرکار سکندر دیوانہ عرف بابا برہنہ قدس سرہ کا تعلق پانچویں صدی ہجری سے

ہے ان بزرگوں نے سبع سنابل کی تالیف سے مکمل پانچ صدی پیشتر حضور مدار پاک قدس سرہ سے بلا واسطہ اجازت وخلافت حاصل فرمائی اور فیضان مداریت کو عام وتام کیا اس مقام پر منکرین سلسلۂ مداریہ کے لیے میں اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ:

چمک رہا ہے زمانے میں آفتاب حلب
عدو سلسلہ اندھا دکھائی دیتا ہے

حضور سید شاہ محمد مقیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت علامہ صوفی وحید الحسن نقشبندی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''مشائخ گورکھپور'' میں آپ کا ذکر جمیل کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ''منازلِ سلوک سلسلۂ چشتیہ بہشتیہ قادریہ عالیہ نقشبندیہ طیبہ سہروردیہ اور مداریہ میں طے کیں اور روشن ضمیر ہوگئے، پیرومرشد آپ سے بے حد خوش رہتے تھے آخر کار ایک سعد گھڑی آئی، شب چہارم ماہ صفر ۱۱۷۱ھ میں خلافت نامہ در سلاسل اربعہ اور مداریہ آپ کو عطا فرمایا گیا''۔

[مشائخ گورکھپو، ص:۳۶]

حضرت سید میر ببر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ کے حالات مبارکہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت علامہ صوفی وحید الحسن نقشبندی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ ''حضرت سید میر ببر علی شاہ کے جد امجد نوابین اودھ کے عہد حکومت میں اطراف دلی سے گورکھپور تشریف لائے اور یہیں سکونت پذیر ہوگئے، آپ کی ولادت ۱۱ر رجب المرجب ۱۲۳۹ھ میں ہوئی، تعلیم وتربیت گھر پر ہوئی، اپنے والد ماجد حضرت حافظ سید ذوالفقار علی شاہ محدث بصیر رحمۃ اللہ علیہ سے خاندان سلاسل اربعہ اور مداریہ میں اجازت

وخلافت حاصل فرمائی تھی''۔

[مشائخ گورکھپور،ص:٦٥]

تارک السلطنت حضور سرکار مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کو بھی سلسلہ عالیہ مداریہ میں اجازت وخلافت حاصل تھی:

لطائفِ اشرفی میں حضرت سیدنا مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے خرقۂ خلافت کی پانچ قسمیں بیان کی ہیں جن میں پہلی قسم خرقۂ محبت ہے یعنی اگر کوئی بزرگ کسی بزرگ کو خرقۂ محبت عطا کرے تو وہ بھی خرقۂ خلافت ہے۔ چنانچہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ خرقۂ محبت کے ضمن میں بیان فرماتے ہیں کہ'' حرمین طیبین کا سفر میں نے حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار علیہ الرحمہ کے ساتھ کیا۔ بوقت واپسی میں نے انہیں شایان شان رخصت کیا اور حضرت بدیع الدین مدار پاک علیہ الرحمہ نے مجھے خرقۂ محبت (خلافت) عطا فرمایا''۔ اس طرح سلسلۂ مداریہ کی اشاعت کا باعث سلسلۂ اشرفیہ بھی ہوا کیوں کہ سلسلہ خلفا ہی سے جاری رہتا ہے۔

[لطائفِ اشرفی، حضرت سیدنا مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ رسعی آخر،ص:٢٨١،مصنف: غازی ملت علامہ سید ہاشمی میاں کچھوچھوی]

اب فیصلہ ناظرین کی صواب دید پر چھوڑا جاتا ہے کہ کیا تارک السلطنت سرکار مخدوم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس صریحی بیان کے بعد بھی سلسلۂ مداریہ کے جاری وساری ہونے میں کسی قسم کے چون وچرا کی گنجائش ہے؟ کیا سرکار مخدوم پاک سبع سنابل کے بعد ہوئے ہیں؟ کیا سرکار مخدوم پاک کو علم نہیں تھا کہ سلسلۂ مداریہ میں بیعت وخلافت گمرہی اور ضلالت ہے؟ اب جب کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خرقۂ محبت بھی خلافت کی ایک قسم ہے اور سرکار قطب المدار نے

حضرت سرکار مخدوم سمنانی کو خرقہ محبت سے سرفراز فرمایا ہے اس طرح سے سرکار مخدوم پاک بھی مدار پاک کے خلیفہ قرار پائے تو کیا اب بھی اجرائے سلسلہ مداریہ میں کسی کو مجال دم زدن ہے؟ علاوہ ازیں شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت مولانا سید علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے مطابق مدار پاک نے مخدوم پاک کو اپنے دوسلاسل کی بھی اجازت وخلافت مرحمت فرمائی۔ دونوں شجرے لطائف اشرفی میں بایں طور نقل ہیں۔

پہلا شجرۂ اشرفیہ مداریہ: حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کو حضرت بدیع الدین مدار سے ان کو شیخ عبداللہ شامی سے خلافت اوراجازت حاصل ہوئی ان کو شیخ عبدالاول سے ان کو شیخ امین الدین سے ان کو سیدنا امام علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ان کو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

جبکہ دوسرا شجرۂ اشرفیہ مداریہ: حضرت سید بدیع الدین مدار کو حضرت شیخ مکی سے ان کو حضرت شیخ طیفور شامی سے ان کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق سے ان کو سیدنا رسول مقبول علیہ السلام سے۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ سرکار مخدوم کچھوچھوی علیہ الرحمہ تو اجرائے سلسلہ مداریہ کا اعلان کررہے ہیں اور آج کے کچھ نام نہاد سنی بزعم خود محقق عصر بننے والے محض مدار دشمنی میں ان تمام دلائل وشواہد کو پردۂ خفا میں رکھتے ہوئے بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے کے لیے سلسلہ عالیہ مداریہ کو سوخت اور مشکوک قرار دے کر بزرگان دین کی عزت وعظمت سے کھلواڑ کررہے ہیں۔

میرے دینی بھائیو! بتاؤ کیا یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ تاجدار ولایت سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت میر بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ کے

پیدا ہونے سے کم سے کم تراسی سال پہلے حضور مخدوم المعلمین سرکار سمنانی رضی اللہ عنہ کو خلافت عطا فرمائیں اور اس واقعہ کے کم سے کم چار سوا کہتر سال بعد سبع سنابل میں یہ چھپ کر آئے کہ شاہ مدار نے کسی کو خلافت ہی نہیں دی اب آپ ہی بتایئے کہ کیا یہ سر پیٹ لینے کی بات نہیں ہے؟ کیا اس عظیم انکشاف کے بعد بھی سلسلۂ عالیہ مداریہ کے جاری وساری ہونے میں کوئی شک وشبہ ہے؟؟؟؟

علاوہ ازیں مصنفِ "مدار اعظم" نے "سلسلۂ اشرفیہ مداریہ" کو بایں طور تحریر فرمایا ہے ملاحظہ ہو!

سید عبدالحی اشرف، وجیہ الدین اشرف، تقی الدین اشرف، یحی اشرف، نعمت اللہ اشرف، جمال اشرف، شاہ محامد، مکی جعفر عرف شاہ محمود، شاہ عبدالرزاق، سید اشرف سمنانی کچھوچھوی، سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہانگشت، سید بدیع الدین احمد قطب المدار۔

[مدار اعظم، ص:۱۱۷، بحوالہ لطائف اشرفی وانوار اشرفی]

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نقشبندی:

مام ربّانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ القوی کی ذات گرامی ہندو پاک کے مسلمانوں کے لیے محتاج تعارف نہیں ہے پورا عالم اسلام آپ کے علم وفضل کا قائل ہے طریقت وتصوف میں آپ اعلیٰ مدارج پر فائز تھے۔ آپ کے مکتوبات آپ کی عبقریت پر حجت ہیں۔ بزرگان دین کے سلاسل عالیات میں آپ کو اجازت وخلافت حاصل تھی ان میں سلسلۂ عالیہ مداریہ بھی خصوصیت سے مذکور ہے چنانچہ خزینۃ الاصفیاء میں ہے کہ: حضرت شیخ مجدد اجازت تلقین درسلاسل مثل ہم سلسلۂ رفاعیہ ومداریہ کبرویہ وغیرہ وغیرہ علیحدہ علیحدہ از شیخ عبدالاحد پدر بزرگوار خود است" حضرت شیخ مجدد الف ثانی

قدس سرہ کو سلسلہ رفاعیہ ومداریہ کبرویہ وغیرہ میں تلقین فرمانے کی اجازت وخلافت آپ کے والد بزرگوار شیخ عبدالاحد قدس سرہ سے ہے“[خزینۃ الاصفیاء ،ج:اول،ص:۲۰۹/۲۱۱]

حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ کا شجرۂ مداریہ اس طرح ہے:

شیخ احمد فاروقی سرہندی ان کو اجازت وخلافت حاصل ہوئی ان کے والد بزرگوار شیخ عبدالاحد بن زین العابدین سے ان کو اپنے پیرومرشد شیخ رکن الدین سے ان کو اپنے والد ماجد شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے ان کو اپنے پیر درویش محمد بن قاسم اودھی سے ان کو سید بڈھن بہرائچی سے ان کو اپنے والد ماجد سید اجمل بہرائچی سے ان کو حضرت قطب الاقطاب سید بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ تعالیٰ سرہ سے الخ

[تذکرۃ المتقین،ص:۱۷۴]

مکتوبات شریف سوانح حیات کے کالم میں آپ کا شجرۂ مداریہ اس طرح درج ہے:

سید اجمل شاہ ،بدیع الدین قطب المدار شیخ ،طیفور شامی، شاہ عین الدین شامی، یمین الدین شامی، عبداللہ علمبر دار، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم (بہر دو واسطہ) جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

[مکتوبات دفتر اول جواہر مجددیہ،حصہ: دوم،ص:۶۰]

علاوہ ازیں آپ کا”شجرۂ مداریہ“مصنفِ”مدار اعظم“نے اس طرح بھی تحریر فرمایا ہے ملاحظہ ہو!

شیخ احمد فاروقی سرہندی ، شیخ عبدالاحد، رکن الدین، شیخ عبدالقدوس گنگوہی،حضرت درویش محمد قاسم اودھی،شاہ بڈھن بہرائچی ، سیدشاہ اجمل بہرائچی،حضرت سید قطب المدار رضی اللہ عنہ۔[جدید مدار اعظم،ص:۱۱۸]

اسکے علاوہ: آپ سے متعلق حضرت غلام فریدا کرمی پاکستانی رقمطراز ہیں کہ حضرت امداداللہ مہاجر مکی ارشادفرماتے ہیں کہ حضرت مجددالف ثانی کوسلسلہ چشتیہ،قادریہ،سہروردیہ،کبرویہ،مداریہ اورقلندریہ کی اجازت وخلافت اپنے مرشد شیخ عبدالاحد سے اوران کواپنے مرشد شیخ رکن الدین سے اوران کواپنے مرشد شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے حضرت سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تک حاصل تھی!

[کلیات امدادیہ،ص:۷۶رشان قطب المدار،ص:۹،اردوبازارحیدرآبادسندھ پاکستان]

حضرت غلام علی نقشبندی مجددی دہلوی علیہ الرحمہ حضور مجددالف ثانی امام ربّانی کے احوال بیعت اور حصول نسبت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ ''اولا بیعت از والد ماجد خود در خاندان عالی شان چشتیہ نمودہ بودند واجازت وخلافت ایں خاندان یافتہ بودند بلکہ از والد بزرگوار اجازت طریق دیگر مثل سہروردیہ وکبرویہ وقادریہ وشطاریہ ومداریہ ہم یافتہ بودند''۔

پہلے خاندان عالیشان چشتیہ میں اپنے والد بزرگوار سے بیعت تھے اور اس خاندان سے آپ کو اجازت وخلافت حاصل تھی بلکہ والد بزرگوار سے دوسرے طریق مثلاً سہروردیہ، کبرویہ، قادریہ، شطاریہ اور سلسلۂ مداریہ کی بھی اجازت وخلافت آپ کوحاصل تھی۔

[درالمعارف ملفوظات حضرت غلام علی نقشبندی علیہ الرحمہ،ص:۱۲۳،مؤلف شاہ رؤف احمد مجددی مطبوعہ وقف الاخلاص استنبول ترکی]

حضرت خواجہ آدم بنوری علیہ الرحمہ:

ولی سبحانی شیخ نورانی خلیفۂ امام ربّانی حضرت خواجہ سید آدم بنوری علیہ رحمۃ اللہ الباری۔ آپ کا نام سید آدم تھا۔ بنور کے رہنے والے تھے جو سرہند کے ضلع میں ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ جب عمرِ بلوغ کو پہنچے تو کسب معاش کی خاطر سپہ گری کی نوکری کی لیکن حُبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی کشش نے ملازمت غیر سے سبکدوش کر دیا اور سلوک وتصوف کی تعلیم وتربیت کے لئے بہلول پور میں عارف باللہ حضرت حاجی خضر قدس سرہ متوفی 1052ھ کے دامن فیض سے وابستہ ہوئے جو سلسلۂ قادریہ چشتیہ میں حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی علیہ الرحمہ سے مستفیض تھے۔ حضرت شیخ عبدالاحد قادریہ وچشتیہ میں حضرت شاہ رکن الدین گنگوہی کے خلیفہ تھے حضرت حاجی خضر قدس سرہ نے حسب استعداد تعلیم و تربیت کے بعد امام ربّانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ تربیت میں شامل کر دیا جہاں حضرت مجدد صاحب قدس سرہ نے اپنے فیض صحبت اور کمال توجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں کامل ومکمل ولی اور خدا شناس بنا کر سلاسل قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، صابریہ، شطاریہ، مداریہ، سہروردیہ کی اجازتیں مرحمت فرما کر قطب الاقطاب کے درجۂ عالیہ پر فائز فرمایا۔

[ماہنامہ آستانہ دہلی، اکتوبر ۱۹۷۰ء، ص: ۵۷]

خاندان مجدد میں سلسلۂ مداریہ:

تصوف کی مشہور ومعروف کتاب ''درالمعارف'' کے مرتب ومؤلف جناب شاہ رؤف احمد قدس سرہ ہیں۔ آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: حضرت شاہ رؤف احمد ابن حضرت شعور احمد ابن حضرت محمد اشرف ابن حضرت شیخ رضی

الدین ابن حضرت شیخ زین العابدین ابن حضرت شیخ محمد یحیی ابن حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) ولادت ۱۲۰۱ھ میں ہے۔آپ مرید ہیں شیخ دوراں جناب فیض بخش الملقب بہ حضرت شاہ درگاہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وہ مرید وخلیفہ ہیں سید شاہ قطب الدین محمد اشرف حیدر حسن بن عنایت اللہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے وہ مرید وخلیفہ ہیں قیوم زماں خواجہ محمد زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاہ رؤف احمد علیہ الرحمہ کو اپنے پیرو مرشد شاہ درگاہی علیہ الرحمہ سے چھ ۶ /سلسلوں میں اجازت وخلافت حاصل تھی، قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، صابریہ ونظامیہ، سہروردیہ، کبرویہ اور مداریہ۔

جیسا کہ ''درالمعارف'' کی عبارت میں اس طرح ہے: مصافحہ بیعت درخاندان قادریہ بدست مبارک آنجناب فرمودہ تا پانزدہ سال کسب فیوض وبرکات از پیرومرشد خود نمودہ باجازت تعلیم طریقہ مشرف شدند بلکہ باجازت تعلیم طریقہ مشرف شدند بلکہ در شش خاندان یعنی قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، صابریہ، نظامیہ سہروردیہ کبرویہ ومداریہ مجاز گشتند۔

یعنی خاندان قادریہ میں آپ نے اپنے پیر موصوف سے مصافحہ بیعت حاصل فرما کر پندرہ ۱۵ / سال تک ان سے فیوض وبرکات کسب کر کے طریقت کی تعلیم کی اجازت سے مشرف ہوئے بلکہ چھ ۶ / خاندان یعنی قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، صابریہ ونظامیہ، سہروردیہ، کبرویہ اور مداریہ میں خلیفہ ومجاز ہوئے۔

[درالمعارف، ص: ۱۶۰، مطبوعہ ترکی]

شاہ درگاہی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضرت شاہ عبداللہ دہلوی معروف بہ شاہ غلام علی نقشبندی سے بھی آپ کو ان مذکورہ تمام سلاسل میں اجازت وخلافت حاصل ہوئی چنانچہ درالمعارف میں ہے کہ: بخرقہ خلافت

واجازت تعلیم طریقت قادریہ ونقشبندیہ وچشتیہ وسہروردیہ وکبرویہ ومداریہ مشرف شد''۔

یعنی شیخ غلام نقشبندی سے طریقہ قادریہ ونقشبندیہ وچشتیہ وسہروردیہ وکبرویہ ومداریہ کی خلافت واجازت سے آپ مشرف ہوئے۔

[درالمعارف، ص:۱۶۰]

علاوہ ازیں یہ بھی تحریر ہے کہ: باجازت مطلقہ وخلافت عامہ ہر ہفت خاندان عالیشان یعنی شش معہ سلسلہ قلندریہ سرفراز گشتند۔

یعنی چھ ٦ / خاندان مذکورہ کے ساتھ ساتھ ساتواں خاندان سلسلۂ قلندریہ یعنی ان ساتوں خاندان عالیشان میں اجازت مطلقہ وخلافت عامہ سے آپ سرفراز ہوئے۔

[درالمعارف، ص:۱۶۰]

مرزا مظہر جانِ جاناں واحمد سعید دہلوی:

صاحب ''تذکرۃ المتقین'' آپ کا شجرۂ مداریہ اس طرح تحریر کرتے ہیں: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عبداللہ علمبردار، حضرت شیخ یمین الدین شامی، حضرت عین الدین شامی، حضرت شیخ طیفور شامی، حضرت بدیع الدین شاہ مدار، حضرت سید اجمل بہرائچی، حضرت سید بڈھن بہرائچی، حضرت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی، حضرت عبدالقدوس گنگوہی، حضرت شیخ عبدالاحد، حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ محمد سعید، حضرت عبدالاحد شاہ گل، حضرت شیخ محمد عابد، حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں، حضرت عبداللہ المعروف بغلام علی شاہ، حضرت شاہ ابوسعید حضرت شاہ احمد سعید۔

[تذکرۃ المتقین، ص:۱۷۱]

حضرت شاہ عبدالرزاق قدس سرہ:

کتب تصوف میں آپ کا ''شجرۂ مداریہ'' اس طرح مذکور ہے: شاہ عبدالرزاق، حضرت شاہ عبداللہ گورکھپوری، حضرت شاہ عباداللہ لنھونوی، حضرت شاہ گلزار کشنوری، حضرت مولوی سید ابوالحسن نصیر آبادی، حضرت مولوی مراداللہ تھانیسری، حضرت مولوی نعیم شاہ گل، حضرت خواجہ محمد سعید، حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی، حضرت شیخ عبدالاحد، حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی، حضرت عبدالقدوس گنگوہی، حضرت درویش محمد قاسم اودھی، حضرت سید شاہ بڈھن بہرائچی، حضرت سید اجمل بہرائچی، حضرت بدیع الدین شاہ مدار، حضرت طیفور شامی الخ

[تذکرۃ المتقین، ص:۱۷۲]

حضرت محمد شیر شاہ پیلی بھیتی علیہ الرحمہ:

واضح رہے کہ حضرت محمد شیر میاں پیلی بھیتی ایک مُعَمَّر ومُرتاض بزرگ گزرے ہیں محدث سورتی حضرت علامہ مولانا وصی احمد صاحب علیہ الرحمہ بھی آپ کے گھر تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ نے اپنا سلسلۂ مداریہ حضرت مولانا سید امیر حسن صاحب مداری قدس سرہ صاحب تذکرۃ المتقین کو اس طرح لکھوایا ہے:

فقیر محمد شیر نسبت بیعت وارتباط صحبت واجازت از حضرت قبلہ احمد علی شاہ صاحب وایشاں راازحضرت قبلہ درگاہی شاہ صاحب رامپوری وایشاں راازحضرت قبلہ شاہ حافظ جمال اللہ صاحب رامپوری وایشاں راازحضرت قبلہ قطب الدین صاحب مدفون مدینہ منورہ وایشاں راازحضرت قبلہ خواجہ زبیر وایشاں راازحضرت

حضرت قبلہ محمد نقشبند وایشاں راازحضرت قبلہ خواجہ معصوم وایشاں راازحضرت قبلہ شیخ عبدالاحد وایشاں راازحضرت قبلہ شیخ رکن الدین گنگوہی وایشاں راازحضرت قبلہ عبدالقدوس گنگوہی وایشاں راازحضرت قبلہ شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی وایشاں راازحضرت قبلہ سید شاہ بڈھن بہرائچی وایشاں راازحضرت قبلہ سید اجمل بہرائچی وایشاں راازحضرت سید بدیع الدین شاہ مدار مکنپوری الخ۔

یعنی جناب محمد شیر میاں پیلی بھیتی علیہ الرحمہ جن سے دور حاضر میں سلسلۂ شیریہ مشہور ہے آپ کو بیعت وصحبت اور اجازت وخلافت کا شرف حضرت قبلہ احمد علی شاہ صاحب سے حاصل ہے انہیں قبلہ درگاہی شاہ صاحب رامپوری سے انہیں قبلہ حافظ جمال اللہ شاہ رامپوری سے انہیں حضرت قبلہ قطب الدین (مدفون مدینہ منورہ) سے انہیں حضرت قبلہ محمد نقشبند سے انہیں حضرت قبلہ خواجہ معصوم سے انہیں حضرت قبلہ شیخ مجدد الف ثانی سے انہیں حضرت قبلہ شیخ رکن الدین گنگوہی سے انہیں حضرت قبلہ شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے انہیں حضرت قبلہ شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی سے انہیں حضرت قبلہ سید شاہ بڈھن بہرائچی سے انہیں حضرت قبلہ سید اجمل بہرائچی سے انہیں حضرت قبلہ سیدنا شیخ سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مکنپوری سے الخ۔

[تذکرۃ المتقین،ص:۱۷۲/ ۱۷۳]

مولانا احمد حسن کانپوری:

واضح رہے کہ آپ (مولانا احمد حسن کانپوری) حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے مرید وخلیفہ گزرے ہیں۔آپ اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ سلسلۂ عالیہ مداریہ میں فقیر احمد حسن عفی عنہ کونسبت بیعت حاصل ہے۔حاجی الحرمین حاجی امداد اللہ چشتی مداری سے انہیں مولانا ومرشدنا حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانوی

سے انہیں شیخ المشائخ حاجی شاہ عبدالرحیم ولایتی سے اور انہیں شاہ عبدالباری سے اور انہیں شاہ محمدی سے اور انہیں شاہ محب اللہ الہ آبادی سے اور انہیں شیخ ابو سعید سے اور انہیں شیخ نظام الدین سے اور انہیں شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی سے اور انہیں سید بڈھن بہرائچی سے اور انہیں سید اجمل بہرائچی سے اور انہیں امام طریقت برہان الحقیقت حضرت شیخ بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار سے اور انہیں طیفور شامی سے الخ

[تذکرۃ المتقین، ص:۱۷۰]

حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الباری:

آپ کی شخصیت علمائے ہندو پاک میں محتاج تعارف نہیں ہے، ماضی قریب کے بزرگوں میں آپ کا نام نامی اسم گرامی بڑی عزت وعظمت واحترام سے لیا جاتا ہے۔ اکابرین علماء کی ایک بڑی جماعت آپ سے فیض یافتہ ہے۔ پچھلی صدی کے صوفیاء میں آپ اپنی الگ پہچان وشان رکھتے ہیں۔

آپ حضرت شاہ محمد آفاق علیہ الرحمہ کے مرید اور جانشین اور خلیفہ گزرے ہیں۔ حضرت شاہ محمد آفاق علیہ الرحمہ اپنے وقت کے بہت بلند مرتبہ والے بزرگ تھے جب مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ ان کے پاس بیعت ہونے کے لیے گئے تو انہیں پہلے ہی سے پتہ چل گیا تھا کہ آنے والی ذات کون ہے؟ اور کس بلندی پر فائز ہے؟ آپ نے اپنے خلفاء ومرین کو حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ کا خیر مقدم کرنے کے لیے دور تک روانہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس ایک ایسی ہستی آرہی ہے کہ جس کی مریدی میرے لیے باعث فخر ہوگی ایسی شخصیت کا ظہور کئی صدیوں کے بعد ہوا کرتا ہے حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی علیہ

الرحمہ حاضر بارگاہ کرم ہوئے تو حضرت آفاق علیہ الرحمہ آگے بڑھے اور سینے سے لگایا اور بیعت کرنے کے بعد اپنے گھر لے گئے اور گھر لے جا کر اپنی شہزادی صاحبہ اور اپنے داماد حضرت مولانا شاہ عبد الغنی علیہ الرحمہ سے فرمایا کہ مولانا شاہ فضل الرحمن کو نظر پیش کرو یہ وہ ہیں جن کو حاصل کرنے کی کوشش بہت بزرگوں نے کی مگر اللہ نے یہ خاص کرم ہم پر فرمایا ان کا ہمیں بہت انتظار تھا اور تمام عالم ان کے دریائے فیض ورحمت ونعمت سے سرفراز ہوگا۔

[سہ ماہی امجدیہ گھوسی، مئو، یوپی، اکتوبر مارچ، ۲۰۱۴ء، ص: ۹۶]

آپ کی بارگاہ عالیہ میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کی حاضری:

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رمضان کے مہینے میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی سے ملاقات کے لئے گنج مرادآباد گئے چونکہ آپ کے دادا جان حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی سے مرید تھے جب آپ گنج مرادآباد پہنچے تو آپ نے مولانا بابا کے خادم سے عرض کیا کہ وہ حضرت مولانا صاحب سے ملنا چاہتے ہیں تو خادم نے مولانا شاہ فضل الرحمن کو اطلاع دی مولانا شاہ فضل الرحمن نے خادم سے فرمایا **احمد رضا** سے کہہ دو کہ اس فقیر کے پاس کیا لینے آئے ہو ان کے دادا عالم (یعنی رضا علی خان) اور ان کے والد عالم (یعنی نقی علی خان) اور وہ خود عالم خادم نے یہ ماجرہ امام احمد رضا فاضل بریلوی کو بتایا تو امام احمد رضا فاضل بریلوی نے پھر گزارش کی اس بار حضرت نے ان کو بلالیا ملنے کے بعد امام احمد رضا فاضل بریلوی نے مولانا شاہ فضل الرحمن سے میلاد شریف کے بارے میں پوچھا اس پر حضرت مولانا صاحب نے ان سے پوچھا کہ تم میلاد شریف کو کیا سمجھتے ہو؟ اس پر حضرت امام احمد رضا خان صاحب نے جواب دیا کہ میں میلاد شریف کو مستحب جانتا ہوں اس پر حضرت

مولانا شاہ فضل الرحمن علیہ الرحمہ نے ان سے کہا کہ میں سنت مانتا ہوں کیونکہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جب جہاد میں تشریف لے جاتے تھے تو وہ کفار سے کیا کہتے تھے یہی نہ کہ مکہ معظّمہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآن پاک اتارا انہوں نے معجزے دکھائے اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ فضائل عطا فرمائے محفل میلاد میں بھی یہی سب بیان ہوتا ہے اور فرق صرف اتنا ہے کہ تم اپنی محفل میں لڈو بانٹتے ہو اور صحابۂ کرام اپنے سر بانٹتے تھے اس کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ نے کچھ نصیحت کرنے کو کہا تو اس پر حضرت نے فرمایا کہ کسی کو کافر کہنے میں جلدی نہ کیا کرو اس پر امام احمد رضا فاضل بریلوی نے دل میں سوچا کہ میں تو ان لوگوں کو کافر کہتا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں یہ بات مولانا فضل الرحمن کو کشف سے پتہ چل گئی اس پر آپ نے امام احمد رضا فاضل بریلوی سے کہا کہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں ادنیٰ حرف گستاخی کرے بلاشبہ وہ کافر ہے اور اس کے بعد آپ نے اپنی کلاہِ مبارکہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کو عطا کی اور فرمایا کہ جس طرح یہ ٹوپی چمک رہی ہے اے احمد رضا اسی طرح تم دنیا میں چمکو گے۔

[سہ ماہی امجدیہ گھوسی، مؤ، یوپی، اکتوبر/مارچ، ۲۰۱۴ء، ص:۹۶]

گنج مرادآباد کے بزرگوں کا دارالنور مکنپور شریف برابر آنا:

دارالنور مکنپور شریف سے گنج مرادآباد تقریباً نو/۹ کوس کے فاصلہ پر شمال میں واقع ہے اس لیے گنج مرادآباد کے بزرگوں کا مکنپور شریف برابر آنا جانا رہتا ہے۔ اتنا قریب رہ کر فیضانِ مداریت سے مستفیض ہونا بہت سہل تر ہے اس لیے خانقاہ رحمانیہ کے متعلقین ومتوسلین مداریت کی برکات وحسنات سے

کیسے محروم رہتے۔ آپ نے اپنا شجرۂ مداریہ حضرت مولانا سید امیر حسن جعفری المداری علیہ رحمۃ اللہ الباری کو اس طرح نقل کرایا ہے:

(۱) حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی (۲) حضرت محمد آفاق (۳) حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین (۴) حضرت خواجہ محمد زبیر (۵) حضرت خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی (۶) حضرت خواجہ محمد معصوم (۷) حضرت خواجہ شیخ احمد فاروقی مجدد سرہندی (۸) حضرت شیخ عبد الاحد (۹) حضرت شیخ رکن الدین (۱۰) حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی (۱۱) حضرت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی (۱۲) حضرت شاہ بڈھن بہرائچی (۱۳) حضرت سید شاہ اجمل بہرائچی (۱۴) حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مکن پوری رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ [تذکرۃ المتقین، ص:۱۷۶]

حضرت سیدنا حسام الدین اصفہانی قدس سرہ:

حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلفائے باوقار کے اسمائے گرامی میں عمدۃ الواصلین زبدۃ الکاملین حضرت سیدنا مولانا حسام الدین اصفہانی سلامتی قدس سرہ کا اسم گرامی نہایت ہی مشہور ومعروف ہے۔ آپ ہندوستان کے ذی افتخار اور باوقار علما میں سرفہرست ہیں۔ سلطان ابراہیم شرقی جونپوری کے عہد حکومت میں ذی منصب و بامقام عالم تھے۔ تحفۃ الابرار میں ہے کہ آپ بہت ہی تیز طبع دانشور تھے۔ اچانک آپ حضور سیدی قطب المدار کی محبت میں اسیر ہو گئے۔ ہوا یہ کہ ایک مرتبہ خلوت خاص کے وقت جبکہ ہم نشینوں اور خلفا کو بھی قرب صحبت کی مجال نہیں ہوتی تھی آپ غلبۂ شوق میں دیوانہ وار بے اختیار خلوت خانۂ قطب المدار میں داخل ہو گئے۔ حضرت قطب المدار نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! کوئی بے ادب خدا تک نہیں

پہونچا۔حضرت حسام الدین قدس سرہ نے عرض کیا:حضور اس وقت میں ادب سے کام لیتا تو یقیناً اللہ کے جمال سے محروم رہ جاتا۔اب جبکہ میں نے ادب کو ترک کردیا خدا تک رسائی ہوگئی۔

حضورسیدنا قطب المداراس جواب سے خوش ہوئے،ارشاد فرمایا:سلامتی سلامتی!یہ لقب اسی دن سے آپ پر چسپاں ہوگیا۔

ع سلامتی نشوی تا ملامتی نشوی

حضرت مولانا حسام الدین سلامتی کو ہی یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ نے حضورسیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔آپ کے بڑے بڑے خلفائے باوقار ہوئے جنہوں نے فیضانِ مداریت کو لوگوں میں تقسیم فرمایا۔انہیں خلفائے ذوی الاحترام میں سے حضرت شیخ علاؤالمنیری قدس سرہ ہیں جو شیخ قاضن شطاری کے لقب سے مشہورو معروف ہیں۔آپ سے حاجی حمید الدین بن شمس الدین نے اوران سے نعمت اللہ چشتی نے اوران سے شیخ قاسم صدیقی نے فیضان مداریت حاصل کیا۔

حضرت مولانا حسام الدین سلامتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ۹ر ربیع الاول ۸۴۰ھ ہجری میں ہوا۔جیسا کہ فارسی اشعار سے آپ کی تاریخِ وصال اس طرح نکلتی ہے۔

قطب فلک جہان جبروت
لاہوت معارف منیعہ
پیرش قطب المدار عالم
دادش زسلامتی ذریعہ
آں شاہ حسامِ دین ودنیا

کش ہشت منقب رفیعہ
پدرش حسن است حسینی الاصل
او بودہ دراصفہان ضیعہ
القصہ نہم ربیع الاول
چوں رفت بجنت وسیعہ
تاریخش را چنیں خرد گفت
او بودہ خلیفۂ بدیعہ
۸۴۰ھ

[تذکرۃ المتقین، ص: ۱۵۴ / جدید مدار اعظم، ص: ۹۳ / سوانح حیات زندہ شاہ مدار، ۱۳۶/۱۳۷]

تاجدار ولایت شہنشاہ ملنگاں سیدنا سید خواجہ خاکی شاہ ملنگ قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

ولادت مبارکہ: آپ کی ولادت باسعادت ریاست بہار کے معروف ومشہور ضلع سیتامڑھی سے متصل موضع ''بریارپور شریف'' میں ۸۹۲ھ ہجری میں ہوئی۔

اسم مبارک: آپ کا نام نامی اسم گرامی سید خواجہ خاکی شاہ ملنگ قدس سرہ ہے۔

والد ماجد: آپ کے والد محترم کا نام نامی اسم گرامی حضرت سیدنا الشاہ سید بشارت علی شاہ قدس سرہ ہے۔

آپ کا شجرۂ جدیہ: سید خاکی شاہ ملنگ بن سید بشارت علی شاہ بن سید چراغ علی شاہ بن سید حسن شاہ بن سید علی شاہ بن سید شجاعت علی شاہ بن سید جمال شاہ بن سید رفاقت علی شاہ بن سید ابراہیم شاہ بن سید قمر علی عرف کمرلّی

شاہ بن سید حسین شاہ بن سید ابو یوسف احمد شاہ بن سید ابو احمد علی شاہ بن سید نصیرالدین شاہ بن سید نظام الدین شاہ بن سید رکن الدین شاہ بن سید نجم الدین ابو احمد شاہ بن سید قطب علی شاہ بن سید ابو یوسف حسن شاہ بن سید محمد اسمٰعیل شاہ بن سید ابوجعفر ابراہیم بن سید ابوعبداللہ محمد بن سید ابومحمد الحسین بن سید ناعبداللہ ابوابراہیم بن سید نا امام علی نقی بن سید نا امام محمد تقی بن سید نا امام علی رضا بن سید نا امام موسیٰ کاظم بن سید نا امام جعفر صادق بن سید نا امام محمد باقر بن سید نا امام زین العابدین بن سید نا امام حسین بن امیر المومنین سید نا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ورضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تعلیم وتربیت: آپ کی تعلیم وتربیت گھر پر ہی ہوئی آپ عربی وفارسی کے عالم بے بدل تھے آپ نے تمام علوم اپنے والد بزرگ وار سیدنا الشاہ سید بشارت علی شاہ قدس سرہ کی خدمت میں رہ کر حاصل کیا۔

بیعت وخلافت: آپ نے تمام علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد والد ماجد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے خلیفۂ قطب المدار حضور سیدنا سید محمد جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ العزیز کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ہی کی خدمت میں کافی دنوں تک رہ گئے یہاں تک کہ حضور جان من جنتی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنا مرید بنایا اور سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرما کر خدمت دین کے لیے آپ کو اپنے علاقے میں بھیج دیا جب آپ نے شہر سیتامڑھی میں قدم رکھا تو ہر چہار جانب کفر وشرک کا اندھیرا چھایا ہوا تھا ہر طرف لوگ پتھروں اور دیوی دیوتاؤں کی عبادت میں مصروف تھے۔آپ سب سے پہلے شہر سیتامڑھی سے ۳۰ کلومیٹر کی دوری پر جنوب میں واقع موضع موہنی تشریف لائے اور یہاں آپ نے اپنے لیے ایک خاص جگہ متعین فرمائی اور دن رات بس اللہ اللہ کی

صدائیں بلند کرنے لگے مخلوق خدا آپ کے حضور حاضر ہوتی اپنی پریشانی ومصیبت لیکر آتی اور شفاء کاملہ پاکر واپس ہوجاتی آپ سے مخلوق خدا بے حد محبت والفت کرنے لگی نیز آہستہ آہستہ آپ پر اپنی جانیں قربان کرنے لگی پھر آپ انہیں اللہ ورسول کا پیغام پہونچا کر داخل اسلام فرماتے اور وہ جملہ حضرات آپ کے دست حق پر بیعت ہوکر کامل مومن ہوجاتے اس طرح آپ نے دین وسنیت کا بہت بڑا کام کیا۔آپ سے کئی کرامتوں کا ظہور بھی ہوا آپ اپنے تقوی وتقدس کی بنا پر آج بھی مشہور ہیں عبادت وریازت میں کامل تھے، اخلاق وعادات میں یگانۂ عصر تھے کشف وکرامات وخوارق عادات اکثر آپ سے سرزد ہوئے، یہاں تک کہ عالم جوانی ہی سے نور ہدایت آپ کی پیشانی سے چمکتا تھا خدائے پاک نے آپ کو جمال صوری وکمال معنوی دونوں سے ممتاز کیا تھا آپ سے سلسلۂ مداریہ کا کافی فروغ ہوا ہے راقم الحروف نے اپنی بستی کے مسلم وغیر مسلم اور علاوہ ازیں کئی عمر دراز بزرگوں سے سنا ہے کہ جب آپ حبس دم مارتے تو کئی کئی مہینے مارے ہی رہ جاتے یہ دیکھ کر ہندوؤں کے بڑے بڑے پنڈت آپ کے قدموں میں گر کر مشرف بہ اسلام ہوجاتے۔ جب آپ نے یہاں اسلام وسنیت کا پرچم لہرا دیا تو پھر شہر سیتامڑھی سے متصل مشرق وشمال کی طرف ایک قصبہ بریارپور ہے جو آپ کی جائے پیدائش بھی ہے وہاں تشریف لے گئے اور وہاں بھی جاکر آپ نے بس خوف خدا ویاد الٰہی میں اللہ اللہ کی صدائیں بلند کرنے لگے یہاں بھی کافی لوگ آپ کے دست حق پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپ کی بیعت میں داخل ہوگئے۔

اولاد کرام: آپ نے پوری زندگی مجردانہ طور پر گزاری ہے یعنی زندگی بھر شادی نہیں فرمائی اس لیے آپ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔آپ کی نسل آپ کے برادر محترم حضرت سیدنا سید محمد شافی شاہ مداری قدس سرہ القوی سے چلی ہے

۔بڑے بڑے امراء وسلاطین اور بزرگوں نے آپ کی مقدس بارگاہ میں حاضری دی ہے کئی بار حضور سیدنا سید رحمت علی شاہ ملنگ المعروف ''ملنگ بابا '' آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور فیوض وبرکات سے بہرہ ور ہوئے۔

خلفائے کرام : آپ کے خلفاء وغیرہم کی تفصیل دستیاب نہ ہوسکی۔

تاریخِ وصال : آپ کا وصال ۱۰۵۳ھ ہجری کو بریارپور شریف میں ہوا یعنی آپ نے کم وبیش ۱۶۱ سال باحیات رہے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔

مزارمقدس : آپ کا مزار پاک بریارپور کے قبرستان میں اتر وپچھّم کی جانب سے آج بھی مرجع خلائق ہے۔

بابائے قوم وملت حضور سیدنا داتا سید محمد رحمت علی شاہ ملنگ قدس سرہ کو بھی سلسلہء مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

اسم شریف: آپ کا نام نامی اسم گرامی سید رحمت علی شاہ ملنگ قدس سرہ ہے۔

والد گرامی: آپ کے والد ماجد کا نام سید عبدالجلیل شاہ قدس سرہ ہے جو کہ عبادت گزار صوفی باصفا ولی صفت بزرگ تھے۔

ولادت باسعادت : آپ کی ولادت باسعادت ریاست بہار کے ضلع مظفر پور (جو فی الوقت سیتامڑھی ہے) موضع موہنی ۱۷۹۱ھ ہجری میں ہوئی۔

آپ کا شجرۂ جدیہ: سید رحمت علی شاہ ملنگ بن سید عبدالجلیل شاہ بن سید یعقوب شاہ بن سید عبدالسبحان شاہ بن سید اسحق شاہ بن سید عبداللہ شاہ بن سید محمد شاہ بن سید زین الدین شاہ بن سید احمد شاہ بن سید علی شاہ بن سید قیام الدین شاہ بن سید صدر الدین شاہ بن سید رکن الدین شاہ بن سید نظام الدین شاہ بن سید

قاضی علی الغزنوی بن سید رشید الدین شاہ بن سید یوسف شاہ بن سید عیسیٰ شاہ بن سید حسن شاہ بن سید ابوالحسن احمد بن سید ابوجعفر محمد بن سید قاسم بن سید ابومحمد عبد اللہ بن سید حسن الجواد الاموری بن سید محمد ثانی بن سید ابومحمد عبداللہ الاشتر بن سیدنا مہدی ذوالنفس الذکیہ بن سیدنا عبداللہ المحض بن سیدنا حسن مثنیٰ بن سیدنا امام حسن بن امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ورضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

بیعت وخلافت: آپ ملنگان عظام کی جماعت کے امام اول شہنشاہ ترک وتجرید نازش فقر وتفرید حضور سیدنا وآقانا سید محمد جمال الدین المعروف بہ جان من جنتی قدس سرہ کے مرید وخلیفہ ہیں۔

فضائل وکمالات: قدوۃ الاولیا، زبدۃ الاصفیاء شیخ المشائخ ،عاشق محبوب رب العالمین، واقف اسرار خفی وجلی ،سراج الاصفیاء والاولیاء حضور سیدنا سید محمد رحمت علی شاہ المعروف بہ ملنگ بابا قدس سرہ آپ سلسلۂ عالیہ مداریہ کے عظیم مبلغ وبزرگ گزرے ہیں۔آپ نے اپنی کم وبیش ایک سوترپن ۱۵۳ سالہ زندگی میں بے شمار دین حنیف کا کام انجام دیا ہے۔آپ کے فضائل وکمالات بے شمار ہیں آپ عبادت وریاضت میں جملہ معاصرین سے فائق تھے آپ ذکر وفکر اور حبس دم میں بہت مشہور تھے بزرگوں کا کہنا ہے کہ جب حضور ملنگ دادا اپنی سانسوں کو روکتے تھے تو چھ چھ ماہ تک روکے رہ جاتے تھے جس کو دیکھ کر ہزاروں ہزار کی تعداد میں کفار ومشرکین آپ کے دست حق پر مسلمان ہوجاتے۔لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ آپ کی بارگاہ اقدس میں دواژدھے ایسے بھی تھے جن کی ناک میں سونے کی بالی تھی اور وہ دونوں خاص آپ کی خدمت کے لیے متعین تھے لیکن کبھی کسی کو نقصان نہ پہنچایا۔

کشف وکرامات: آپ کے فضائل کرامات کے متعلق بزرگوں کا کہنا ہے کہ حضور ملنگ دادا سے لا تعداد کرامتوں کا ظہور ہوا ہے جب آپ کے پاس کوئی مصیبت زدہ آتا تو وہ بالکل خوش ہوکر ہی لوٹتا، اور آج بھی لوگ آپ کی قبر انور پر حاضری دے کر دلی مراد سے مالا مال ہوتے ہیں راقم الحروف نے بہت سے ایسے لوگوں کو بچشم خود آپ کی قبر پر دودھ ڈالتے ہوئے اور فاتحہ مرغ وملیدا کرتے کراتے دیکھا ہے۔ نیز آپ کے سرہانے ایک بہت قدیم بیل کا درخت بھی تھا جس میں لوگ کپڑا اور دھاگہ نیک نیتی سے باندھتے اور جب ان سے پوچھا جاتا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں تو جواب دیتے کہ ہم ان کو باندھ کر اپنی مرادیں پوری کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

خلفاء: مشہور روایت کے مطابق آپ نے اپنی پوری حیات طیبہ میں صرف اپنے برادر اصغر حضرت سیدنا شاہ سید نعمت علی مداری عرف نیامت شاہ علیہ الرحمہ ہی کو خلافت واجازت سے نوازا اور آپ ہی سے آگے سلسلہ چلا!

تاریخ وصال: آپ کا وصال رمضان المبارک ۱۰۷۰ھ ہجری کو موضع موہنی میں ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مزار مقدس: آپ کا مزار شریف موضع موہنی میں سرزمین باڑا شریف پر مرجع خلائق ہے۔ آپ کا عرس پاک ۱۷ر جمادی الآخر کو عرسِ شہیدین (عرسِ حضرت سید منظر عقیل مدنی میاں شہید و عرسِ حضرت سید ظفر عقیل جگنو میاں شہید علیہما الرحمہ) کے موقع پر بڑے دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔

حضور سرکار سیدنا شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ کو بھی سلسلہ عالیہ مداریہ میں اجازت وخلافت حاصل تھی:

حضرت شیخ وجیہہ الدین گجراتی قدس سرہ علوی سادات سے تھے آپ اپنے

وقت کے تاجدار علم وفن اور زبدۂ مشائخ زمن تھے۔ نیز مشائخ متاخرین میں بلند مقام رکھتے تھے۔ ظاہری علوم میں اتنی استعداد رکھتے تھے۔ کہ بہت سی درسی کتابوں پر حواشی اور شرحیں لکھیں اگر چہ آپ کی نسبت دوسرے سلاسل سے بھی تھی لیکن تربیت وتکمیل اجازت وخلافت طریقۂ شطاریہ سے حاصل کی اور سید محمد غوث گوالیاری مداری سے روحانی فیض پایا۔آپ کا سلسلۂ بیعت وخلافت صرف چار واسطوں سے حضور اسوۃ المحققین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا حسام الدین سلامتی سے ملتا ہے۔ **آپ کا شجرۂ مداریہ اس طرح سے ہے:**

(۱)علامہ سید وجیہ الدین گجراتی (۲)سید محمد غوث گوالیاری(۳)حضرت حاجی ظہور(۴)حضور حضرت ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست (۵)حضرت قاضی قاضن(۶)حضرت مولانا حسام الدین سلامتی(۷)حضرت قطب الاقطاب سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ (۸)حضرت طیفور شامی(۹)حضرت امین الدین شامی الخ

[تذکرۃ المتقین،ص:۱۵۹ /سوانح حیات زندہ شاہ مدار،ص:۱۴۰]

بیان کیا جاتا ہے کہ جب شیر شاہ سوری نے سید محمد غوث گوالیاری پر اس بنا پر سختی کرنا شروع کی کہ بادشاہ ہمایوں آپ کا عقیدت مند تھا۔تو آپ گوالیار کو خیر باد کہہ کر گجرات تشریف لے آئے علماء نے بھی آپ کے رسالۂ معراج نامہ پر اعتراض کئے۔اور بڑی مخالفت شروع کردی۔ایک محضر نامہ لکھ کر بادشاہ کے حضور پیش کیا۔ان علماء کرام میں شیخ علی متقی قدس سرہ جو ظاہری اور باطنی علوم سے واقف تھے۔ان علماء کے ساتھ تھے۔جنہوں نے اس قتل نامہ پر دستخط ثبت کئے تھے۔ بادشاہ نے آپ کو قتل کرنے کا حکم دینے میں تامل کیا۔ اور فرمایا۔جب تک اس محضر نامہ پر مولانا وجیہ الدین دستخط نہ کریں میں قتل کے حکم

کی منظوری نہیں دے سکتا حضرت مولانا وجیہہ الدین گجراتی سید محمد غوث کی خدمت میں یہ نفس نفیس حاضر ہوئے اور آپ کی شکل وصورت دیکھتے ہی اس نتیجہ پر پہنچے کہ ایسا شخص کلماتِ کفریہ نہیں کہہ سکتا۔ فتویٰ کو پارہ پارہ کر دیا۔ آپ کے ہاتھ میں بیعت کر لی اور علماء کرام کو جواب میں کہا کہ تم لوگ ان الفاظ کے معانی اور مطالب سمجھنے سے قاصر ہو۔ اور ظاہری شریعت کی روشنی میں فتوی دے رہے ہو۔ یہ باطنی معاملہ ہے۔ شیخ نے یہ تمام باتیں خواب کی کیفیت میں بیان فرمائی ہیں۔ خواب کے واقعات کو ظاہر زندگی کے معاملات پر مامور نہیں کرنا چاہیے۔ آپ کی وفات سفینۃ الاولیاء اور مخبر الواصلین کی تحریر کے مطابق ۹۹۸ھ میں ہوئی آپ کا مزار مقدس احمد آباد میں ہے جو زیارت گاہ عام وخواص ہے۔

شیخ عالم وجیہہ دین نبی
فیض حق کن رقم حفیظ نجواں

۹۹۸/۹۹۸

نیز داں سال رحلتِ آں شاہ
شد چو از دہر سوئے خلد بریں
سال وصلش بزینت وتزئین
صاحب حق سخی وجیہ الدین

۹۹۸ھ

[خزینۃ الاصفیاء]

سلسلہ قلندریہ پر فیضان مداریت:

حضرت حافظ انور قلندر قدس سرہ جو شاہ علی اکبر قلندر کے خلف اکبر ہیں

اورخلیفہ وجانشین ہیں شاہ تراب علی کا کوروی قلندر کے شاہ تراب علی قلندرابن شاہ محمد کاظم اپنی کتاب اصول المقصود میں رقم فرماتے ہیں:

بعدحمد خالق ارض وسماہم
پس ازنعت محمد مصطفٰی

می کشم درنظم سلک دلپذیر
مجملا نام ہمہ پیران پیر

کاندراں جملہ زلطف کارساز
ازدوشاہنشاہ گرویدم مجاز

اولا از والد خود بالیقین
آں شہ کاظم رئیس العارفین

کوزطفلے کرد مارا تربیت
درشریعت،ہم طریقت معرفت

بعدازاں ازشاہ مسعود ولی
جانشین سید باسط علی

کومرا ازلطف خود بگرفت دست

بیعتش کردم کہ او پیر من است

فیضیاب از باسط اند آں ہر دو شاہ
یک خلیفہ یک خلف بے اشتباہ

ابتدا از نام باسط زیں سبب
گویم اندر جملہ شجرہ بے تعب

حاجت تکرار نام پاک شاں
نیست در ہر سلسلہ من بعد آں

نام ہر ایک را ترتیب از تراب
یاد گیر و درج کن اندر کتاب

شجرۂ مداریہ:

شاہ باسط شیخ الہدیہ امام شیخ فتح و مجتبی پیر ہمام
عبد قدوس است و ہم حاجی بڈھن ہم ابوالفتح است مسکین در سخن
شیخ قاضن ہم حسام الدین امام ہم بدیع و بو یزید نیک نام
شیخ امین الدین باشد بعد از اں ہم علمبر دار سلطان زماں
بعد از اں صدیق اکبر راہبر ہم امام دوسرا خیر البشر
ایں اصول سبعہ را کردم بیاں شعبۂ و فرعند دیگر غیر از اں
جملہا را والد و پیرم مجاز گشتہ ام من ہم بہر یک سر فراز

دیگراز اولادشاہ مجتبیٰ شاہ عبداللہ نامی پیشوا
نیز ہرایک راااجازت یافتم از پئے تلقیں خلافت یافتم
اوزعم خویش رحمن ناموراز الہدیہ شدہ اومشتہر
مولوی معنوی درمنظومہ مختصرہ بدیں معنی اشارت کردہ گفتہ اند
نیزعبدالقدوس عبدسلام از بڈھن حاجی ازحسام ہمام
اوز بوالفتح اوز قاضن داشت آنچہ قطب المدار دروے کاشت
بامداریہ روز وشب باشیم بدو پیوستہ چوں دولب باشیم
[ماہنامہ دم مدار، جمادی الآخر/رجب المرجب ۱۴۳۳ ہجری مطابق مئی ۲۰۱۲ء،ص:۴۷/۷۵/سوانح حیات زندہ شاہ مدار،ص:۱۳۸/۱۳۹]

حضرت سیدنا سید شاہ محمد غوث گوالیاری رحمہ الباری کو بھی سلسلۂ عالیہ مداریہ میں اجازت وخلافت حاصل تھی:

حضرت حاجی حمیدالدین شاہ عرف شیخ محمد غوث گوالیاری جو کہ گوالیار مدھیہ پردیش کی زیب وزینت اورشان وشوکت ہیں آپ برصغیر ہندو پاک کے متاخرین اولیاء کرام ومشائخ عظام میں سے ہیں اہل اللہ میں آپ کا مقام بہت بلندوبالا ہے اکابر اولیا اللہ نے آپ کی عظمت شان کو بیان فرمایا ہے۔سلسلۂ مداریہ میں آپ کونسبت واجازت حضرت شیخ ہدایت اللہ سرمست قدس سرہ (۱۵۳۹عیسوی ۹۴۶ہجری) سے ہے۔ان کو نسبت واجازت حضرت شیخ قاضن مداری قدس سرہ سے ہےان کو نسبت واجازت حضرت شیخ حسام الدین سلامتی قدس سرہ القوی سے ہےان کو نسبت واجازت حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب المدارزندہ شاہ مدارقدس اللہ سرہ سے ہے۔

حضرت سیدنا سید شاہ محمد غوث گوالیاری رحمہ الباری نے اپنی تصنیف

اورادِغوثیہ میں جن سلاسل سے استفادہ کیا ہے ان کا تذکرہ اس طرح کیا ہے:

(۱)چشتیہ(۲)فردوسیہ(۳)سہروردیہ(۴)قادریہ(۵)طیفوریہ(۶)خلوتیہ (۷)ربانیہ(۸)مداریہ وغیرہ۔

[تذکرۃ المتقین،ص:۱۵۹/سوانح حیات زندہ شاہ مدار،ص:۱۳۹]

حضرت عیسیٰ فقیہ رحمۃ اللہ علیہ کوبھی سلسلہ عالیہ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

حضرت شیخ عیسیٰ فقیہ صوفی محدث مفتی گوپاموی جودسویں ۱۰رصدی کے اجلہ اکابر میں سے ہیں فقیہ اور محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت ہی صوفی صافی مزاج کے بزرگ ہیں آپ پربھی مداریت کے فیوض وبرکات کی بارش ہوئی ہے آپ کا شجرۂ مداریہ اس طرح سے ہے:

(۱) شیخ عیسیٰ فقیہ صوفی محدث مفتی گوپاموی (۲)علامہ وجیہہ الدین گجراتی (۳)سید محمد غوث گوالیاری (۴)حضرت حاجی ظہور(۵)حضور حضرت ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست (۶)حضرت قاضی قاضن (۷)حضرت مولانا حسام الدین سلامتی (۸)حضرت قطب الاقطاب سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ(۹)حضرت طیفور شامی (۱۰)حضرت امین الدین شامی الخ

[تذکرۃ المتقین،ص:۱۵۹/سوانح حیات زندہ شاہ مدار،ص:۱۴۰]

حضرت سیدنا شاہ امین الدین احمد قدس سرہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

مخدوم الملک حضرت یحییٰ منیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین بہار کوشرف وحیات عطافرمایا جوآسمان ولایت کے ماہ منیر اور مہرمنور بھی ہیں اور باغ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گل تربھی

ہیں جن کے پوتوں اور نواسوں کی فہرست میں سید احمد چرم پوش اور سید غلام حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی جلیل القدر ہستیاں آج بھی سر زمین بہار کی پیشانی کی زینت ہیں۔ حضرت مخدوم الملک نے اپنی حیات ظاہری میں اپنے مرید وخلیفہ نوشتۂ توحید سے ارشاد فرمایا تھا کہ کتاب عوارف المعارف تمہیں قطب المدار زندہ شاہ مدار ہی پڑھا سکتے ہیں۔ جونپور جا کر ان سے شرف تلمذ حاصل کرو اور قطب المدار سے عوارف المعارف پڑھ کر اہل معرفت بن جاؤ۔ سلسلۂ مداریہ کا فیضان آپ پر آپ کے مریدوں پر اور آپ کی خانقاہ شریف کے سجادہ نشینوں پر عام ہوا چنانچہ شاہ امین الدین احمد سجادہ نشین خانقاہ حضرت مخدوم الملک یحییٰ منیری قدس سرہ اپنی کتاب ''سلسلۃ الآلی'' مطبوعہ مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں اپنا اور اپنے بزرگوں کا شجرۂ مداریہ اس طرح نقل فرماتے ہیں:

بہ آں فرمانروائے قاب وقوسین
محمد دوستدار قرۃ العین

بہ ممدوح خدا صدیق اکبر
بزرگ از جملہ یارانِ پیمبر

بہ بالخیر آں کہ شاہ صادقین است
علمبردار ختم المرسلین است

بقطب دوجہاں طیفور شامی
بشر را مایۂ یحیٰ العظامی

بہ عالی بارگاہ ذات اقدس
ربیع آں ساکن بیت المقدس

بعبد اللہ مکی کاندر آئیں
گدایانش چوں شاہاں وسلاطیں

بہ پیر سجدہ گاہ اہل عرفاں
بدیع الدیں مدار اہل ایماں

بہ آں شاہ حسام الدین پر از نور
کہ در عالم فتاد از رفعتش شور

بہ آں از لوث دنیا پاکدامن
شہ فردوس مسکن شاہ قاضن

بہ شیخی بادہ توحید در دست
شہ بوالفتح دوراں پیر سرمست

بہ آں حاجی حمید آں صاحب دل
سپہر معرفت را بدر کامل

بہ سرانداز غوث سالک راہ
شہ عبدالسلام آں شاہ ذی جاہ

بہ آں سید نصیرالدین کہ عالم
از وجویند نصرت جملہ باہم

بآں سید تقی کنز اتقایش
خلائق جملہ مشغول نیایش

بوقت پاک صاحب حالت وقال
نظام الدین بزرگ کامل الحال

بآں ہادی کش اہل اللہ دانند
بنامش خلق اہل اللہ خوانند

بشیخ وقت سلطان الحقیقت
محمد آں پیر طریقت

بہ خوش خلقے کہ در لفظ مسمی
خلیل الدین خلیل اللہ بمعنی

بہ منعم کو زفضل منعم پاک
نعمہائے فراواں کردہ ادراک

بہ محبوبیکہ چشم جاں برویش
حسن شد باعلی نام نکویش

بشیخ دیں کہ در عالم ولی شد
معرف حضرت یحیی علی شد

بآں اشرف علی فردوس مسکن
کہ اشفاق وکرم رابود مخزن

بہ پیر من جمال آں نور سیما
کہ آمد در کمال فقر یکتا

[تذکرۃ المتقین ،ص: ۱۶۰/۱۶۱ /سلسلۂ مداریہ،ص: ۲۶۳/۲۶۲]

گروہ حسامیان مداریہ سے بہت سے طرق وسلاسل مربوط ووابستہ ہیں جیسے : حضرت شاہ باسط ،حضرت حاجی حمید الدین ،شیخ عیسیٰ گو پاموی ،حضرت شاہ امین الدین احمد ،سجادہ نشین یحیٰ منیری بہاری ،حضرت حکیم سید قربان علی ،حضرت شیخ برہان الدین ملیح آبادی ابوالعلائی وغیرھم رضوان اللہ علیھم اجمعین یہاں صرف تین شجرات قارئین کی خدمت میں پیش کرر ہاہوں۔

شجرۂ مداریہ شاہ باسط: حضرت شاہ باسط ،حضرت شاہ فتح اللہ،حضرت شاہ مجتبیٰ ،حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی ،حضرت شاہ حاجی بڈھن ،حضرت شاہ ابوالفتح ،حضرت شیخ قاضن ،حضرت مولانا حسام الدین سلامتی ،حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضوان اللہ علیھم اجمعین ۔

حضرت شیخ برہان الدین ملیح آبادی ابوالعلائی کا شجرۂ مداریہ: حضرت شیخ برہان الدین ملیح آبادی ،حضرت شیخ محمد فرہاد دہلوی ،حضرت شیخ خواجہ دوست محمد ،حضرت شیخ سیدنا امیر ابوالعلاء ،حضرت شیخ عبداللہ احرار ،حضرت شیخ یعقوب چرخی ،حضرت شاہ ہدایت اللہ سرمست ،حضرت شیخ قاضن ،حضرت مولٰینا حسام الدین سلامتی جونپوری ،حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضوان اللہ علیھم اجمعین ۔

حضرت صوفی شاہ عبدالعزیز قادری چشتی کا شجرۂ مداریہ: صوفی شاہ عبدالعزیز ،حضرت حکیم سید واصف حسین ،حضرت حکیم قربان حسین ،حضرت مہر علی ،حضرت نورالدین ،حضرت احمد علی ،حضرت ضیاءالدین ،حضرت شاہ رضا ،حضرت شاہ برہان ،حضرت شاہ عیسیٰ ،حضرت شاہ عارف ،حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری ،حضرت شاہ حاجی ظہور ،حضرت شاہ ہدایت اللہ ،حضرت شیخ قاضن ،حضرت مولٰینا حسام الدین سلامتی ،حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضوان اللہ علیھم اجمعین ۔

حضرت نہال شاہ نوری مداری کو بھی سلسلۂ عالیہ مداریہ میں اجازت وخلافت حاصل تھی:

واضح ہو کہ حضرت نہال شاہ نوری ایک کامل ولی ہیں ۔حضرت سید بدیع

الدین زندہ شاہ مدار دنیا بھر میں دین کی تبلیغ کرتے ہوئے سندھ کی سرزمین پر تشریف لائے تو حضرت نہال شاہ نوری کو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا۔تحفۃ الکرام میں آپ کا نام نہال شاہ مداری لکھا ہے جو آپ کی مداریہ نسبت کو واضح کرتا ہے۔آپ کا مزار گنجوٹکر کی پہاڑی ٹنڈو محمد خان روڈ پر ہے''۔

[تحفۃ الکرام، ص:٣٦٠،میر علی شیر قانع ٹھٹھوی/ شان قطب المدار، ص:٩،اردو بازار حیدر آباد سندھ پاکستان]

شہزادۂ سرکارِ مخدوم سمناں،شہنشاہ خطابت حضور غازی ملت حضرت علامہ سید محمد ہاشمی میاں مدظلہ العالیٰ والنورانی کچھوچھوی ''سلسلۂ مداریہ''اور'' سبع سنابل''کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ: حضرت میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ کی طرف منسوب کتاب ''سبع سنابل'' قابل توجہ ہے۔اس میں وہی باتیں بلاشک وشبہ صحیح ودرست ہیں جن کی تائید وتوثیق علماء ربانیین کر چکے ہیں۔یہ کتاب حضرت میر صاحب علیہ الرحمہ کے وصال کے بہت بعد شائع ہوئی اوراس میں بعض عبارتیں الحاقی بھی ہیں۔مثلاً سلسلۂ مداریہ کے سوخت ہونے کی بات سلسلۂ مداریہ کے سوخت کرنے کا ذکر صرف سبع سنابل میں ہے۔مگر وہی واقعہ جب اخبار الاخیار میں پڑھئے تو سوخت کا پتہ اور نشان تک نہیں ملتا۔ اس میں پورا واقعہ سبع سنابل کی طرح ہے مگر سوخت والی بات کو محقق علی الاطلاق سیدنا عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اخبار الاخیار میں کہیں نہیں لکھا۔یعنی سوختن والی بات قطعاً الحاقی ہے۔

حضور غازی ملت علامہ سید محمد ہاشمی صاحب قبلہ بدلائل قاہرہ ''اجرائے سلسلۂ مداریہ'' کو ثابت کرتے ہوئے مزید بارہ صفحہ آگے کچھ اہم معلومات اس طرح تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ ہو!

''الحمدللہ میں نے بدلائل قاہرہ ثابت کردیا کہ سلسلۂ عالیہ بدیعیہ (مداریہ) جاری ہے۔ اسے سوخت قرار دینا غلط۔ غلاف واقعہ اور بے شمار اولیاء اللہ کی تکذیب ہے ایسی بے سروپا باتیں اگر سبع سنابل میں ہیں تو وہ میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ کی تحریر کردہ ہرگز نہیں بلکہ الحاقی ہیں اور جب الحاق وتحریف کسی تصنیف میں ثابت ہوتو اس سے استدلال کرنا تحقیق حق سے انحراف ہے۔ ایسی کتابوں کے مندرجات کو تحقیق اور علمائے ربانیین کی تائید کے بغیر قبول کرنا خشیت الٰہی سے محرومی کی علامت ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ کے وصال کے بعد شائع کردہ ''سبع سنابل'' کی بعض الحاقی عبارتوں نے اسے لائق استدلال نہیں رکھا کہ اس کی ہر بات کو بلا چوں چرا تسلیم کرلیا جائے اور ایک سبع سنابل کے لیے مارہرہ مطہرہ کچھوچھہ مقدسہ بدایوں شریف کالپی شریف اور بریلی شریف کے اکابرین واولیائے کاملین کے شجروں کو ڈائنامیٹ کردیا جائے اور ان کی دھجیاں اڑادی جائیں۔ ایسا ہرگز نہ کیا جائے بلکہ اعلان کردیا جائے کہ ''سبع سنابل'' چونکہ الحاقی عبارتوں پر مشتمل ہے اس لیے اس کتاب کے جملہ مندرجات سے استدلال درست نہیں۔

[سعی آخر، ص: ۲۰۷/ ۲۸۳]

حضور سیدنا شاہ محمد جھندہ بدایونی قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ سے متعلق حضرت علامہ ضیاء علی خان اشرفی صاحب تحریر فرماتے ہیں: شیخ محمد نام تھا بعض لوگ کہتے ہیں پیر میں لنگ ہونے کی وجہ سے کود کر چلتے تھے اس لیے شاہ جھندہ کہلاتے تھے اور یہ خطاب آپ کو پیر ومرشد نے عطا فرمایا

تھا عوام نے اس لفظ کو بگاڑ کر شاہ جھنڈا کر دیا ہے بعض حضرات کہتے ہیں دھمال کے وقت بیقرار ہو جاتے تھے اور کودنے لگتے تھے اس لیے شاہ جہندہ کہلاتے تھے بعض لوگوں کا کہنا ہے سورۂ رحمن اور تبارک الذی کا ورد بہت کرتے تھے اور تلاوت قرآن کے دوران وجد فرماتے تھے اس لیے شاہ جہندہ کہلاتے تھے بدایوں کے باشندہ قریشی النسل حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں تھے محلہ شہباز پور کے قریب ایک وسیع خانقاہ تعمیر کرائی تھی اسی میں رہتے تھے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار سے خرقۂ خلافت پایا تھا ذی علم صاحب کرامت مظہر عجائب وغرائب واقف اسرار حقیقت صاحب سجادہ تھے پیشہ معلمی کرتے تھے تمام عمر حالت تجرید میں بسر کی فقر میں شان بلند اور مقام ارجمند رکھتے تھے بہت لوگ آپ کے مرید ہو کر مرتبۂ کمال کو پہونچے جو کچھ شاگردوں سے ملتا تھا مکنپور جا کر ماہ بہ ماہ پیرومرشد کی نذر کر دیتے تھے شاہی وثیقہ دار بھی تھے معافیات کی آمدنی خانقاہ کے لنگر خانہ میں صرف کرتے تھے فنا فی الشیخ تھے مفقود الخبر کا عمل آپ ہی کا عطیہ ہے جو عید گاہ شمس کے پیچھے زینۂ ندائیہ پر چڑھ کر تین بار پکارا جاتا تھا سترہ جمادی الاول ۸۴۹ ہجری کو وصال ہوا تھا مزار شریف بیرون شہر جانب شمال ایک وسیع درگاہ کے اندر پختہ واقع ہے قبہ بنا ہے مسجد اور حجرہ بھی ہے۔

[مردان خدا، ص:۲۱۱ / ۲۱۲ /سلسلۂ مداریہ، ص:۱۳۲]

حضور سیدنا شیخ منہاج بدایونی قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

واضح رہے کہ آپ کا نام نامی اسم گرامی: منہاج الدین تھا آپ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم دین اور زبردست شیخ طریقت اور خلیفۂ حضور قطب

المدار قدس سرہ گزرے ہیں۔ جیسا کہ آپ سے متعلق مردان خدا میں تحریر ہے
: منہاج الدین نام تھا مولانا شیخ برہان کے بیٹے اور شیخ مجد الدین عثمانی کے
پوتے تھے ان کے والد کا نام قاضی رکن الدین تھا اور شمس الدین کے خطاب
سے سرفراز تھے ان کے والد کا نام قاضی دانیال قطری تھا شیخ منہاج الدین
بدایوں میں پیدا ہوئے تھے یہیں تعلیم وتربیت پائی علم ظاہری و باطنی میں کمال
حاصل تھا اپنے زمانہ کے جلیل القدر عالم اور زبردست شیخ تھے حضرت سید بدیع
الدین قطب المدار کے مرید وخلیفہ تھے پیرومرشد کی خدمت واطاعت میں
بہت زیادہ رہتے تھے لوگ سمجھتے تھے کہ آپ ہی مدار صاحب کے جانشین ہوں
گے مگر تقدیر کی بات حضرت شاہ مدار صاحب کے وصال کے وقت موجود نہ ہو
نے کی وجہ سے محروم رہے میاں شاہ جہندہ صاحب موجود تھے وہ اس نعمت سے
سرفراز ہوئے آج تک بدایوں میں کہاوت چلی آتی ہے کہ: کوٹ پیس منہاج
مریں کرامات ملیں جہندہ کوسوم کی فاتحہ کر کے بدایوں چلے آئے تھے خانہ نشینی
اختیار کر لی تھی ہر وقت ذکر وشغل میں مشغول رہتے تھے۔ ۳/ جمادی الثانی
۸٤٥ ہجری کو وصال ہوا تھا قبر شریف شیوخ عثمانی کے قدیم قبرستان میں تھی۔

[مردان خدا،ص:۲۱۳]

حضور سیدنا شیخ محمد جنید بدایونی قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

بحر زخار میں ہے: آں مدام عشق محبوب صمد حضرت شیخ محمد جنید بداؤنی
کہ مظہر خوراق عادات عجائب حالات بود در تحفۃ الاخیار نویسد ہنگام رخصت او بہ
بداؤں مرشدش قطب المدار فرمود اہل آں دیار ہر کہ بما نتواند رسید شیخ محمد کند
وہر چہ از صحبت ما منظور باشد از صحبت شیخ محمد جنید یا بدستِ وے دست ماست

بعد از فوت او ہمیں شیوہ معین است ہر کہ بزیارت شیخ رسید گویا زیارت قطب المدار کرد خوابگاہ در بداؤں رحمۃ اللہ علیہ۔

یعنی حضرت شیخ محمد جنید بدایونی اپنے بے نیاز محبوب کے عشق میں مستغرق رہتے تھے آپ مظہر خوارق عادات وعجائب الاحوال بزرگ تھے تحفۃ الاخیار کے مصنف لکھتے ہیں کہ ان کے مرشد حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بدایوں رخصت کرتے وقت ارشاد فرمایا کہ یہ اس علاقے کے لائق ہیں جو شخص ہم تک نہ پہونچ سکے تو وہ شیخ محمد بدایونی کے پاس چلا جائے اسے جو کچھ میری صحبت سے ملنا ہوگا وہ سب شیخ محمد جنید بدایونی کی صحبت سے مل جائے گا ان کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے اور ان کے انتقال کے بعد بھی یہی دستور فیض رسانی قائم رہے گا جس نے شیخ بدایونی کی زیارت کی گویا اس نے حضور قطب المدار کی زیارت کی شیخ محمد جنید رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار بدایوں میں ہے۔

[بحر زخار، ص:۹۹۷، شعبہ چہارم]

حضور سیدنا قاضی محمود کنتوری قدس سرہ کو بھی سلسلہ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

واضح رہے کہ آپ حضور سرکار قطب المدار قدس سرہ کے ان مخصوص خلفائے کرام میں سے ہیں کہ جن سے باقاعدہ سلسلۂ بیعت وارادات کی شاخیں نکلیں اور بے شمار حضرات سلسلۂ مداریہ سے مستفیض ہوئے۔

صاحب بحر زخار تحریر فرماتے ہیں: آں کہ معدن عشق و وفا آں بحر صدق وصفا آں از عشق واخلاص فخر عالم نوری اشرف المشائخ حضرت قاضی محمود کنتوری از اکبر خلفائے عالی مقام قطب المدار است۔

یعنی وہ عشق و وفا کے معدن ومنبع ہیں وہ صدق وصفا کے سمندر ہیں وہ

حضور فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مخلصانہ عشق ومحبت کرنے کے سبب نوری ہیں مشائخ میں بہت ہی اشرف واعلی قاضی محمود کنتوری قطب المدار کے عالی مقام خلفاء میں سے ہیں۔

[بحر زخار، شعبۂ چہارم، ص:۹۸۲]

حضور سیدنا شاہ سید صدر الدین جونپوری قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

واضح رہے کہ حضور سرکار قطب المدار قدس سرہ جب شہر جونپور تشریف لائے تو سب سے پہلے آپ ہی مرید ہوئے۔ جیسا کہ سلاطین شرقیہ وصوفیائے جونپور کے اندر مذکور ہے کہ: حضرت شیخ صدر الدین ثابت مداری جونپور کے رہنے والے اور خلیفہ حضرت زندہ شاہ قطب المدار کے تھے شاہ بدیع الدین جب جونپور تشریف لائے تو سب سے پہلے شیخ صدر الدین ہی حلقۂ ارادت میں آئے اور بزرگ"۔

[سلاطین شرقیہ وصوفیائے جونپور، ص:۱۵۲]

حضور سیدنا شیخ دانیال قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

بحر زخار میں ہے: آں ستودہ اوصافِ مجاہدات آں موصوف بہ کمال و خرق عادات درویش کامل حضرت شیخ دانیال در تحفۃ الابرار نویسد مرید وخلیفہ سلطان شیخ محمود است کہ بچند واسطہ ارادتش بحضرت صدر الصدور میر سید صدر جہاں مرید سید جلال بخاری خلیفہ حضرت قطب المدار می رسد بدین طریق سلطان شیخ محمود از شیخ مبارک وے از میر عبد القادر وے از میر سید مبارک احمد وے از صدر الصدور علیہ الرحمہ وخود وے از قطب المدار الغرض شیخ دانیال از

اجلہ مکاشفان اسرار و اعاظم مجاہدان شب بیدار بغایت شان عظیم و حال قوی داشت در بنارس اقامت داشتے سکان تمام شہر بولایت و کرامت اومقرو برعلوت تصرفات و خوراق عادات اومیسر ودر ہزار و پانزدہ ہجری رخت سفر آخرت بربست در بنارس مزارشریفش زیارت گاہ خاص وعام۔

یعنی حضرت شیخ دانیال اوصاف مجاہدات سے متصف صاحب کشف وکرامات کثیرہ بزرگ اور درویش کامل تھے صاحب تحفۃ الابرار کے مطابق آپ سلطان شیخ محمود کے مرید وخلیفہ ہیں۔جن کا شجرۂ ارادت چند واسطوں سے حضرت صدرالصدور میر سید صدر جہاں سے ملتا ہے جوکہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کے مرید وخلیفہ حضرت سید جلال بخاری کے مرید اور حضور قطب المدار کے خلیفہ ہیں اس طور پر سلطان شیخ محمود کو خلافت مداریہ شیخ مبارک سے ملی اور ان کو میر عبدالقادر سے اور انہیں میر سید مبارک احمد سے اور انہیں صدرالصدور علیہ الرحمہ سے اور خود حضرت صدرالصدور کو سیدنا قطب المدار سے الغرض شیخ دانیال مداری رحمۃ اللہ علیہ بڑے واقف اسرار اور عظیم المرتبت عابد شب زندہ دار تھے بڑی شان والے اور قوی الحال بزرگ تھے آپ نے شہر بنارس کو اپنی قیام گاہ بنایا تھا پورا شہر آپ کی ولایت وکرامت کا معترف تھا آپ تصرفات خوراق عادات کی اعلی منزل پر فائز تھے ۱۰۱۵ہجری میں آپ کا وصال ہوا آپ کا مزار مبارک شہر بنارس میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

[بحر زخار،ص:٤ / ١٠٠٣/سلسلئہ مداریہ،ص:١٤٧ / ١٤٨]

حضور سیدنا سید محمد صادق حسین قدس سرہ کو بھی سلسلئہ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

واضح رہے کہ آپ علیہ الرحمہ قطب ناسک ہیں۔آپ کے مرشد

اجازت وخلافت حضور سیدنا شاہ سدھن سرمست رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

آپ سے متعلق حضرت مولانا انور قادری مصطفیٰ آبادی اپنی تصنیف ''فیضان اولیا'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''حضور سید شاہ محمد صادق حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلسلۂ عالیہ مداریہ شطاریہ کی خلافت حضرت شاہ سدھن سرمست رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل فرمائی۔ جن کا مزار مقدس پاوا گڑھ گجرات میں ہے۔

[فیضان اولیاء،ص:۳۷، ناشر مولانا کلام الدین مصباحی]

مؤلف ''سلسلۂ مداریہ'' حضرت علامہ قیصر رضا علوی حنفی مداری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ سرکار سید صادق حسین حسنی حسینی قدس سرہ ناسک میں آرام فرما رہے ہیں [سلسلۂ مداریہ،ص:۲۱۰]

حضور سیدنا شیخ اوحدالدین ملنگ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

واضح رہے کہ آپ علیہ الرحمہ سلسلۂ مداریہ کے بلند پایہ بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی: ملا اوحدالدین تھا، آپ کے والد بزرگوار کا نام: ملامجدالدین تھا، آپ کے پیرومرشد: شاہ فخرالدین زندہ دل تھے ، اورآپ کا آبائی وطن سیستان تھا۔ ۹۶۲ھ ہجری میں کابل آکر قیام فرمایا بعدہ دہلی میں متمکن ہوگئے تھے۔ لہٰذا آپ سے متعلق کچھ تفصیلی حالات کتاب: مردان خدا سے نقل کئے جارہے ہیں ملاحظہ کریں کتاب مذکور میں تحریر ہے: میاں معصوم شاہ فقر میں شان بلند اور مقام ارجمند رکھتے تھے ملا اوحدالدین نام تھا اور معصوم شاہ لقب بوڑھے بابا کہلاتے تھے ملا مجدالدین احمد کے فرزند ارجمند تھے سیستان آبائی وطن تھا ۹۶۲ھ میں بطریق سیاحت کابل آکر قیام کیا

تھا وہاں سے چل کر ہندوستان تشریف لائے تھے اور دہلی میں متمکن ہوئے تھے سلسلۂ مداریہ میں حضرت شاہ فخر الدین زندہ دل کے مرید ہو کر خرقۂ خلافت حاصل کیا تھا بحکم پیر و مرشد بدایوں آ کر متصل درگاہ حضرت شاہ محمد جھنڈہ تکیہ بنا کر بود باش اختیار کی تھی سیاہ کپڑوں میں ملبوس رہتے تھے منہ پر نقاب پڑی رہتی تھی نیچی نگاہ رکھتے ہوئے ہر شخص سے بات کرتے تھے نہایت ہیبت وجلال کے درویش تھے دھمال کے وقت بیقرار ہو جاتے تھے جس پر نظر پڑ جاتی وہ بیہوش ہو جاتا تھا۔ ملا عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں اللہ یار خان زمیندار ساکن محلہ شہباز پور کی دختر جو بے حد حسین تھی ایک روز کوٹھے پر سے غائب ہوگئ ہر چند تلاش کیا مگر کہیں پتہ نہ چلا اللہ یار خاں کے ایک دوست یوسف خاں تھے وہ میاں معصوم شاہ کے حاضر باشوں میں تھے موقع پا کر اللہ یار خاں کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا اللہ یار خاں نے قدموں پر نہایت عاجزی کے ساتھ اپنا حال بیان کیا ایک ذی عزت شخص کو اس طرح پریشان دیکھ کر آپ کو ترس آ گیا بولے حاکم ذرا اپنی آنکھیں بند کرو پھر تھوڑی دیر بعد کہا اب کھول دو اللہ یار خاں نے جب آنکھیں کھول کر دیکھا تو لڑکی سامنے کھڑی تھی اس کے ہاتھ میں تیل کا برتن تھا آپ نے فرمایا حاکم اپنی لڑکی کو گھر لے جاؤ اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرو اللہ یار خاں خوش ہو کے گھر آئے اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کر کے لڑکی سے غائب ہونے کا حال پوچھا اس نے کہا مجھے ایک جن کا لڑکا اٹھا لے گیا تھا جب اس کے والد ناراض ہوئے تو اس نے مجھے ایک دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا وہ مجھ سے سودا منگاتا تھا ابھی تھوڑی دیر ہوئی تو اس نے مجھے یہ سکے اور تیل کا برتن دے کر بازار بھیجا راستہ میں بوڑھے بابا مل گئے وہ مجھے اپنے ساتھ لے آئے میاں معصوم شاہ کا انتقال ۱۸/شعبان ۹۸۳ھ کو ہوا تھا مزار شریف

اندرون شہر محلہ شہباز پور میں ملنگوں کے تکیہ کے اندر چبوترہ پر پختہ واقع ہے شرقی پہلو میں میاں اعظم شاہ ملنگ کا مزار ہے حریم کے باہر میاں گوہر شاہ ملنگ کا مزار ہے۔ اعظم اللہ درجاتہم۔

[مردان خدا، ص: ۲۵ / ۲۶ / ۲۷، شوقین بک ڈپو، گھنٹہ گھر، بدایوں یوپی]

حضور سیدنا اعظم شاہ ملنگ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

مردان خدا میں تحریر ہے کہ آپ کا نام "اعظم الدین تھا" پنجاب کے نامور علماء میں تھے تقریر بے نظیر کرتے تھے سکندر شاہ لودی کے عہد میں دہلی آکر وعظ فرمایا تھا شیخ عطاء اللہ خطیب جامع مسجد بدایوں آپ کا وعظ سن کر بہت محظوظ ہوئے تھے اور اپنے ساتھ بدایوں لے آئے تھے بدایوں آکر میاں معصوم شاہ ملنگ کے مرید ہوگئے تھے لباسِ عالمانہ تہہ کر کے رکھ دیا تھا خرقۂ فقیرانہ مداریہ سیاہ رنگ کا پہننا شروع کر دیا تھا مجاہدات کر کے خرقۂ خلافت پایا تھا اور اعظم شاہ ملنگ کہلاتے تھے نہایت پاکیزہ صورت وباوجاہت عالم تھے شریعت اور طریقت میں شانِ عظیم رکھتے تھے منہ پر نقاب ڈالے رہتے تھے ہر وقت ذکر وشغل میں مصروف رہتے تھے بڑے پایہ کے ملنگ تھے آنکھیں مثل مشعل روشن رہتی تھیں کسی طرف تکتے نہ تھے ہنگامِ جوش وخروش جنگل کو نکل جاتے تھے اور مثنوی مولانا روم کے اشعار بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ ۱۲ / رجب ۹۹۶ ہجری کو وصال ہوا تھا مزار شریف میاں معصوم شاہ ملنگ کے شرقی پہلو محلہ شہباز پور میں پختہ واقع ہے۔

[مردان خدا، ص: ۲۳۱]

حضور سیدنا شیخ محمد افضل الہ آبادی کو بھی سلسلۂ مداریہ کی

اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ سے متعلق علامہ ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم مصباحی فاضل الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی اپنی تصنیف :تاریخ مشائخ قادریہ اتر پردیش،، میں نقل کرتے ہیں: دفعتاً جزبۂ عشق الٰہی براو غالب آمدترک آں وادی نمودہ بکالپی رفت و بخدمت میر سید محمد قدس سرہ مشرف شدہ شرف بیعت واجازت سلسلۂ عالیہ چشتیہ وقادریہ وسہروردیہ ومداریہ ونقشبندیہ یافتہ''۔
یعنی حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی پر اچانک عشق الٰہی کا جذبہ غالب ہوگیا اور آپ سب کچھ چھوڑ کر حضرت میر سید محمد کالپوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلۂ عالیہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ اور مداریہ میں شرف بیعت واجازت حاصل فرمایا۔

[تاریخ مشائخ قادریہ اتر پردیش،ص:۲۲۵]

قطب عالم حضور سیدنا شیخ عبدالغفور عرف بابا کپور گوالیری کو بھی سلسلۂ مداریہ کا فیضان حاصل ہے:

قطب عالم حضور سیدنا شیخ عبدالغفور قدس سرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے صاحب اخبار الاخیار محقق علی الاطلاق حضرت علامہ ابوالمجد شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ بابا کپور مجذوب قدس سرہ اصل میں کالپی کے باشندے تھے، ابتداء ہی میں سلوک کا راستہ دیکھ چکے تھے اور راتوں میں کمزور لوگوں کے گھروں میں جا کر ان کے مٹکے بھرتے تھے، آخر کار ایک شخص کے ذریعہ سے آپ کو جذب کی حالت نصیب ہوئی اور گوالیار میں رہنے لگے ،فتوح کے دروازے آپ پر کھل گئے اور دنیا والوں کے دل آپ کی طرف مائل ہوگئے۔ حکایت ہے کہ آپ اکثر وبیشتر استغراق کی حالت میں رہا کرتے تھے

،ضروریاتِ انسانی کے وقت استغراق میں تھوڑا سا افاقہ ہوجاتا تھا، آپ کا دستور تھا کہ کئی کئی دن بعد تھوڑے سے دانے بطور غذا کھایا کرتے اور ستر چھپانے کی حد تک لباس پہنتے تھے، بعض وقت ذرا سا بھی کپڑا جسم پر نہ رکھتے تھے، عمدہ اور قیمتی لباس جب آپ کو دیا جاتا تو وہ غریبوں کو تقسیم کردیتے، مالداروں سے بہت ہی کم ملاقات کرتے دل کی دنیا سے آپ کا خاص تعلق تھا، آپ کی بہت سی کرامتیں دیکھی گئیں، تصوف میں شاہ مدار کے سلسلہ میں داخل ہوئے، آپ نے بہت سے اسرار بیان کئے ہیں بعض فاضلوں نے آپ کی تاریخ ''کپور مجذوب'' نکالی ہے۔

[اخبارالاخیار اردو، مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص: ۵۷۷/۵۷۸، ادبی دنیا ۵۱۰ مٹیامحل دہلی/۶]

آپ ہی سے متعلق رئیس القلم حضرت مولانا مفتی محمد قیصر رضا علوی حنفی مداری صاحب اپنی تصنیف ''سلسلۂ مداریہ'' کے صفحہ ۲۲۹/۲۳۰ پر یوں تحریر کرتے ہیں کہ آپ اصل میں کالپی کے باشندے تھے ابتداء ہی میں سلوک کا راستہ دیکھ چکے تھے اور راتوں میں کمزور لوگوں کے گھروں میں جاکر ان کے مٹکے بھرتے تھے آپ کی بہت سی کرامتیں دیکھی گئیں تصوف میں شاہ مدار کے سلسلہ میں داخل ہوئے'' آپ سلسلۂ مداریہ کے بہت ہی مہتم بالشان بزرگ ہیں آپ کی ذات سے سلسلۂ مداریہ کو جو شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی وہ بلاشبہ بے مثال ہے آپ کے ذریعہ سلسلۂ مداریہ کی ہزاروں شاخیں نکلی ہیں جن کا فیض مشرق سے لیکر مغرب تک پہونچا ہوا ہے آپ کا مزار مقدس شہر گوالیر میں مرجع انام ہے ناچیز آپ کے آستانے پر حاضری دے کر فیوض و برکات حاصل کرچکا ہے انتہائی بافیض دربار ہے اللہ جسے توفیق دے وہ ضرور حاضر آستانہ ہو۔

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی کے پیرومرشد کو بھی سلسلۂ مداریہ

کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

تذکرۃ المتقین کے حوالے سے کتاب ''سلسلۂ مداریہ'' کے صفحہ ۲۵۲ / ۲۵۳ پر مذکور ہے کہ حضرت میر عبدالواحد بلگرامی کے پیران عظام کو سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت جس طور سے پہونچی ہے اس کی پوری تفصیل قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں چنانچہ واضح ہو کہ حضرت میر عبدالواحد بلگرامی کو شرف بیعت حضرت سیدنا مخدوم شاہ صفی قدس سرہ سے حاصل ہے اور شرف خلافت واجازت مخدوم شیخ صفی قدس سرہ کے خلیفۂ خاص حضرت شیخ حسین بن محمد سے حاصل ہے۔

ان دونوں بزرگوں کو سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت کس طور سے پہونچی ہے؟۔مولانا امیر اللہ صفی پوری علیہ الرحمہ کے درج ذیل شجرۂ مداریہ سے اس کا اندازہ لگایئے چنانچہ صاحب تذکرۃ المتقین علامہ سید امیر حسن فنصوری مداری قدس سرہ رقمطراز ہیں کہ: شجرۂ شاہ امیر اللہ صفی پوری معرفت عزیزی مولا بخش ساکن دیوہ بدست آمدہ لہذا درینجا نقل کردہ می آید ھواللہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم الانام شاہ امیر اللہ صفوی قدس سرہ ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم قطب زمانہ حضرت شاہ حفیظ اللہ قدس سرہ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ محمدی عرف شاہ غلام پیر قدس اللہ سرہ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ افہام اللہ قدس اللہ سرہ ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ عبداللہ قدس اللہ سرہ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ یونس قدس اللہ سرہ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ زاہد قدس اللہ سرہ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ عبدالرحمن قدس اللہ سرہ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ اکرام قدس اللہ سرہ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ بندگی

مبارک قدس اللہ سرہ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ صفی قدس اللہ سرہ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ سعد قدس اللہ سرہ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم سید بڈھن بہرائچی قدس اللہ سرہ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم سید اجمل بہرائچی قدس اللہ سرہ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم سید بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ سرہ۔ [تذکرۃ المتقین، ص: ۱۷۳]

خود حضرت میر عبد الواحد بلگرامی کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

جیسا کہ سلسلۂ مداریہ میں ہے: حضرت میر عبد الواحد بلگرامی مخدوم شیخ حسین بن محمد سکندر آبادی شیخ محمد شاہ مینا لکھنوی شیخ سارنگ راجو قتال سید جلال الدین بخاری معروف بہ مخدوم جہانیاں جہانگشت مرید وخلیفہ سید بدیع الدین شاہ مدار رضی اللہ عنہ خواجہ بایزید بسطامی خواجہ حبیب عجمی مخدوم خواجہ حسن بصری مخدوم امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ مخدوم خواجہ کائنات مفخر موجودات سید المرسلین وخاتم النبیین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اصحابہ وعترتہ

رئیس القلم حضرت مولانا مفتی قیصر رضا علوی حنفی مداری صاحب اس شجرۂ مبارکہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ مجھے خانقاہ صفی پور شریف کے ایک صاحب فضیلت صاحبزادے حضرت علامہ سید فیض حسن صفوی کی معرفت موصول ہوا۔ اس شجرہ کے نیچے بطور حوالہ اصح التاریخ جلد اول ۱۳٤۷ھ ہجری ص: ۱۰۹ تحریر ہے نیز اس شجرۂ عالیہ کا موید وہ شجرہ بھی ہے جو ماسبق میں مذکور ہوا نیز حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت تک سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت اور بھی دیگر طرق سے ثابت ہے۔ واضح رہے کہ اس مقام پر حضرت میر صاحب کا شجرۂ مداریہ لکھ کر ان کی ہی وساطت سے سلسلۂ مداریہ کے اجراء پر دلیل فراہم کرنا

مقصد نہیں وہ تو ان کی وساطت کے بغیر بھی بالشان جاری وساری ہے۔ البتہ اس کو نقل کر کے یہ پیغام دینا ضرور ہمارے مقاصد میں ہے کہ جس ذات اور اس کی کتاب کو انقطاع سلسلۂ مداریہ کی بنیاد بنایا گیا ہے وہ ذات خود ہی فیضان سلسلۂ مداریہ سے مستفیض ہے۔ بلکہ ان کے پیران عظام بھی مستفیض ہیں اور حضرت شیخ سعد جو کہ حضرت میر کے دادا پیر ہیں اور سبع سنابل میں ان بزرگوں پر بھی ایک تہمت یعنی وابستگان مشرب مداریت کی بیعت توڑوانے کے عنوان سے لگائی گئی ہے وہ خود بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت سے مالا مال ہیں۔
[سلسلۂ مداریہ، ص:٢٠٤ / ٢٠٥]

حضرت میر سید لطف اللہ المعروف لدھا شاہ بلگرامی کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

علامہ ساحل سہسرامی صاحب نے آپ کا ''شجرۂ مداریہ'' اس طرح نقل فرمایا ہے ملاحظہ ہو:

(١) میر سید لطف اللہ شاہ لدھا بلگرامی (٢) سید احمد ترمذی کالپوی (٣) سید محمد ترمذی کالپوی (٤) شیخ جمال الاولیاء (٥) شیخ قیام الدین (٦) شیخ قطب الدین (٧) سید جلال عبدالقادر (٨) سید مبارک (٩) سید اجمل (١٠) عارف کامل شاہ بدیع الحق والدین مدار مکنپوری قدس سرہ (١١) شیخ عبداللہ شامی (١٢) عبدالاول (١٣) شیخ امین الدین (١٤) مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہم اجمعین (١٥) سید المرسلین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم وصحبہ وعلی امتہ وفقہائے ملتہ اجمعین۔
[دائرہ قادریہ بلگرام شریف، ص:٢٠٢]

حضور سیدنا شاہ سید اسلم غازی قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی

اجازت وخلافت حاصل تھی:

چنانچہ آپ سے متعلق کنزالسلاسل صفحہ ۲۱ کے حوالے سے کتاب ''سلسلئہ مداریہ'' کے مصنف تحریر فرماتے ہیں: بزرگان دین اولیائے کاملین کی فہرست میں حضرات پانچوں پیر کا نام بہت اہمیت وشہرت کا حامل ہے کئی مقامات پر ان کی چلہ گاہیں آج بھی موجود ہیں جہاں سے خلق خدا فیضیاب ہوتی ہے پانچویں پیر میں حضرت سید اسلم غازی بھی ہیں آپ بھی سرکار غازی پاک کے رفقاء میں اور مدار پاک کے خلفاء میں ہیں ذیل میں آپ کا شجرۂ مداریہ تحریر کیا جارہا ہے ملاحظہ فرمائیں:

حضور امام النبین محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وخلیفتہ
حضرت علی ابن ابی طالب وخلیفتہ
حضرت حسن بصری وخلیفتہ
حضرت حبیب عجمی وخلیفتہ
حضرت بایزید بسطامی وخلیفتہ
حضرت سید بدیع الدین المکن فوری وخلیفتہ
حضرت سید اسلم غازی قدس اللہ اسرارہم

واضح رہے کہ صاحب کتاب نے شجرۂ مداریہ مسعودیہ سکندریہ اسلمیہ کو اور نیچے تک لکھا ہے لیکن میں نے طوالت کے پیش نظر خاص انہیں بزرگوں تک ہی قلم بند کیا ہے جنہیں بالاستیعاب دیکھنا ہو وہ اصل کتاب کنزالسلاسل کی طرف رجوع فرمائیں۔ [سلسلئہ مداریہ،ص:۲۷۵]

حضرت سید محی الدین سلیم اللہ شاہ ہمدانی، حضرت سید محمد حسین برہان الدین، حضرت سید امین الدین ارحام الدین، حضرت سید فیاض

الدین سراج الدین ہمدانی وغیرہم کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

الشجر اۃ الرفاعیہ کے اندران حضرات کا شجرۂ مداریہ اس طرح مذکور ہے ملاحظہ فرمائیں:

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ واصحابہ وسلم — وعلی
سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا السید عبداللہ علمدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا الشیخ یمین الدین شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا الشیخ عین الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا الشیخ بایزید بسطامی طیفور شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا الشیخ بدیع الدین شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا الشیخ جمن جنتی بہاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا الشیخ شاہ سدھن رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا الشیخ بندگی سید صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا الشیخ تاج برہنہ ادموری رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا السید خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا السید عبدالرحمن مختار اللہ الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا السید ابوالحامد الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا السید قاسم بحر العلوم الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا السید حسین الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی
سیدنا السید عبداللہ الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وعلی

سیدنا السید علی الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی
سیدنا السید صالح آفندی الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی
سیدنا السید محمد الامین الحسنینی الاحمد الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی
سیدنا السید عبد الرحیم محبوب اللہ الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی
سیدنا السید یوسف سیف اللہ الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی
سیدنا السید علی مستان برہان اللہ الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی
سیدنا السید محی الدین عبد الرحیم عزت اللہ الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی
سیدنا السید محمد حسین شمس الدین الھمد انی الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی
سیدنا السید علی مستان نور اللہ الھمد انی الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی
سیدنا السید امین الدین ارحام الدین الھمد انی الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی
سیدنا السید فیاض الدین سراج الدین الھمد انی الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی
سیدنا السید محمد حسین برہان الدین الھمد انی الرفاعی رضی اللہ عنہ وعلی
سیدنا السید محی الدین سلیم اللہ شاہ الھمد انی الرفاعی مدفیضہ

[الشجرۃ الرفاعیہ، ۷ / ۰۶ ۔ ۳، مؤلف مولانا علی ہمدم القادری مصباحی]

حضور سیدنا شاہ سید عبد الرحمن معروف بہ حاجی ملنگ کلیان بمبئی کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کا شجرۂ مداریہ اس طور سے درج ہے ملاحظہ ہو!

حضرت سید بدیع الدین قطب المدار الملقب بہ زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت سید جمال الدین جان من جنتی رحمۃ اللہ علیہ (خواہرزادہ حضور غوث الاعظم)
حضرت خواجہ سدھن سرمست رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ اللہ داد آتشی عرف شہباز رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر مائی پوت رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ قاسم منیری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ سید عبد الرحمن الملقب بہ حاجی ملنگ مداری رحمۃ اللہ علیہ
[سلسلئہ مداریہ، ص: ۲۸۱]

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وحضرت شیخ ابو طاہر مدنی قدس سرہما کو بھی سلسلئہ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

جیسا کہ آپ کا شجرۂ مداریہ اس طور سے درج ہے ملاحظہ ہو!
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت امیر المومنین علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت شیخ خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت شیخ خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت شیخ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت شیخ سید بدیع الدین مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت شیخ حسام الدین سلامتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت شیخ محمد قاضن رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ ہدایت اللہ سرمست رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ ظہور حاجی حضور رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ وجیہہ الدین گجراتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ سید صبغۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ محمد شناوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ احمد قشاشی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ ابوطاہر مدنی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
[مقالات طریقت معروف بہ فضائل عزیزیہ، ص:۱۸۸]

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کا شجرۂ مداریہ اس طور سے درج ہے ملاحظہ ہو!

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	کو
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے	ان کو
حضرت شیخ ابوطاہر مدنی سے	ان کو
حضرت شیخ ابراہیم سے	ان کو
حضرت شیخ احمد قشاشی سے	ان کو
حضرت شیخ محمد شناوی سے	ان کو
حضرت شیخ صبغۃ اللہ سے	ان کو
حضرت شیخ وجیہہ الدین گجراتی سے	ان کو
حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری متوفی ۹۷۰ھ سے	ان کو
حضرت شیخ ظہور حاجی حضور سے	ان کو
حضرت شیخ ہدایت اللہ سرمست سے	ان کو
حضرت شیخ محمد قاضن سے	ان کو
حضرت شیخ حسام الدین مداری سے	ان کو

حضرت شیخ الوقت بدیع الدین مدار سے ان کو
حضرت شیخ بایزید بسطامی سے ان کو
حضرت خواجہ حبیب عجمی سے ان کو
حضرت خواجہ حسن بصری سے ان کو
حضرت سیدنا امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے ان کو
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے
[مقالات طریقت ص: ۸۸/ ۱۷۸]

حضرت امیر اللہ صفی پوری و حضرت شاہ حفیظ اللہ قدس سرہما کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کا شجرۂ مداریہ اس طور سے ہے ملاحظہ ہو!
حضرت امیر اللہ صفوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ حفیظ اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ محمد عرف غلام پیر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ افہام رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ یونس رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ زاہد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ اکرم رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ بندگی مبارک رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ مخدوم صفی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم شیخ سعد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید بڈھن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مخدوم سید بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ
حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
[تذکرۃ الفقراء وتذکرۃ المتقین، ص:۱۷۳]

حضور سیدنا شاہ سید علی نقی بانگرمئوی قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کا شجرۂ مداریہ اس طرح ہے ملاحظہ کریں!
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ
حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
حضرت خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ
حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت خواجہ سید بدیع الدین مدار ابن علی حلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
حضرت شاہ درویش محمد بانوار مدار ثانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ حاجی عنایت اللہ سرمست رحمۃ اللہ علیہ
حضرت بندگی شاہ عظمت اللہ اکبرآبادی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ نصیرالدین محمد بانوار رحمۃ اللہ علیہ
حضرت عشق اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ اہل اللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میر سید شاہ یسین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید مہدی علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ علی نقی بانگر مئوی رحمۃ اللہ علیہ
[تذکرۃ المتقین، ج:۲،ص:۱٦٦]

حضرت خواجہ محمد رشید مصطفی مداری کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کا شجرۂ مداریہ اس طور سے درج ہے ملاحظہ ہو!
حضرت شیخ محمد رشید مصطفی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ شمس الدین محمد حسینی بخاری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ حاجی ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ فخر الدین زندہ دل رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ جمال الدین جان من جنتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ الشیوخ سید بدیع الدین مدار مکنپوری رحمۃ اللہ علیہ
[مدار اعظم مؤلفہ علامہ فرید احمد نقشبندی مجددی،ص:۷۲ / ۱۷۳]

حضرت سید جانباز قلندر وحضرت شیخ عبدالسلام جونپوری قدس سرہما کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کا شجرۂ مداریہ اس طرح ہے ملاحظہ ہو!
حضرت شیخ جانباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ عبدالسلام جونپوری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ عبدالسلام عرف شاہ علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ محمد قطب قلندر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ قطب الدین بینا دل قلندر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ حاجی حرمین شریفین بڈھن مداری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ ابوالفتح سرمست رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ حسام الدین سلامتی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ الشیوخ سیدنا الشاہ سید بدیع الدین احمد
قطب المدار الحلبی المکنپوری رحمۃ اللہ علیہ
[مدار اعظم مؤلفہ علامہ فرید احمد نقشبندی مجددی، ص: ۱۳۳/۱۳٤]

حضرت بہاؤالدین نقشبندی وحضرت محمد عبداللہ شاہ جہاں پوری کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

جیسا کہ آپ کا شجرۂ مداریہ اس طور سے درج ہے ملاحظہ ہو!
حضرت شیخ محمد بہاء الدین علوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ محمد عبداللہ شاہ جہاں پوری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ سید غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ سید شمس الدین حبیب اللہ مرزا مظہر جان جاناں علوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ عروۃ الوثقی خواجہ معصوم فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ عبدالاحد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
قطب عالم حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ بڈھن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
قطب الاقطاب فرد الافراد حضور سیدنا سید بدیع الدین مدار الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
[مدار اعظم، ص:۸۷/۸۶]

حضرت شیخ حسن بن احمد اور حضرت شیخ فرید قدس سرہما کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

ان دونوں بزرگوں کا شجرۂ مداریہ اس طور سے درج ہے ملاحظہ ہو!
حضرت شیخ حسین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ صادق رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ سدھن رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ جمن رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ بدیع الدین مدار مکنپوری رحمۃ اللہ علیہ
[نزہۃ الخواطر، جلد چہارم، ص:۷٦ بحوالہ مجمع الابرار]

حضور سیدنا الشیخ نظام سنبھلی مداری قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

واضح رہے کہ آپ علیہ الرحمہ دسویں صدی ہجری کے اجلہ مشائخ مداریہ

میں سے ہیں، اور خالص مداری المشرب بزرگ ہیں حضرت سید محمد کمال سنبھلی واسطی متولد سن ۱۱۰۱ ہجری جو کہ شاہِ ولایت امروہہ کی اولاد میں سے ہیں، ان کی تصنیف اسراریہ کشف صوفیہ میں ہے:

یکے از درویشانِ سنبھل شیخ نظام مداری است صاحب معاملت اہل راستی و دوستی گویند وطن اصلی وے دہلی بروز است، از سلطانیان بود بعزت جاہ و دولت و دستگاہ چوں شیخ رکن الدین پدرش کہ ہم از سلطانیان بود ابرفت از دنیا ووے چنی شنید کہ مردم بادشاہی بجہتِ ضبطِ اموال می آیند ناخوش گشت وھا اموال ومتاع پدر را بفقر ا تصدق کرد وخود را از آں جا برجست و در مکن پور رفت بر درِ روضۂ شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہ درافتاد و مرید گشت پیشِ سلیم شاہ و مرید شیخ احمد است وے مرید خواجہ ارغون وے مرید شاہ مدار و دوازدہ سال آں جا گزرانید وریاضت ومجاہدات وچلہ ہا کشید"۔

یعنی سنبھل کے درویشوں میں سے ایک شیخ نظام مداری ہیں صاحب معاملگی اور راستی و دوستی والے ہیں، کہتے ہیں کہ ان کا اصلی آبائی وطن دہلی ہے، بادشاہوں میں سے تھے، عزت وجاہ ودولت اور دستگاہ والے جب ان کے والد شیخ رکن الدین جو کہ بادشاہوں میں سے تھے دارِفانی سے رخصت ہوئے اور شیخ نظام نے اتنا سنا کہ بادشاہی ضبطِ اموال کے لیے کرتے ہیں تو اس بات سے ناخوش ہوئے اور والد کا سارا مال ومتاع فقیروں کو دے دیا اور خود اس جگہ سے مکن پور پہنچے روضۂ شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہ پر حاضر ہوئے اور سلیم شاہ سے مرید ہوئے، اور سلیم شاہ احمد کے مرید ہیں اور وہ خواجہ ارغون کے مرید ہیں اور وہ شاہ مدار کے مرید ہیں۔ بارہ سال وہاں گزارے، ریاضت ومجاہدات اور چلہ کشی کی۔

[اسراریہ کشف صوفیہ،ص:٦٨٤، ناشر رضالائبریری، رامپور]

حضور سیدنا فضل محمد شاہ سہسرامی قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کا شجرۂ مداریہ حسب ذیل ہے ملاحظہ ہو!

قطب الاقطاب حضرت سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار قدس سرہ

حضرت سیدنا جمال الدین جان من جنتی مداری قدس سرہ

حضرت سید شاہ الہ داد آتشی قدس سرہ

حضرت سید شاہ شہباز قدس سرہ

حضرت شاہ پیر محمد مائی پوت قدس سرہ

حضرت شاہ مدح ملنگ قدس سرہ

حضرت شاہ قاسم منیری قدس سرہ

حضرت شاہ سید مداری تجری قدس سرہ

حضرت شاہ نور محمد قدس سرہ

حضرت شاہ مینا قدس سرہ

حضرت سید شاہ انور علی قدس سرہ

حضرت شاہ سید قائم قدس سرہ

حضرت شاہ فتح علی قدس سرہ

حضرت شاہ منگلی قدس سرہ

حضرت شاہ ہوشیار محمد قدس سرہ

حضرت شاہ فضل محمد دیوانگان مداری قدس سرہ

[تذکرۃ المتقین، ص:۱۳۹]

حضور سیدنا سید محمد قاسم دانشمند داناپوری قدس سرہ کو بھی سلسلۂ

مدار یہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کا شجرۂ مداریہ اس طرح تحریر ہے ملاحظہ ہو!

الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت خواجہ بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہ وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت شیخ حسام الدین وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت شیخ محمد علا قاضن شطاری وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت شیخ ابوالفتح ہدایۃ اللہ وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت شاہ علی شطاری وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت شاہ علاؤالدین وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت شاہ قطب الدین وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت شاہ شرف جہاں وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت دیوان ابوسعید جعفر محمد قادری بہاری وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت شیخ خلیل الدین بہاری وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت شیخ مخدوم منعم پاکباز عظیم آبادی وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت شاہ رکن الدین عشق عظیم آبادی وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت شیخ سید شاہ ابوالبرکات عظیم آبادی وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت شاہ قمر الدین حسین عظیم آبادی وھومن
الٰہی راز و نیاز شیخ الاسلام حضرت سید شاہ محمد قاسم دانشمند داناپوری قدس اسرارہم

[نذرِ محبوب، مصنف حاجی الحرمین سید شاہ محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری متوفی ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء، مطبوعہ ۱۳۰۶ھ مکتبہ مطبع قریشی آگرہ]

حضور سیدنا شاہ سید علی کلکتوی قدس سرہ کو بھی سلسلہ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کا شجرۂ مداریہ حسب ذیل ہے ملاحظہ ہو!
الٰہی بحرمت راز و نیاز سرکار دوعالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
الٰہی بحرمت راز و نیاز مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سید ابومحمد ارغون رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سید محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید شاہ پیارے رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سید شاہ شاہن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سید شاہ ہمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سید شاہ محمود ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قطب عالم سید علی عرف بابا مداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
[ماخوذ از: کتاب سید بابا مداری، ص:۵ /سلسلۂ مداریہ، ص۳۱۰]

قطب العالم حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنوی قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ اپنے وقت کے قطب اور سلسلۂ چشتیہ مینائیہ کے منبع وسرچشمہ ہیں۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی ''محمد'' اور لقب ''شاہ مینا'' ہے۔ آپ کے نسب کے متعلق مؤرخین کا اختلاف ہے بعض نے ''عباسی'' تو بعض نے ''صدیقی''

کہا۔آپ مادرزادولی ہیں۔آپ کی ولادت کے وقت حضور قطب المدار قدس سرہ لکھنؤ ہی میں قیام پذیر تھے اورانہوں نے آپ کے مادرزادولی ہونے کی خبر دی تھی۔جب آپ پندرہ برس کے ہوگئے تو زائر الحرمین حضرت شیخ سارنگ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اوران کے زیر تربیت رہ کر عبادت وریاضت اورمجاہدہ میں مصروف ہوگئے۔سعادت مندی دیکھ کر پیرومرشد حضرت مخدوم شیخ سارنگ قدس سرہ نے شرف بیعت عطا فرمایا اور پھر وہ وقت سعید بھی آیا جب آپ کوآپ کے شیخ طریقت نے سلاسل مبارکہ یعنی چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، نقشبندیہ،اورمداریہ کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمادیا۔

واضح رہے کہ مارہرہ مطہرہ میں سلاسل خمسہ قادریہ، چشتیہ،سہروردیہ، نقشبندیہ، مداریہ قدیمہ کی جواجازت وخلافت ہے وہ آپ ہی کے توسط سے ہے چنانچہ حضرت مولانا شاہ سید ابوالحسین احمد نوری میاں مارہروی قدس سرہ کوان کے جد کریم اور پیرومرشد حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہ نے جوسند خلافت عطا فرمائی تھی اس میں سلاسل خمسہ قادریہ، چشتیہ،نقشبندیہ وسہروردیہ و مداریہ قدیمہ وجدیدہ کی صراحت موجود ہے۔

تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص:۳۸۰،تالیف مولانا عبدالمجتبی رضوی/تذکرہ اکابراہلسنت، ج:۱،ص:۱۹،تالیف مفتی شفیق احمد شریفی/سیرت حضرت مخدوم شاہ مینا،ص:۴۲،تذکرہ نوری،ص:۱۵۔

رئیس الاتقیا استاذ الاساتذہ ابوالعلما صوفئ باصفا حضرت العلام الشاہ مفتی سید محمد ہاشم القادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کے مختصر حالات اورآپ کا شجرۂ مداریہ

اسم گرامی: آپ کا نام: محمد ہاشم تبسم القادری۔

کنیت: ابومدنی۔

القاب: استاذ الاساتذہ، رئیس الاتقیاء، ممتاز الفقہاء، مفکر دین وملت، مصلح قوم وسنیت، امام علم وحکمت، شیخ المشائخ، ابوالعلما وغیر ہم۔

آپ نجیب الطرفین حسنی حسینی سیّد ہیں، والد ماجد کی طرف سے شجرۂ نسب ۴۰ رواسطوں سے سیدالشہدا حضرت سیدنا امام حسین بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملتا ہے جبکہ والدہ ماجدہ کی طرف سے ۴۱ رواسطوں سے حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جاملتا ہے۔آپ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے:

پدری نسب نامہ: سیدمحمد ہاشم القادری شاہ بن سید عبد الرحمن شاہ بن سید لیاقت علی شاہ بن سید کرامت علی شاہ بن سید محمد شاہ بن سید گلزار شاہ بن سید رمضان علی عرف رمضانی شاہ بن سید اعتبار عرف اتواری شاہ بن سید رعایت علی شاہ بن سید محمد شافی شاہ مداری (برادر حقیقی سید خاکی شاہ ملنگ دیوانگان) بن سید بشارت علی شاہ بن سید چراغ علی شاہ بن سید حسن شاہ بن سید علی شاہ بن سید شجاعت علی شاہ بن سید جمال شاہ بن سید رفاقت علی شاہ بن سید ابراہیم شاہ بن سید قمر علی عرف کمرلّیٰ شاہ بن سید حسین شاہ بن سید ابویوسف احمد شاہ بن سید ابواحمد علی شاہ بن سید نصیر الدین شاہ بن سید نظام الدین شاہ بن سید رکن الدین شاہ بن سید نجم الدین ابواحمد شاہ بن سید قطب علی شاہ بن سید ابو یوسف حسن شاہ بن سید محمد اسمٰعیل شاہ بن سید ابوجعفر ابراہیم بن سید ابوعبداللہ محمد بن سید ابومحمد الحسین بن سیدنا عبداللہ ابوابراہیم بن سیدنا امام علی نقی بن سیدنا امام

محمد تقی بن سیدنا امام علی رضا بن سیدنا امام موسیٰ کاظم بن سیدنا امام جعفر صادق بن سیدنا امام محمد باقر بن سیدنا امام زین العابدین بن سیدنا امام حسین بن امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ورضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

مادری نسب نامہ: سید محمد ہاشم القادری بن سیدہ فرمود النساء بنت سید کفایت علی شاہ بن سید امیر حسن شاہ بن سید لئیق شاہ بن سید علی بخش شاہ بن سید عبداللہ عرف للھا شاہ بن سید علی شاہ بن سید مصطفی شاہ بن سید شیر شاہ بن سید احمد شاہ بن سید ابراہیم شاہ بن سید نعمت علی شاہ مداری عرف نیامت شاہ (برادر حقیقی سید رحمت علی شاہ ملنگ دیوانگان) بن سید عبد الجلیل شاہ بن سید یعقوب شاہ بن سید عبد السبحان شاہ بن سید اسحق شاہ بن سید عبداللہ شاہ بن سید محمد شاہ بن سید زین الدین شاہ بن سید احمد شاہ بن سید علی شاہ بن سید قیام الدین شاہ بن سید صدر الدین شاہ بن سید رکن الدین شاہ بن سید نظام الدین شاہ بن سید قاضی علی الغزنوی بن سید رشید الدین شاہ بن سید یوسف شاہ بن سید عیسی شاہ بن سید حسن شاہ بن سید ابوالحسن احمد بن سید ابوجعفر محمد بن سید قاسم بن سید ابومحمد عبداللہ بن سید حسن الجواد الاموری بن سید محمد ثانی بن سید ابومحمد عبداللہ الاشتر بن سیدنا مہدی ذوالنفس الذکیہ بن سیدنا عبداللہ المحض بن سیدنا حسن مثنی بن سیدنا امام حسن بن امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ورضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تاریخ ولادت: آپ کی ولادت باسعادت ۱۹۴۷ء عیسوی کو ضلع سیتامڑھی کے معروف ومشہور موضع موہنی میں ہوئی۔ آپ کی ذات وشخصیت آفتاب نصف النہار کی طرح روشن وتابناک ہے۔ آپ علم وحکمت، شرف وبزرگی، فضل وکمال، ایثار واخلاص، جود وکرم، صبر وتحمل، زہد وتقویٰ، تبلیغ وتدریس میں ممتاز اوصاف کے حامل ہیں۔ آپ کے تلامذہ اور فیض یافتگان کی تعداد

ہزاروں میں ہیں جن میں شیخ القرآن ،شیخ الحدیث ،مدرس ،مفکر ،مدبر ،محقق ومفتی شامل ہیں۔

خلافت واجازت: آپ کودیگر سلاسلِ طریقت کے ساتھ سلسلۂ عالیہ مداریہ کی بھی اجازت وخلافت حاصل ہے۔ماضی قریب کے چھ سو واں/۶۰۰ عرس قطب المدار کی مخصوص تقریبات میں سب سے پہلے حضورصدرالمشائخ حضرت علامہ الحاج صوفی سید محمد مجیب الباقی ارغونی مداری مدظلہ العالی نے آپ کودستار خلافت واجازت سے ممتاز فرمایا۔جس کا تذکرہ کرتے ہوئے رئیس القلم حضرت علامہ مفتی محمد قیصر رضا علوی حنفی رقمطراز ہیں جس کومن وعن پیش کرر ہاہوں :ملاحظہ ہو!

''۶۰۰ / واں عرس زندہ شاہ مدار کی مخصوص تقریبات ۱۷/ ۱۶/ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۳/ ۱۴/ ۱۵ فروری ۲۰۱۷ عیسوی بروز پیر منگل بدھ خانقاہ عالیہ مداریہ دارالنور مکنپور شریف ضلع کانپور نگر یوپی انڈیا میں منعقد ہوئیں پہلے دن سے ہی مدار پاک کے دیوانوں کی ٹولیاں جوق درجوق ملک کے گوشے گوشے سے آنا شروع ہوگئیں اورمکن پور کا ہر پیرخانہ معتقدین مریدین و متوسلین سے بھر گیا عرس کی پہلی شب میں جلسۂ عیدمیلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کاانعقاد ہوا جس میں مکن پورشریف اور باہری شعراء وعلماء نے اپنی عقیدتوں کاخراج پیش کیا اس شب میں خصوصی خطاب امیر القلم شہزادۂ رسول حضرت علامہ سید ازبرعلی جعفری مداری نے فرمایا علامہ موصوف نے صحیح معنوں میں جو پیغام پہونچانا چاہئے وہ پیغام پہونچایا بعدہ اس فقیر (محقق مداریت علامہ مفتی محمد قیصر رضا قلہ حنفی مداری دامت برکاتہم) نے بھی سیدنا مدارالعٰلمین قدس سرہ کے کچھ فضائل ومناقب بیان کرکے خراج عقیدت

پیش کیا اور پھر صلوٰۃ وسلام ودعاء پر جلسے کا اختتام ہوا۔
عرس مقدس کے دوسرے دن مکنپور شریف کی ہر گلی انسانوں سے بھر گئی ہر طرف سے دم مدار بیڑا پار کی گونج سنائی دینے لگی علماء فضلاء صوفیاء بھی جوق درجوق آنے لگے دربار خواجہ ارغون میں ملنگان پاکباز نے شغل دمال فرمایا اور پھر شب میں جلسۂ عیدمیلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد ہوا اور مکنپور شریف کی مرکزی درسگاہ کے فارغ التحصیل طلباء کو دستار فضیلت وسند فضیلت سے سرفراز کیا گیا عرس مقدس کے آخری دن بھیڑ اس قدر بڑھی کہ کہیں پیر رکھنے کی جگہ ملنا مشکل نظر آرہی تھی تمام گیسٹ ہاؤس پیر خانے کھچا کھچ بھر گئے یہاں تک کہ میں نے بچشم خود دیکھا کہ مدار پاک کے دیوانے اس سرد موسم میں کھلے آسمان کے نیچے لیٹے بیٹھے تھے آخری دن بعد نماز عصر موجودہ صاحب سجادہ صدر المشائخ حضور سیدی ومرشدی شاہ سید محمد مجیب الباقی جعفری مداری دامت فیوضہم ایک پروقار جلوس کیساتھ حویلی سجادگی سے نکل کر درگاہ عالیہ میں اپنے مخصوص ارکان کی ادائیگی کیلئے حاضر ہوئے اور تخت سجادگی پر جلوس فرمایا اور تمام ملنگان عظام نے آپکے روبرو شغل دمال کیا رات میں جلسۂ قل شریف کا انعقاد ہوا علماء وشعراء نے بارگاہ قطب المدار میں خراج عقیدت پیش کیا اور باہر سے آنے والے کچھ مخصوص طالبان حق کو مشائخ مداریہ نے اجازت وخلافت سے بھی سرفراز فرما کر دستار وسند عطا کی **اس خاص عرس میں سب سے پہلے حضور صدر المشائخ نے استاذ الاساتذہ ابوالعلماء حضرت علامہ سید محمد ہاشم القادری المنظری المداری کو دستار خلافت سے ممتاز کیا** بعدہ انکے فرزند ارجمند حضرت علامہ **مفتی سید مشرف عقیل شاہ قادری مداری** کے سر پر دستار خلافت باندھی گئی یہ خاص عنایت قطب المدار تھی جوان حضرات

کے حصے میں بشکل اولیت چلی آئی ان حضرات کے بعد حضور صاحب سجادہ کی جانب سے حضرت علامہ ارشاد احمد علوی کو بھی دستار خلافت عطا ہوئی بعدہ فقیہ امت حضرت علامہ مفتی محمد اسرافیل حیدری مداری نے حضرت حافظ علی احمد چھتیس گڑھ حضرت حافظ ضیاء القمر صاحب چھتیس گڑھ کو اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا بعدہ شہزادۂ قطب المدار حضور محقق عصر حضرت علامہ سید منور علی جعفری مداری نے بھی کچھ حضرات کو اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا بعدہ آفتاب مداریت حضرت علامہ سید آفتاب عادل جعفری مداری نے بھی ایک طالب صادق کو خلافت واجازت عطا کی نیز دیگر اور کئی مشائخ نے بھی کئی حضرات کو اجازت وخلافت سے مالا مال کیا تقسیم خلافت کے بعد فقیر مداری کی دستاویزی کتاب ''سلسلۂ مداریہ'' کی رسم اجراء حضور اشرف ملت شہزادۂ مخدوم اشرف قائد ہند حضرت علامہ سید محمد اشرف کچھوچھوی دامت برکاتہم قومی صدر آل انڈیا علما مشائخ بورڈ کے مقدس ہاتھوں عمل میں آئی اس موقع پر آل انڈیا علماء ومشائخ بور کے جنرل سکریٹری حضور سید حماد اشرف کچھوچھوی اور اتر پردیش کے صدر الصدور حضرت مولانا پیر سید شادان شکوہ جعفری مداری بھی موجود تھے کتاب کی افادیت وجامعیت کو دیکھتے ہوئے اظہار مسرت کے طور پر خانقاہ مداریہ کے صدر سجادہ نشین حضور صدر المشائخ سرکار سید محمد مجیب الباقی جعفری مداری حضور اشرف ملت علامہ سید محمد اشرف کچھوچھوی محقق عصر حضرت علامہ سید منور علی جعفری مداری حضرت علامہ پیر سید شادان شکوہ جعفری مداری حضور خواجۂ مداریت علامہ خواجہ سید مصباح المراد جعفری مداری نے ناچیز قیصر مداری کو انعام واکرام سے بھی نوازا جبکہ حضور صدر المشائخ سرکار سید محمد مجیب الباقی جعفری مداری نے خاکسار کو سلسلۂ مداریہ میں بیعت لینے کی اجازت وخلافت

سے سرفراز فرماتے ہوئے دستار وخرقہ بھی عنایت فرمایا بعدہ فقیر نے بارگاہ قطب المدار میں ہدیۂ تشکر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور پھر بہت سارے علماء وشعراء نے خراج عقیدت پیش کیا بعدہ فاتحہ خوانی صلوٰۃ وسلام ہوا عرس مقدس کا اختتام مجاہد مداریت حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید مرغوب عالم جعفری مداری کی رقت انگیز اور پر اثر دعاؤں پر ہوا۔

آپ کا ''شجرۂ مداریہ'' اس طرح ہے:

(۱) سید الکائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

(۲) مرجع ولایت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ

(۳) امام العارفین خواجہ سیدی حسن بصری رضی اللہ عنہ

(٤) شیخ العارفین خواجہ سیدی حبیب عجمی رضی اللہ عنہ

(٥) سلطان الاولیاء خواجہ سیدی بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ

(٦) قاسم نعمات عرفان علی سید بدیع الدین احمد قطب المدار حلبی مکنپوری رضی اللہ عنہ

(٧) خواجہ سید ابومحمد ارغون سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

(٨) خواجہ سید ابوالفائض سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

(٩) خواجہ سید فضل اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

(١٠) خواجہ سید بابالاڈ درباری سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

(١١) خواجہ سید عبدالرحیم سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

(١٢) خواجہ سید شاہ محبّ اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

(١٣) خواجہ سید شاہ عبدالغفور سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

(١٤) خواجہ سید شاہ عبدالحلیم سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

(١٥) خواجہ سید شاہ مرادعلی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) خواجہ سید شاہ غلام علی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۷) خواجہ کامل درباری سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۸) خواجہ سید شاہ حافظ محمد مراد میاں سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۹) خواجہ سید شاہ عبد الباقی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۰) خواجہ سید شاہ سردار علی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۱) خواجہ سید محمد ظفر حبیب سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۲) ہادئ شریعت وطریقت سید محمد مجیب الباقی ارغونی مداری صدر سجادہ نشین مکن پور شریف
(۲۳) امام علم وحکمت علامہ مفتی سید محمد ہاشم القادری مداری حسنی حسینی۔
[ماخوذ از سند خلافت، مکنپور شریف کانپور یوپی]

{مشائخِ رضویہ کو سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت}

قارئین محترم! ان مذکورہ شجرات و حوالہ جات کے علاوہ سلسلۂ برکاتیہ رضویہ کے بے شمار علماء ومشائخ نے بھی اپنی اپنی کتابوں میں اس حقیقت کا برملا اعلان واظہار کیا ہے کہ انہیں دیگر سلاسل کے ساتھ ساتھ سلسلۂ مداریہ کی بھی اجازت وخلافت حاصل ہے:
لہذا اب مزید معلومات اور دلچسپی کے لیے کچھ خاص علمائے رضویہ نیز ان کے مشائخ کے ''شجرات مداریہ'' پیش کر رہا ہوں محبت کے ساتھ ملاحظہ کریں!

سیدنا شیخ جمال الاولیا کوڑوی علیہ الرحمہ کا نسبت اویسیہ مداریہ سے مستفیض ہونا:

حضرت سیدنا خواجہ سید جمال الاولیاء کوڑا جہان آبادی سلسلۂ عالیہ

قادریہ رضویہ کے انتیسویں ۲۹؍امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ جہاں ظاہری نسبتوں سے سرفراز ہیں وہیں آپ باطنی نسبت اویسیہ مداریہ سے بھی مستفیض ہیں۔ تذکرۃ العابدین کے مصنف نے صفحہ ۲۰۷ پر تحریر کیا ہے کہ جب سید جمال الاولیاء کوڑا جہان آبادی مکن پور شریف پہونچے تو صاحبزادہ حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار نے اپنا مہمان کیا اور اپنے خانوادہ کی اجازت وخلافت سے نوازا۔ واضح رہے کہ وہ صاحبزادہ حضرت خواجہ سید عبدالرحیم ارغونی مداری رضی اللہ عنہ اس وقت کے صاحب سجادہ تھے جن سے نسبت مداریہ حاصل کی۔ اور صاحبِ تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا خواجہ سید جمال الاولیاء کوڑا جہان آبادی نے بلا واسطہ ارواح مبارکہ سیدنا خواجہ بہاؤالدین نقشبند سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی اور سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہم اجمعین سے فیض اویسیہ حاصل فرمایا اور بزرگان عصر سے فیض وخرقۂ خلافت چاروں سلاسل کا اخذ فرمایا۔ [تاریخ مشائخ قادریہ برکاتیہ، رضویہ، ص:۳۱۰]

آپ کا شجرۂ مداریہ اس طرح ہے!

حضرت ابوالحسین احمد نوری برکاتی حضرت سید شاہ آل رسول حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں حضرت شاہ سید حمزہ حضرت آل محمد حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی حضرت سید شاہ فضل اللہ کالپوی حضرت سید شاہ احمد کالپوی حضرت سید جمال الاولیا کوڑا جہان آبادی حضرت خواجہ سید عبدالرحیم ارغونی مداری حضرت خواجہ سید بابالاڈ درباری حضرت خواجہ سید فضل اللہ حضرت خواجہ سید ابو الفائض محمد قطب الاقطاب حضرت خواجہ سید ابومحمد ارغون جانشین اول حضور مدارالعالمین حضرت سیدنا سید بدیع الدین شیخ احمد قطب المدار۔

حضرت میر سید محمد کالپوی قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کااسم گرامی: میر سید محمد ہے۔اور کالپی شریف کی نسبت سے ''کالپوی'' کہلاتے ہیں۔آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے تیسویں ۳۰/امام وشیخ طریقت ہیں۔

آپ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے: میر سید محمد بن حضرت ابوسعید بن بہاء الدین بن عماد الدین بن اللہ بخش بن سیف الدین بن مجید الدین بن شمس الدین بن شہاب الدین بن عمر بن حامد بن احمد الزاہد الحسینی الترمذی ثم الکالپوی ۔رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۔آپ کی ولادت سے قبل ہی حضرت ابوسعید قدس سرہٗ شہر دکن کی جانب تشریف لے گئے اور مفقود الخبر ہو گئے ۔آپ کا آبائی وطن ترمذ تھا، آپ کے آباؤ اجداد ترمذ سے ہجرت کر کے جالندھر تشریف لائے ۔آپ کے والد ماجد سید ابوسعید قدس سرہٗ نے وہاں سے کالپی کو اپنا وطن بنایا۔آپ ترمذی سادات کرام سے ہیں۔

ولادت مبارکہ: آپ کی ولادت باسعادت ۱۰۰۶ھ کو شہر کالپی میں ہوئی۔

تحصیل علم: آپ اپنی والدۂ ماجدہ کی آغوش تربیت میں پروان چڑھے، یہاں تک کہ جب آپ کی عمر شریف سات برس کی ہوئی تو حضرت شیخ محمد یونس قدس سرہٗ (جو اپنے وقت کے عظیم محدث تھے) کی بارگاہ میں پہنچے اور ان سے کسب علوم فرمایا، ان کی خدمت میں آپ نے مطول تک کی تعلیم حاصل فرمائی اور احادیث کی سندیں بھی مرحمت ہوئیں، اور استاذ موصوف کی متشرع زندگی کا آپ پر گہرا اثر پڑا، بعدۂ کچھ کتابیں حضرت عمر جاجموئی سے بھی پڑھیں، پھر اس کے بعد آپ نے کوڑہ جہان آباد کا سفر فرمایا اور حضرت شیخ جمال بن

مخدوم جہانیاں ثانی قدس سرہما کی بارگاہ میں تمام کتب درسیہ کا اختتام فرمایا۔

بیعت وخلافت: آپ (حضرت میر سید محمد کالپوی) جب حضرت جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت بابرکت میں کسب علم کے واسطے تشریف لے گئے تو آپ کے عالی ظرافت وصلاحیت کو دیکھتے ہوئے اپنے سلسلہ بیعت میں داخل فرمایا اور تمام سلاسل قادریہ چشتیہ سہروردیہ، نقشبندیہ مداریہ کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔ [تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ: ۳۱۵/۳۱۶]

اسی طرح حضرت سیدنا امیر ابوالعلاء احراری رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کوسلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ مداریہ، ابوالعلائیہ، سے سرفراز فرمایا [مشائخ قادریہ رضویہ ص318]

شجرۂ مداریہ ملاحظہ فرمائیں: جو حضرت ابوالحسین احمد نوری سے حضرت سید محمد کالپوی تک من وعن پھر حضرت سید محمد کالپوی حضرت سیدنا امیر ابوالعلاء احراری حضرت سیدنا شیخ ابو عبید اللہ احرار حضرت سیدنا شیخ یعقوب چرخین حضرت سیدنا شیخ قاضن حضرت سیدنا مولانا حسام الدین سلامتی جونپوری حضرت سیدنا سید بدیع الدین شیخ احمد قطب المدار رضوان اللہ علیہم

سیرت وخصائص: سید الاولیاء، سند الاتقیاء، برہان الاصفیاء، رئیس العلماء، صاحب فضائلِ کثیرہ، جامع سلاسل اربعہ، عارف اسرار ربانی حضرت سید شاہ میر محمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے تیسویں ۳۰/ امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ کی ذات بڑی باکرامت تھی۔ ہر طالب حق کی طلب کو پورا فرماتے اور آن واحد میں عقدۂ لاینحل کو کھول دیتے، آپ کی زبان پاک گویا بحر عرفان تھی۔ شریعت کی گتھیوں کے سلجھانے میں آپ کے ہم عصروں میں کوئی آپ کا مدمقابل نہ تھا اور آپ ایسے صاحب کمال تھے کہ

لعل و گہر کی کوئی حقیقت آپ کی نظر میں نہ تھی، آپ کی توجہ احیائے قلوب کی ضامن ہوتی تھی، آپ درجہ قطبیت کبریٰ پر متمکن تھے۔آپ کے فیضان سے بڑے بڑے صاحبِ کمال اولیاءِ عصر پیدا ہوئے، عبادت وریاضت، تقویٰ وطہارت کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے مدرس تھے، بے شمار طالبان علم آپ کے فیض صحبت سے علم کے آفتاب و ماہتاب بن کر شریعت مطہرہ کی اشاعت فرمائی آپ علمائے ربانیین میں سے تھے۔

آپ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر مکمل کار بند تھے۔شریعت و طریقت میں نابغہ روزگار تھے۔آپ اغیار کی صحبت سے ہمیشہ پرہیز فرماتے اور فقراء کے ساتھ نہایت تواضع وانکساری سے پیش آتے۔اگر بادشاہ وقت آپ کی زیارت کو آتے تو آپ کبھی بھی اس کی تعظیم نہ فرماتے۔آپ کی عبادت و ریاضت کا عالم بھی ایک عجیب اہمیت کا حامل ہے، ہر وقت آپ پر ایک کیفیت طاری رہتی دل حزین رکھتے تھے، اکثر آنسوؤں سے کئی رومال تر ہوجاتے۔نماز پنج وقتہ باجماعت ادا فرماتے کہ سات سال کی عمر سے نماز باجماعت آپ کی کبھی قضا نہیں ہوئی۔آخر عمر میں 26 سال تک متصل صائم رہے سوائے ان دنوں کے جن میں روزہ حرام ہے باقی تمام دنوں میں روزہ دار رہتے۔نعرۂ اللہ آپ اس طرح لگایا کرتے تھے کہ سامعین تڑپ جایا کرتے تھے۔

مسند درس وتدریس: آپ اپنے مرشد کامل سے اکتساب فیض کے بعد ان کی اجازت وحکم کے مطابق اپنے وطن کالپی تشرف لائے اور درس و تدریس کا آغاز فرمایا جو ایک زمانے تک جاری رہا۔ بے شمار افراد آپ سے فیض یاب ہوئے اور یہ قدیم اسلامی درسگاہیں انہیں مشائخ کرام سے آباد تھیں۔جن درس گاہوں سے بڑے بڑے ادیب عابد زاہد اور اپنے وقت کے تجربہ کا محقق

پیدا ہوئے تھے اور جن کا رعبِ علم ایک عالم کی ہدایت و رہبری کا کام انجام دیتا تھا۔ آپ کے فیضان علم سے ایک جہاں نے اپنے قلوب واذہان منور فرمائے۔

سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی نسبت:

آپ نے حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک پر بھی حاضری کا شرف حاصل فرمایا۔ جب آپ مزار مقدس پر گئے تو حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوئے اور آپ سے یہ ارشاد فرمایا: کہ جب تم میرے ملک میں آئے ہو تو تمہیں چاہیے کہ میرے طریقے کو اپناؤ۔ چنانچہ حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیضانِ چشتیہ سے نواز کر دیگر سلاسل کی اجازت بھی مرحمت فرمائی جس سے آپ مراتب علیا پر فائز ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ کا معمول تھا کہ ہر سال سلطان الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار کی زیارت کے لیے اجمیر تشریف لے جاتے، ایک روز آپ مزار مبارک کے روبرو حاضر تھے کہ یکا یک آپ پر حالت طاری ہوئی اور بے ہوش ہو گئے۔ بعدۂ حضرت خواجہ عالم باطن میں تشریف لائے اور آپ کے منہ میں پان رکھا۔ آپ جب اپنی حالت پر آئے تو آپ کے منہ میں پان موجود تھا۔ حضرت خواجہ کی بارگاہ سے اتنی قربت ہو گئی تھی کہ جس جگہ بھی آپ چاہتے روحانی ملاقات وزیارت سے مشرف ہو جاتے اور فیوض و برکات سے ہمکنار ہوتے۔

[خزینۃ الاصفیاء:۴۵۸]

بدکار کو نیکو کار بنا دیا: منقول ہے کہ ایک شخص صاحب ثروت تھا اور متعدد گناہوں میں مبتلا رہتا تھا۔ اس کی عادت تھی جس درویش کا شہرہ سنتا ان کی صحبت میں جاتا۔ بالآخر ایک مرتبہ اس نے سوچا کہ کالپی شریف حضرت میر

سید محمد قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں چلنا چاہے۔ اور اپنے دل میں یہ خیال باندھا کہ اگر پہلی بار دیکھنے کے ساتھ ہی میرے اوپر کوئی کیفیت طاری ہو گئی تو میں اپنے تمام گناہوں سے تائب ہو جاؤں گا اور اگر کوئی کیفیت ظاہر نہیں ہو گی تو علی الاعلان شراب نوشی کروں گا۔ جب وہ حضرت کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھتے ہی بے ہوش ہو گیا اور کافی دیر تک عالم بے ہوشی میں پڑا رہا۔ جب افاقہ ہوا تو اپنے گریبان کو چاک کر دیا اور فقر اختیار کر کے تارکُ الدنیا ہو گیا۔ آپ نے اپنے کشف سے اس کے آئندہ حالات کا مشاہدہ فرمایا اور ایک عمدہ جوڑا مع خادم کے اس کے پاس روانہ فرمایا۔ اس نے خلعت کو قبول نہ کیا۔ خادم نے ہر چند کوشش کی مگر وہ انکار ہی کرتا رہا۔ آخر کار حضرت خود تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ "تم میری اِرادت کی وجہ سے مرجعِ اربابِ سعادت ہو چکے ہو، اس لئے جو کچھ بھی تمہیں دیا جا رہا ہے اسے قبول کر لو، تم کیا جانتے ہو کہ اس میں کیا راز ہے؟ یہاں تک کہ اس نے خلعت کو پہنا اور پھر اس پر راز سربستہ منکشف ہوئے اور وہ آپ کے در کا خادم ہو گیا۔

وصال مبارک: آپ کا وصال ۲۶ / شعبان ۱۰۷۱ھ، مطابق ۲۵ / اپریل ۱۶۶۱ء، بروز پیر بوقت اول ہوا۔ آپ کا مزار شریف "شہر کالپی" سے باہر دکھن اور پچھم گوشہ میں شہر سے ایک میل کے فاصلے پر مرجعِ خلائق ہے۔ شجرہ شریف میں اس طرح ذکر ہے: دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے، خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے۔

[ماخذ و مراجع: تذکرہ مشائخِ قادریہ رضویہ/خزینۃ الاصفیاء/تذکرہ اولیائے پاک وہند]

حضرت شاہ فضل اللہ کالپوی قدس سرہ کو سلسلۂ مداریہ کی

اجازت وخلافت حاصل تھی:

واضح رہے کہ آپ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے بتیسویں ۳۲/امام اور شیخ طریقت گزرے ہیں آپ اپنے وقت کے عظیم شیخ تھے، آپ جامع علم ظاہر وباطن تھےاور زہد وتقوی، عبادت وریاضت، میں ممتاز اور مشائخ عصر میں معزز وقبول تھے، جہاں آپ نے بے شمار علماء ومشائخ کو اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا ہے ان ہی میں سے ایک شخصیت حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی کی بھی ہے جنہیں آپ نے سلاسل خمسہ یعنی سلسلۂ قادریہ، سلسلۂ چشتیہ، سلسلۂ نقشبندیہ، سلسلۂ سہروردیہ، سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت اور دوسرے اعمال واشغال سے بہرہ ور بنایا ہے۔ جیسا کہ حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی علیہ الرحمہ نے جب حضرت سیدنا فضل اللہ کالپوی رضی اللہ عنہ کے علم حکمت وسلوک ومعرفت کا شہرہ سنا تو کالپی شریف جانے کا رخت سفر باندھا، آپ سفر کی تمام پریشانیوں کو برداشت کرتے ہوئے حضرت شاہ فضل اللہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے حضرت کی نگاہ آپ پر پڑی تو آگے بڑھ کر اپنے سینے سے لگا کر فرمایا:

دریابدریاپیوست۔۔۔دریابدریاپیوست۔۔۔دریابدریاپیوست

اس جملے کو آپ نے تین مرتبہ فرمایا اور صرف اسی کلمے ہی سے حضرت شاہ فضل اللہ نے حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی کو سلوک وتصوف اور دوسرے بہت سے مقامات کی سیر کرادی۔ یہاں تک کہ حضرت نے آپ کو اجازت مرحمت فرمایا، جب آپ کالپی شریف سے اجازت پاکر روانہ ہورہے تھے تو حضرت شاہ فضل اللہ علیہ الرحمہ نہایت عقیدت ومحبت سے اپنے فیوض وبرکات سے مزین فرمایا اور چلتے وقت آپ نے اس طرح حضرت سید شاہ برکت اللہ

علیہ الرحمہ سے فرمایا:

ذات شمارے ہمہ طور صوری ومعنوی معمور است وسوک شما بانتہا رسیدہ رخصت شوید وبخانۂ خود قیام دارید، حاجت تعلیم وتعلم نیست و یک دومقدمات ایں سبیل از معظمات ایں راہ بودند عنایت فرمودہ اجازت سلاسل خمسہ، قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ، مع سند خلافت ودیگر اعمال نوازش فرمودہ زیادہ از دوروز حکم اقامت نہ فرمودند و از عنایت برزباں راند کہ جائے کہ ذات بابرکات شما استقامت داشتہ طالبان آنجارا بایں صوبہ حاجت نیست۔

اے شاہ برکت اللہ! تمہاری ذات تمام امور صوری ومعنوی سے معمور ہے اور تمہارا سلوک کمال کی انتہا کو پہنچ گیا ہے تم رخصت ہو اور اپنے مکان میں قیام رکھو تعلیم وتعلم کی حاجت نہیں ہے، پھر ایک دومقامات جو اس راہ کے معظمات سے تھے عنایت فرما کر اجازت سلاسل خمسہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ، مع سند خلافت اور دوسرے اعمال عنایت فرما کر دوروز سے زیادہ حکم اقامت نہ فرمایا اور نہایت مہربانی سے فرمایا کہ اسی جگہ تمہاری ذات بابرکات با استقامت رہے اور وہاں کے طالبوں کو یہاں آنے کی اجازت نہیں۔

[اصح التواریخ، شاہ محمد میاں برکاتی مارہروی قدس سرہ، تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ۳۳۳/ ۳۳۴، عبدالمجتبیٰ رضوی بریلوی رسوانح حیات زندہ شاہ مدار، ص:۱۰۶/ ۱۰۷]

صاحب البرکات حضرت مولانا سید شاہ برکت اللہ ابن حضرت شاہ اویس مارہروی رضی اللہ عنہما کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے تینتیسویں/ ۳۳، امام وشیخ طریقت ہیں۔ سلسلۂ برکاتیہ آپ ہی کی ذات کی طرف منسوب ہے۔ آپ نے ابتداء میں کہیں دور دراز کا سفر نہیں فرمایا بلکہ اپنے والد ماجد ہی کی خدمت بابرکت میں علوم دینیہ کا درس لیا اور بہت کم مدت میں تمام علوم مروجہ وعلوم دینیہ میں مہارت تامہ حاصل فرمایا۔ بعدہ علوم باطن وسلوک بھی اپنے والد معظم سے حاصل فرمائے اور والد ماجد نے جملہ سلاسل کی اجازت وخلافت مرحمت فرما کر سلاسل خمسہ (۱) قادریہ، (۲) چشتیہ، (۳) نقشبندیہ، (٤) سہروردیہ، (٥) مداریہ میں بیعت لینے کی بھی اجازت مرحمت فرمائی۔

اور واضح رہے کہ آپ کا یہ شجرہ حضرت میر عبدالواحد بلگرامی سے ہوتا ہوا حضرت شیخ شاہ مینا لکھنوی اور ان سے ہوتا ہوا حضرت جلال الدین بخاری تک اور انکے پیر حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہونچتا ہے۔

پورا شجرہ اس طرح سے ہے: حضرت سیدنا الشاہ برکت اللہ مارہروی حضرت سیدنا اویس میاں حضرت سیدنا عبدالجلیل حضرت سید میر عبد الواحد بلگرامی حضرت سیدنا شیخ حسین حضرت سیدنا مخدوم شاہ صفی حضرت سیدنا شیخ سعد حضرت سیدنا شاہ مینا لکھنوی حضرت شیخ سارنگ حضرت راجو قتال حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت حضرت جلال الدین بخاری حضرت سیدنا سید بدیع الدین شیخ احمد قطب المدار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

[تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ج:۳۳۲/۳۳۳/۳۳٥، خاندان برکات، ص:۱۰]

مولانا صوفی محمد اوّل قادری رضوی سنبھلی نے بھی ''سخنِ رضا مطلب ہائے حدائق بخشش'' میں تحریر فرمایا ہے کہ: آپ نے سلسلہ

(۱) قادریہ(۲) چشتیہ(۳) سہروردیہ(٤) نقشبندیہ(٥) ابوالعلائیہ(٦) مداریہ (۷) بدیعیہ سلاس (سلاسل) سے کسب فیض کیا۔
[سخن رضا مطلب ہائے حدائق بخشش، ص:۳۸٤]

واضح رہے کہ سیدنا شاہ برکت اللہ مارہروی قدس سرہ سے سلاسل خمسہ یعنی (۱)سلسلۂ قادریہ ،(۲)سلسلۂ چشتیہ، (۳)سلسلۂ نقشبندیہ،(٤)سلسلۂ سہروردیہ، (٥)اورسلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت منتقل ہوکر حضرت سید آل محمد مارہروی قدس سرہ کو پہنچی ہے اوران سے حضرت سید حمزہ مارہروی قدس سرہ کو اوران سے حضرت سید اچھے میاں مارہروی علیہ الرحمہ کو اوران سے حضرت سید آل رسول احمدی قدس سرہ کو اوران سے حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں علیہ الرحمہ کو پہنچی ہے۔
[مزید تفصیلی معلومات کے لیے آثر الکرام، اصح التواریخ، خاندان برکات، کاشف الاستار، برکات مارہرہ، نور مدائح حضور، سلسلۂ مداریہ، سوانح حیات زندہ شاہ مدار، وغیرہم کتبِ معتمدہ کا مطالعہ کریں]

حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی علیہ الرحمہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

حضور نوری میاں مارہروی قدس سرہ کی ذات وشخصیت محتاج تعارف نہیں ہے، آپ کی وہ ذات گرامی ہے جن سے اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی نے تمام سلاسل حقہ برگزیدہ کی اجازت وخلافت حاصل کرکےان کی اشاعت و تشہیر کی ہےاورمزید یہ اعلان بھی فرمایا ہے کہ یہ وہ سلاسل ہیں جو مجھے محبوب وپسند ہیں۔اور واضح رہے کہ حضور نوری میاں کو اجازت وخلافت اپنے شیخ طریقت حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ سے حاصل تھی چنانچہ راہ

معرفت کی تکمیل کے بعد آپ کو اجازت عام مرحمت فرمائی اور جس سند کو آپ کے شیخ طریقت نے عطا فرمایا تھا وہ یہ ہے:

(اللہ و لا سواہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میگوید فقیر آل رسول احمدی کہ چوں نور دیدہ وسرور سینہ قرۃ عینی وفواد قلبی سید ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب طول عمرہ وزید قدرتہ را اجازت سلاسل خمسہ قادریہ، چشتیہ ونقشبندیہ وسہروردیہ و مداریہ قدیمہ وجدیدہ وقادریہ رزاقیہ وعلویہ منامیہ وہم اجازت جملہ اذکار واشغال واوراد معمولہ خاندان برکاتی بہ نہجے کہ فقیر را از جناب عمی ومرشدی ومولائی حضرت سید شاہ ابوالفضل آل احمد اچھے میاں صاحب انار اللہ برہانہ وہم از جناب ابی وقبلہ گاہی حضرت سید آل برکات عرف ستھرے میاں صاحب نور اللہ مرقدہ اجازت رسیدہ است دادم ومجاز ماذون گردانیدم ہر کسیکہ ارادۂ بیعت نماید ومرید شود اوراداخل سلسلۂ عالیہ نمایند ومرید کنند وموافق استعداد او از ذکر وشغل و ورد خاندانی مامور سازند **والمسؤل من اللہ سبحانہ الاستقامۃ علی جادۃ اکابر تلک الطریقۃ واللہ المستعان وعلیہ التکلان.**

یعنی اللہ بس ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے

حضرت جناب سید آل رسول احمدی فرماتے ہیں کہ نور نگاہ سرور قلب وسینہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کے قرار سید ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب طول عمرہ وزید قدرہ کو پانچوں سلاسل یعنی قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور مداریہ قدیمہ اور جدیدہ اور سلسلۂ قادریہ رزاقیہ اور علویہ منامیہ کی

اجازت وخلافت اور خاندان برکاتیہ کے معمولہ تمام اذکار واشغال اور اوراد و ظائف کی اجازت بعینہ اسی طرح دے رہا ہوں جس طرح میرے چچا مرشدی ومولائی حضرت سید شاہ ابوالفضل آل احمد اچھے میاں صاحب انار اللہ برہانہ سے اور میرے والد ماجد حضرت سید آل برکات عرف ستھرے میاں نور اللہ مرقدہ سے مجھے پہنچی ہے، اور موصوف کو میں اپنا خلیفہ مجاز وماذون قرار دیتا ہوں۔ جو شخص بیعت کا ارادہ ظاہر کرے اور مرید ہونا چاہے اس کو یہ سلسلۂ عالیہ میں داخل فرما کر مرید کریں اور اس کی صلاحیت کے مطابق خاندانی ذکر و شغل اور ورد کا حکم دیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کو اس طریقہ کے بزرگوں کے راستے پر گامزن فرمائے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد درکار ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔

حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں علیہ الرحمہ کو ان کے آباء واجداد سے جو فیوض وبرکات حاصل ہوئے ہیں وہ اپنی جگہ خاص ہیں مگر بارگاہ مدارالعلمین حضور پرنور سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ پر بڑی مخصوص کرم فرمائیاں ہوئی ہیں۔ مراتب ومناصب کی بشارتوں سے نوازا گیا ہے اور بالخصوص عہدۂ قطبیت سے آپ کو سرفراز کیا گیا ہے جیسا کہ آپ کی عظمتِ شان کو بیان کرتے ہوئے صاحبِ ''تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ'' لکھتے ہیں کہ'' یہ اقطاب سبعہ میں سے ایک قطب ہیں جنکی بشارت حضرت شاہ بوعلی قلندر پانی پتی اور حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہما نے دی ہے اور یہی اس سلسلۂ بشارت کے خاتم ہیں''۔

[تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ،ص:۳۸۱،بحوالہ تذکرۂ نوری، ص:۵۵/۵۶]

غالباً اسی کرم نوازی کی وجہ سے حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری

میاں علیہ الرحمہ نے قطب المدار مدار العلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت وعنایت میں غرق ہوکر عاشقان قطب المدار کے وظیفہ کے لیے ''صلوٰۃ مداریہ'' نام کی ایک کتاب لکھی ہے جس میں حضور پرنور سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے اسمائے حسنیٰ ننانوے صیغوں کے ساتھ درج ہیں۔

[تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص:۳۸۶]

حضرت سید ابوالحسین احمد نوری میاں کا شجرہ مداریہ:

آپ کا شجرہ مداریہ بدیعیہ جس کو آپ نے اپنی تصنیف ''النور والبہاء'' میں خود بایں طور تحریر فرمایا ہے: **الحمدلله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله وآله وصحبه اجمعین۔اما بعد فیقول الفقیر ابوالحسین عفی عنه اجازنی بالسلسلة البدیعیة المداریة جدی ومرشدی السید آل رسول الاحمدی قدس سره عن الحضرة اچھے میاں صاحب عن ابیه السید حمزه میاں عن جده السید آل محمد صاحب عن صاحب البرکات المارهروی عن السید فضل الله الکالفوی عن ابیه السید احمد عن جده السید محمد صاحب عن جمال الاولیاء عن الشیخ قیام الدین عن شیخ قطب الدین عن السید جلال عبدالقادر عن السید مبارک عن السید اجمل عن العارف الاجل الکامل الاکمل مولانا بدیع الحق والدین المدار مکن فوری عن الشیخ عبدالله الشامی عن الشیخ عبدالاول عن الشیخ امین الدین عن امیر المؤمنین مرتضیٰ علی رضی الله تعالیٰ عنه عن سید المرسلین محمد صلی الله علیه وآله وسلم۔**

[النور والبہاء، ص:۲۷، مطبوعہ وکٹوریہ پریس بدایوں، سلسلۂ مداریہ،

ص: ۳۰۴ / ۳۰۵ / سوانح حیات زندہ شاہ مدار، ص:۱۱۱]

حضرت مولانا الشاہ سید حمزہ مارہروی قدس سرہ کو سلسلئہ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

حضرت سیدنا شاہ حمزہ مارہروی سلسلئہ عالیہ قادریہ رضویہ کے پینتسویں / ۳۵، امام وشیخ طریقت ہیں۔ آپ علم وفضل میں یکتا، مایہ ناز مصنف، عدیم النظیر عارف، اولیائے اکابرین سے تھے آپ کو براہ راست حضور سرکار قطب المدار سے اویسی نسبت حاصل تھی اس بات پر محققین حضرات انگشت بدنداں ہونگے اور ایراد قائم کر سکتے ہیں کہ حضرت سیدنا شاہ حمزہ مارہروی کا زمانہ سنہ ۱۱۱۳ ہجری سے لیکر سن ۱۱۹۸ ہجری تک کا ہے جبکہ حضور پرنور سرکار سید بدیع الدین قطب المدار کا وصال مبارک ۸۳۸ھ ہجری میں ہوا تو اس درمیان تقریباً تین صدیوں کا وقفہ ہے اب اویسی نسبت حضرت سیدنا شاہ حمزہ مارہروی کو کیسے حاصل ہوئی؟ تو اس سلسلہ میں مزید معلومات کیلئے عرض کرتا ہوں کہ حضرت سیدنا صاحب البرکات قدس سرہ کو دعائے بشمخ کی سند بھی بارگاہ قطب المدار سے عطا ہوئی تھی چنانچہ حضرت سید شاہ حمزہ کاشف الاستار میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے جد امجد حضور صاحب البرکات قدس سرہ کو حضرت شاہ مدار کی روح سے اسکی سند واجازت ملی یہ دعائے بشمخ شاہ مدار کی پیش کی ہوئی ہے ان سے پہلے اس دعا کا رواج نہیں تھا اس سلسلہ میں جب فقیر نے اپنے وطن عزیز بلگرام سے مارہرہ آنے کا قصد کیا تو دوران سفر قنوج میں سارا سامان چھوڑ کر بالکل خالی ہاتھ ۴ / ذی الحجہ ۱۱۵۷ھ ہجری کو مکن پور شریف کی زیارت کیلئے گیارات کے اخیر حصہ میں حضرت مدار قدس سرہ کے روشن جمال جہاں آرا کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے فقیر کو بھی یہ دعا مرحمت فرمائی اور خلافت بخشی۔

[کاشف الاستار فارسی مصنفہ حضرت شاہ حمزہ ماہریروی اردو ترجمہ منبع الانساب

ص:۳۴۶]

آپ کا شجرۂ مداریہ اس طرح ہے! حضرت ابوالحسین احمد نوری برکاتی حضرت سید شاہ آل رسول حضرت سید آل احمد اچھے میاں حضرت سید شاہ حمزہ ماہرہروی حضور مدارالمہام رضوان اللہ علیہم۔

سید العلماء حضرت مولانا شاہ آلِ مصطفیٰ قدس سرہ کو سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

حضرت سید العلماء علامہ سید ابو الحسین آلِ مصطفیٰ سید میاں برکاتی نوری علیہ الرحمہ جو سید العلماء سے مشہور ہیں علمائے اہل سنت اور سالکان راہ معرفت میں ایک مخصوص مقام رکھتے ہیں مارہرہ مطہرہ اور خانقاہ برکاتیہ کے چشم و چراغ ہونے کے ناطے اس دور میں جماعت اہلسنت میں آپ کو بڑی پزیرائی حاصل تھی۔ سلسلۂ عالیہ بدیعیہ مداریہ کے اجرائے فیض سے متعلق کچھ باتیں غلط طور سے آپ کی ذات سے منسوب کردی گئیں جن کی صفائی اور وضاحت کے لیے 9/ دسمبر 1961ء کو ایک طویل مکتوب آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کے لیٹر پیڈ پر خانقاہ عالیہ مداریہ مکنپور شریف کے ایک بزرگ کے نام آپ نے ارسال فرمایا جو آج بھی اصلی حالت میں ان کی اولاد کے پاس موجود ہے۔ ذیل میں اس کے کچھ اقتباسات رقم کئے جارہے ہیں جنہیں پڑھ کر سنی علماء اور عوام کو یہ احساس ہوگا کہ سلسلۂ مداریہ کو کیسے کیسے بزرگوں نے اپنے سر کا تاج بنایا ہے اور اس سلسلۂ مبارکہ کے خلاف ہرزہ سرائی بدگوئی اور غلط پروپیگنڈہ کرنے والے لوگ کس قدر نادان، جاہل اور بے وقوف ہیں جو اس سلسلۂ مبارکہ کے فیوض و برکات کے اجراء کا انکار کرکے مارہرہ مطہرہ کے تمام بزرگوں کی توہین و تنقیص کرتے ہیں جو ان کے ایمان وعقیدہ کے لیے زہر قاتل ہے اور

اللہ تعالیٰ سے جنگ مول لینے کی سرٹیفکٹ ہے والعیاذ باللہ۔

ملاحظہ! ہو حضور سید العلماء علیہ الرحمہ کے مکتوب کا اقتباس آپ فرماتے ہیں: ''آپ تو اچھی طرح جانتے ہیں خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ تین صدیوں سے ناموس اولیائے کرام علیہم الرحمہ والرضوان کے لیے اپنی ساری قوتیں اور طاقتیں بازی پر لگائے ہوئے ہے تو پھر اس خانقاہ شریف کے ایک حقیر خادم کی حیثیت سے کیوں کر متصور تھا کہ وہ اپنے ایک مرشد اجازت ذات برگزیدہ صفات حضور پرنور سیدنا قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کی بارگاہ فضیلت پناہ میں زبان گستاخانہ دراز کرتا اے سبحان اللہ! کیا میں اتنا احمق تھا کہ جس شاخ پر بیٹھا تھا اسی پر کلہاڑی چلاتا سلسلۂ عالیہ مداریہ کے اجرائے فیض کا انکار کیا خود میرے جد اکرم سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ العزیز کے معاذ اللہ تجہیل و تحقیق کے مترادف نہ ہوتا۔ [مکتوب سید العلماء، ص: ۳]

میرے جد اعلیٰ حضرت صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ البلگرامی والمارہروی علیہ الرحمہ کالپی شریف سے سلسلۂ عالیہ مداریہ لائے اور فقیر کو جس طرح سلاسل عالیات چشتیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ کی اجازت و خلافت ہے اس سلسلۂ مبارکہ کی بھی اجازت و خلافت ہے۔ [مکتوب، ص: ۲]

آپ بفضلہٖ تعالیٰ اہل علم ہیں اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایسے کلام اجلہ بزرگان عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لیے کہے گئے مثالاً عرض کرتا ہوں محدثین نے اتفاق کیا کہ سیدنا امیر المومنین مولائے کائنات سیدنا مرتضیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے حضور احسن التابعین سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لقاء و صحبت حاصل نہ تھی دوسرے گروہ نے اس کا رد کیا اور سیدنا امام کو حضور امیر المومنین سے خرقۂ خلافت ثابت کیا۔ سلسلۂ نقشبندیہ

صدیقیہ کے سلسلے میں پھر محدثین نے کلام کیا کہ سیدنا امام قاسم بن محمد بن امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت وخلافت نہ تھی پھر آگے چل کر حضرت سیدنا ابوالحسن خرقانی اور حضرت سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان سو برس کا زمانہ ثابت کرتے ہوئے باہمی لقاوصحبت کا انکار کیا اسی طرح حضرت سیدنا علی احمد مخدوم صابر پاک اور حضرت سیدنا قطب جمال ہانسوی کا باہمی مقالہ بھی روایتوں میں مذکور ہے ارشاد فرمایا جائے کیا بر سبیل تذکرہ ان روایتوں میں سے کسی کا بیان کرنے والا ان سلاسل عالیہ کا منکر قرار دیا جائے گا کیا یہ سارے سلاسل عالیہ معاذ اللہ سوخت ومحروم الفیض ہو گئے ہیں حاشا وکلا ہر گز نہیں تو پھر انصاف فرمایئے کہ فقیر کے اس اقرار کے باوجود کہ میرے خاندان باوقار کے پاس سلسلۂ مداریہ کی اجازت موجود ہے جو کالپی شریف سے آئی ہے اور خود فقیر کو اجازت ہے مجھ پر سلسلۂ عالیہ کے سرے سے سوخت ہونے کے عقیدہ کا الزام بہتان ہے یا نہیں لہذا فقیر کا مسلک سماعت فرمایئے کہ یہ فقیر خاکپائے مرشدان عظام حضور پرنور سیدنا بدیع الملۃ والشریعۃ والطریقۃ والاسلام والدین شیخنا ومرشدنا سیدی قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا ویسا ہی مرشد اجازت مفیض ومفید یقین کرتا ہے جیسا کہ خواجۂ خواجگان سلطان الہندولی الہند عطاء الرسول سیدنا خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری وحضرت خواجہ بہاء الملۃ والدین سیدنا مولائے نقشبند وسیدنا شیخ الشیوخ شہاب الملۃ والدین عمر سہروردی رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو۔

[مکتوب، سید العلماء، ص: ٤، ٣]

مارہرہ مطہرہ میں بفضلہٖ تعالیٰ مداری گدی صدیوں سے قائم ہے اور فقیر

کے بزرگان کرام ہمیشہ سے اس کی خدمت کرتے چلے آئے۔ میرے جد کریم حضور شمس الملۃ والدین سیدنا آل احمد اچھے میاں قدس سرہ العزیز نے اپنے عہد مبارک میں سرکار مدارالعلمین کے نام نامی سے منسوب میلہ قائم کرایا جو 9/ جمادی الاولی کو برابر ہوتا ہے اور اس دن جب گدی نشین اپنا جلوس لیکر درگاہ برکاتیہ پر حاضری دیتے ہیں تو وقت کا صاحب سجادہ درگاہ شریف کے دروازے پر خیر مقدم کرتا ہے اور ان کو فاتحہ کے لیے لے جاتا ہے پھر حویلی سجادہ نشینی پر آتے ہیں اور فاتحہ کا تبرک سجادہ برکاتیہ کو دیتے ہیں اور صاحب سجادہ برکاتیہ گدی نشین کو درگاہ برکاتیہ کی طرف سے ہدیہ کے طور پر ایک رومال اور سوا روپیہ نذر دیتے ہیں۔ یہ نذر میری درگاہ کمیٹی کے بجٹ میں سالانہ پاس ہوتی ہے اور وقف بورڈ کے نوشتے میں آتی ہے موجودہ گدی نشین میاں دیدار علی شاہ صاحب فقیر کے بڑے اچھے دوست ہیں اور یہ باہمی روحانی رشتہ ان کے اور فقیر کے درمیان ابھی بھی قائم ہے۔ درگاہ شریف کے مکتب کی منظور شدہ چھٹیوں میں میلہ شاہ مدار کی چھٹی بھی ہے اس روز اساتذہ مکتب کے بچوں کو سید شاہ مدار کی تہنیت خوشنما کاغذوں پر دیتے ہیں اور بچے اپنے استادوں کی خدمت زرنقد سے کرتے ہیں۔ یہ رقم ''مداری'' کہلاتی ہے۔ فقیر کے خاندان میں مخطوطہ لڑکیوں کو ان کے ہونے والے شوہروں کے گھروں سے 9/ جمادی الاولیٰ کو جوڑا اور مٹھائی نقد اور زیور جاتا ہے اور حضور زندہ شاہ مدار علیہ الرحمہ کے عرس وصال کی اس طرح یاد منائی جاتی ہے۔ یہ ساری چیزیں صدیوں سے مجھ سے اور میرے سلسلے سے وابستہ ہیں اور پھر مجھ پر سلسلۂ عالیہ کے سوخت سمجھنے کا الزام؟ معاذ اللہ معاذ اللہ۔

[مکتوب سید العلماء، ص:۵]

مجھے بڑا افسوس ہے کہ بات پہنچانے والوں نے میرا یہ صریح بیان کہ :''خود مجھ کو سلسلۂ عالیہ مداریہ میں اجازت وخلافت ہے'' آپ حضرات تک کیوں نہیں پہنچایا، کیا کسی سوخت سلسلہ میں بھی اجازت وخلافت ہوتی ہے؟ توبہ معاذ اللہ۔[مکتوب،ص:٦]

آخر میں جناب کی اطلاع کے لیے اپنا شجرہ عالیہ مداریہ لکھ رہا ہوں جو میں نے اپنی خاندانی کتاب **اسناد النور والبهاء فی اسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء** مصنفہ جد کریم حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ العزیز سے نقل کیا ہے، ملاحظہ ہو:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله وآله وصحبه اجمعین امابعدفیقول الفقیر ابوالحسین عفی عنه اجازنی بالسلسلة البدیعیة المداریة جدی ومرشدی السید آل رسول الاحمدی قدس سره عن الحضرة اچھے میاں صاحب عن السیدحمزه عن السیدآل محمدصاحب عن صاحب البرکات المارهروی عن السیدالشاه فضل الله الکالفوی عن ابیه السید احمد عن جده السید محمد صاحب عن جمال الاولیاءعن الشیخ قیام الدین عن شیخ قطب الدین عن السید جلال عبدالقادر عن السید مبارک عن السید اجمل عن العارف الاجل الکامل الاکمل المولانا بدیع الحق والملة والدین المدار مکنفوری رحمة الله تعالیٰ علیه عن الشیخ عبدالله الشامی عن الشیخ عبدالاول عن الشیخ امین الدین عن امیر المؤمنین مرتضیٰ علی کرم الله وجهه الکریم عن سید المرسلین

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔

[مکتوب سید العلما،ص:۷،النور والبہاء،ص:۲۷،مطبوعہ وکٹوریہ پریس بدایوں۔سلسلۂ مداریہ،ص:۳۰۴/۳۰۵]

احسن العلماء حضرت سید شاہ مصطفٰی حیدر حسن میاں مارہروی قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کی وہ شخصیت ہے جنھوں نے سلسلۂ قادریہ برکاتیہ کی ترویج و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے آپ نے اسلام وسنیت کے فروغ کے لئے اپنی پوری زندگی وقف کر رکھی تھی ہزاروں علماء وصوفیاء آپ کے خلفاء ومریدین کے زمرے میں داخل ہوئے اور آپ کے حسنات وبرکات سے مستفید و مستفیض ہوئے۔آپ کو جہاں دوسرے سلاسل کی اجازت وخلافت حاصل تھی سلسلۂ مداریہ جدیدہ وقدیمہ میں بھی ماذون ومجاز تھے۔تاج العلماء جناب سید شاہ محمد میاں قادری برکاتی قدس سرہ نے اور آپ کے والد ماجد نے آپ کو اجازت وخلافت سے نواز۔آپ (محمد میاں صاحب) فرماتے ہیں میں نے" برخوردار نور الابصار سید حافظ مصطفٰی حیدر حسن میاں سلمہ اللہ تعالیٰ کو جملہ سلاسل خاندانی قدیمہ وجدیدہ وقادریہ، چشتیہ،سہروردیہ،نقشبندیہ وبدیعیہ مداریہ ومنامیہ علویہ اور اویسیہ جلیلہ وبرکاتیہ ومنوریہ ورزاقیہ وآل رسولیہ کی ونیز جملہ اعمال واوراد واذکار واشغال وافکار ودیگر ادعیہ خاندانی کی ان سب طریقوں سے جو فقیر حقیر کو اپنے حضرت مرشد برحق امام المرشدین قبلہ وکعبہ والد ماجد اور اپنے حضرت نانا صاحب نور العارفین قبلہ سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب اور حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں صاحب قدست اسرارہم العزیز سے بفضلہٖ تعالیٰ حاصل ہیں اجازت نامہ وخلافت عامہ وخاصہ دی اور ان سب

سلاسل میں بیعت لینے کا مجاز وماذون کیا۔

(بیادحضرت احسن العلماء سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں قدس سرہ، اہلسنت کی آواز۔ صفحہ 193 / 194 / خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کا ترجمان خصوصی شمارہ آپ کے محضر سجادگی کی نقل میں)

حضرت محمد میاں قادری برکاتی قدس سرہ کا فرمان اس طرح نقل ہے'' آج سے عزیزی موصوف (سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں قادری برکاتی) سلمہ اللہ تعالیٰ میری طرح حضرت سیدی مرشدی ووالدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عزیز موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کو بیعت واجازت وخلافت سلسلہ عالیہ قادریہ ودیگر سلاسل برکاتیہ سے حاصل ہے نیز اس فقیر نے بھی ان کو جملہ سلاسل عالیہ قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ وبدیعیہ مداریہ جدیدہ وقدیمہ وجملہ اوقاف واعمال واوراد وافکار ودیگر برکات حضرات اکابر کرام برکاتیہ قدست اسرارہم کی اجازت وخلافت عامہ وخاصہ آپ سے پیشتر دے دی اوراس کا وثیقہ علیحدہ تحریر کرکے دے دیا ہے۔ فقیر اولادرسول محمد میاں قادری برکاتی قاسمی خادم سجادہ غوثیہ برکاتیہ آل احمد مارہرہ مطہرہ بقلم خود۔

[اہلسنت کی آواز،ص:۱۹۵/۱۹۶،سوانح حیات زندہ شاہ مدار،ص:۱۱۸،ماہنامہ دم مدار جمادی الآخر/رجب المرجب ۱۴۳۳ مئی ۲۰۱۲،ص:۶۶/۶۷]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

واضح رہے کہ آپ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے انتالیسویں ۳۹ امام وشیخ طریقت ہیں آپ کی ذات گرامی دور حاضر کے علماء کے لیے محتاج تعارف نہیں، سلسلۂ رضویہ آپ ہی کی ذات کی طرف منسوب ہے۔آپ کو مشائخ

طریقت کے تیرہ سلاسل میں اجازت وخلافت حاصل تھی جس میں بارہواں سلسلہ ''سلسلہ بدیعیہ مداریہ'' ہے اور تمام سلاسل میں دوسروں کو بھی اجازت وخلافت دینے کے ماذون ومجاز تھے جس کو خود اعلی حضرت فاضل بریلوی نے '':الاجازۃ المتینہ''میں تحریر فرمایا ہے اور ان سلاسل کی تفصیل درج فرمائی ہے جو یوں ہے۔(۱) قادریہ برکاتیہ جدیدہ، (۲) قادریہ آبائیہ قدیمہ (۳) قادریہ اہدایہ (٤) قادریہ رزاقیہ (٥) قادریہ منصوریہ (٦) چشتیہ نظامیہ قدیمہ (۷) چشتیہ محبوبیہ جدیدہ (۸) سہروردیہ واحدیہ (۹) سہروردیہ فضیلیہ (۱۰) نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ (۱۱) نقشبندیہ علائیہ علویہ (۱۲) بدیعیہ مداریہ (۱۳) علویہ منامیہ۔

[الاجازۃ المتینہ ،ص:٦٧]

اسی طرح مَلِکُ العلماء حضرت علامہ مفتی سید شاہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ نے بھی اپنی تصنیف ''حیات اعلیٰ حضرت'' میں سلسلۂ مداریہ کا ذکر کرتے ہوئے امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کا مکمل شجرۂ مداریہ تحریر فرمایا ہے:

جیسا کہ حیات اعلیٰ حضرت میں ہے:اعلیٰ حضرت امام اہلسنت قدس سرہ العزیز اگرچہ عام طور پر سب لوگوں کو طریقۂ عالیہ قادریہ جدیدہ میں بیعت کرتے تھے لیکن حضور کو اجازت وخلافت تیرہ طریقوں کی تھی اس جگہ اسمائے طیبہ جملہ سلاسل علیہ کا لکھنا مناسب سمجھتا ہوں تا کہ معلوم ہو کہ اعلیٰ حضرت کو کیا کیا سلسلہ کس کس طریقے سے پہنچا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ دوسرے مشائخ کرام کا سلسلہ کس جگہ اعلیٰ حضرت کے سلسلہ میں آ کر ملتا ہے۔

(۱) سلسلہ عالیہ قادریہ جدیدہ سلسلۃ الذھب

(۲) سلسلہ عالیہ قادریہ ابایہ قدیمہ مثل اولی تا سید شاہ برکت اللہ علیہ الرحمہ
(۳) سلسلۂ قادریہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ مثل اولیٰ تا حمزہ
(٤) سلسلۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ انواریہ
(٥) سلسلۂ عالیہ قادریہ منوریہ معمریہ
(٦) سلسلۂ عالیہ چشتیہ قدیمہ، مثل سلسلۂ دوم تا مخدوم جہانیاں
(۷) سلسلۂ عالیہ چشتیہ جدیدہ مثل سلسلۂ اولیٰ تا شاہ جمال الاولیا
(۸) سلسلۂ عالیہ سہروردیہ قدیمہ، مثل سلسلۂ چشتیہ قدیمہ تا مخدوم جہانیاں
(۹) سلسلۂ عالیہ سہروردیہ جدیدہ، مثل سلسلہ چشتیہ جدیدہ تا حضرت جمال الاولیا
(۱۰) سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ صدیقیہ، مثل قادریہ جدیدہ تا سید محمد کانپوری
(۱۱) سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ علویہ، مثل نقشبندیہ صدیقیہ تا امام جعفر صادق
(۱۲) سلسلۂ عالیہ بدیعیہ مداریہ، مثل قادریہ جدیدہ تا جمال الاولیا
(۱۳) سلسلۂ علیہ عالیہ علویہ منامیہ اقرب الطرق۔

[حیاتِ اعلیحضرت، جلد ۲، ص: ۳۲۰/ ۳۳۴، امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر رامپور روڈ، بریلی]

علاوہ ازیں آپ ہی سے متعلق مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی علیہ الرحمہ ''تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ'' میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

آپ (فاضل بریلوی) ١٢٩٤ ہجری ١٨٧٧ عیسوی میں اپنے والد ماجد شاہ مولانا محمد نقی علی خاں حضرت تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر محب الرسول بدایونی کے ہمراہ حضرت شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت سے مشرف ہوئے اور اجازت

وخلافت سے بھی نوازے گئے۔آپ کو جن سلاسل طریقت میں اجازت وخلافت حاصل تھی ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) قادریہ برکاتیہ جدیدہ
(۲) قادریہ آبائیہ قدیمہ
(۳) قادریہ اہدایہ
(٤) قادریہ رزاقیہ
(٥) قادریہ منصوریہ
(٦) چشتیہ نظامیہ قدیمہ
(٧) چشتیہ محبوبیہ جدیدہ
(٨) سہروردیہ واحدیہ
(٩) سہروردیہ فضیلیہ
(١٠) نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ
(١١) نقشبندیہ علائیہ علویہ
(١٢) بدیعیہ (مداریہ)
(١٣) علویہ منامیہ وغیرہ وغیرہ۔

[تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص:۳۹۹]

حضرت مفتی اعظم ہند کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی

:

آپ کا نام محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری ہے جو کہ مفتی اعظم ہند کے لقب سے مشہور ہیں۔آپ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے اکتالیسویں/۴۱ امام وشیخ طریقت ہیں۔سلسلۂ رضویہ میں آپ کا مقام ومرتبہ بہت بلند وبالا ہے شہزادۂ اعلیٰ حضرت

ہونے کی وجہ سے آپ اس سلسلہ میں اپنے دور میں مرکز عقیدت بنے رہے ہند و پاک کے بے شمار لوگ آپ کے دامن سے وابستہ ہیں۔آپ کی پیدائش ۲۲/ذی الحجہ ۱۰ ۱۳۱ھ مطابق ۱۸/جولائی ۱۸۹۲ عیسوی بروز دوشنبہ شہر بریلی میں ہوئی۔آپ کو بیعت کا شرف قطب عالم شیخ طریقت حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی قدس سرہ سے تھا اور چھ/۶ سال کی عمر شریف میں آپ کے **شیخ طریقت نے بیعت کرنے کے بعد جملہ سلاسل مثلاً قادریہ، چشتیہ،نقشبندیہ،سہروردیہ،مداریہ وغیرہ کی اجازت** سے **بھی نوازا**،اپنے شیخ طریقت کے علاوہ والد محترم امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ سے بھی خلافت واجازت حاصل فرمائی۔

علمائے کرام وسادات عظام کا ادب واحترام: تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں ہے کہ آپ کو علما وسادات کرام کا احترام ورثہ میں ملا تھا۔ایسے والہانہ انداز سے ان حضرات کی تعظیم وتوقیر کرتے تھے کہ اس کا بیان کرنا مشکل ہے۔۱۹۷۹ عیسوی کا واقعہ ہے کہ گرمی کی دوپہر میں ایک خاتون ایک بچہ کے ساتھ تعویذ کے لیئے آئیں لوگوں نے بتایا کہ حضرت آرام فرمارہے ہیں مگر انہیں تعویذ کی سخت ضرورت تھی انہوں نے کہلوایا کہ دیکھ لیا جائے کہ حضرت جگے ہوں اور مجھے تعویذ مل جائے مگر حضرت کے پاس کسی کو جانے کی ہمت نہ ہوئی۔بالآخر وہ خاتون اپنے بچہ سے بولیں چلو بیٹے! یہ کیا معلوم تھا کہ اب یہاں سیدوں کی باتیں نہیں سنی جاتیں نہ معلوم حضرت نے کیسے سن لیا اور خادمہ کو آواز دیکر کہا جلدی بلاؤ شہزادی کہیں ناراض نہ ہوجائیں انہیں روک لیا گیا بچہ حضرت کے پاس گیا حضرت نے نام پوچھا اس نے بتایا سید فلاں حضرت نے اس بچہ کو بڑی عزت ومحبت کے ساتھ بٹھایا، پیار سے سر پر ہاتھ پھیرا سیب منگا کر دیا اور پھر پردے کی آڑ سے محترم خاتون سے حال معلوم کر کے انہیں اسی وقت تعویذ لکھ کر دیا اور گھر میں

یہ کہہ کر رکوالیا کہ دھوپ ختم ہوجائے تب جانے دینا اوران کی خاطر ومدارات میں کمی نہ کرنا۔

تاریخ وفات: آپ نے ۱۳/محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ہجری مطابق ۱۱/نومبر ۱۹۸۱ء عیسوی بعمر ۹۲/سال بروز بدھ بوقت ایک بجکر ۴۰/منٹ رات میں داعی اجل کولبیک کہا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

غسل اور نماز جنازہ: بروز جمعہ ۱۵/محرم الحرام ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۳/نومبر ۱۹۸۱ء عیسوی ۸/بجے آپ کے جنازہ کو غسل دیا گیا آپ کے نواسہ مولانا منان رضا خاں صاحب نے وضو کرایا اور غسل حضرت مولانا مفتی اختر رضا خاں صاحب نے کرایا۔ اور نماز جنازہ (حضور سرکار کلاں) حضرت علامہ سید مختار اشرف (اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ) صاحب قبلہ سجادہ نشین کچھوچھہ مقدسہ نے پڑھائی۔ [تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ۵۰۳/تا/۵۲۶]

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق لگے ہاتھوں حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا ایک قلمی فتوی بھی ملاحظہ کرلیں:

آپ فرماتے ہیں کہ ''حضور قطب المدار قدس سرہ کا سلسلہ جاری ہے سلسلہ خلفا ہی سے جاری ہوتا ہے۔ واللہ اعلم''۔

(فقیر مصطفی رضا غفرلہ)

مہر ۱۳۷۷ھ

[سعی آخر، ص: ۲۸۲، مصنف: غازی ملت علامہ سید ہاشمی میاں]

آپ ہی سے متعلق "سلسلئہ مداریہ" میں اس طرح ہے"حضرت مفتی اعظم ہند کا ایک اور قلمی فتوی جس کی نقل بمطابق اصل پیر طریقت حضور صوفی محمد جمال الدین صاحب قبلہ علوی المداری (خانقاہ عالیہ مداریہ کرلا ممبئی مہاراشٹر) کے پاس موجود ہے۔آپ نے اس میں تحریر فرمایا ہے کہ"سلسلئہ مداریہ کی مخالفت کرنے والا شمر لعین ہے"۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان قادری نے ایک اصولی بات کہتے ہوئے کہ سلسلہ خلفاء ہی سے جاری ہوتا ہے بے دریغ احقاق حق وابطال باطل فرمایا ہے۔اور کیوں نہ فرماتے جبکہ آپ کے مرشد گرامی قطب عالم حضور سیدی شاہ ابوالحسین نوری مارہروی نے آپ کو سلسلئہ عالیہ مداریہ کی بھی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔یہ تو عام سی بات ہے آپ کے مرشد گرامی کا یہی عقیدہ تھا کہ سلسلہ عالیہ مداریہ جاری وساری ہے۔اسی لیے انہوں نے حضرت مفتی اعظم ہند کو بھی عنایت فرمایا۔لہذا ایک مرید کو تصوف میں اپنے پیر کی ہی پیروی کرنی چاہیے۔اس مقام پر یہ صراحت بھی ضروری ہے کہ میں نے مفتی اعظم ہند کے جن دو فتاؤں کا حوالہ دیا ہے وہ دونوں فتوے آپ کے مجموعہ فتاویٰ یعنی فتاویٰ مصطفویہ میں شامل اشاعت نہیں ہو سکے ہیں خدا جانے کس مصلحت کے پیش نظر ان فتاؤں کو شامل کتاب نہیں کیا گیا۔

[سلسلئہ مداریہ،ص:۳۹۸/۳۹۹]

اور ۱۱ر جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ میں حضور مفتی اعظم ہند کے پاس ایک استفتا آیا جس کے اندر سلسلئہ مداریہ کے متعلق پوچھا گیا تھا تو جواب میں آپ بڑی سختی سے منع فرماتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ"بیکار سوال کئے جاتے ہیں نماز روزے وغیرہ ضروری مسائل تو پوچھے نہیں جاتے ،یہ بیکار باتیں دریافت کی جاتی

ہیں اور پھر ایک بار نہیں واللہ اعلم کتنی بار یہ سوال آیا ہے۔ لوگ برابر اس سلسلہ میں بیعت کرتے مرید ہوتے ہیں۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ کسی خائن وبد دیانت نے اپنی طرف اس میں یہ گھڑھ دیا کہ ''انہیں یہ ثابت نہیں کہ یہ سلسلہ سوخت ہو چکا ہے جن بزرگوں کو اس کی اطلاع ہے انہوں نے ایسا تحریر فرمایا ہے اس میں اس درجہ جاہلوں کو پڑنا کہ ایک دوسرے کا دشمن ہو جائے تکفیر و تفسیق تک نوبت پہونچ جائے ہرگز جائز نہیں جو مداری سلسلہ میں ہوتے ہیں ان سے تعارض نہ کریں کہ اس بیکار بحث کا نتیجہ سوا فساد اور کچھ نہیں۔

[فتاویٰ مصطفویہ، ص ۴۵۴/وفتاویٰ مفتی اعظم، ج:۵، ص:۳۰۵]

قارئین محترم! مذکورہ بالا علمائے کرام کے ارشادات اور اہلسنت کی کتبِ معتمدہ کی شہادتوں نے قطعی طور پر یہ واضح کر دیا کہ ''سبع سنابل'' کی تمام عبارتوں پر اعتماد کرنا اور اس کو بنیاد بنانا درحقیقت راہِ گمراہی اختیار کرنا ہے۔ نیز اس محرف ومن گھڑت کتاب پر اعتماد کر کے سلسلئہ عالیہ مداریہ کو سوخت کہنا دراصل مارہرہ مطہرہ کالپی بریلی اور بلگرام کے شیوخ ِ طریقت پر انگلی اٹھانا ہوا۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن خان نقشبندی کو بھی سلسلئہ مداریہ میں اجازت وخلافت حاصل تھی:

خطیب اہلسنت حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی نقشبندی اپنی کتاب مشائخ نقشبندیہ کے اندر حضرت علامہ عبدالرحمٰن شاہجہاں پوری صاحب کے حالات ومعمولات میں لکھتے ہیں کہ'' (حضرت غلام علی شاہ دہلوی نے) آپ کو کلاہ وشال وخرقہ عطا فرما کر خاندان نقشبندیہ مجددیہ میں خلافت

عطافرمائی اور ساتھ ہی سلاسل قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ ومداریہ وغیرہ کی بھی اجازت وخلافت مرحمت فرمائی''۔

[مشائخ نقشبندیہ،ص:۴۷،رسلسلۂ مداریہ،ص:۲۶۴]

حضرت سیدنا شاہ ذکی الدین سجادہ نشین مانکپوری قدس سرہ کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کا''شجرۂ مداریہ''اس طرح ہے:

حضرت شاہ ذکی الدین ،حضرت شاہ کرم احمد حسام الکریمی مانکپوری ،حضرت شاہ محمد محسن ،حضرت شاہ غلام چشتی ،حضرت شاہ کرم علی ،حضرت شاہ محبوب عالم،حضرت شاہ محمد احمد،حضرت شاہ دانیال،حضرت شاہ عبدالکریم مانک پوری ،حضرت خواجہ سلطان محمد ،حضرت شیخ لاڈمداری ،حضرت شیخ طٰہٰ مداری ،حضرت سید شاہ ابوالحسن میٹھے مدار ،حضرت قاضی سید شاہ محمود الدین کنتوری ،حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

[از شجرات طیبات،ص:۳۳]

حضرت سیدنا شاہ محمد نعیم عطا قدس سرہ سجادہ نشین خانقاہ سلون شریف ضلع رائے بریلی کوبھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی:

آپ کا'' شجرۂ مداریہ''اس طرح مذکور ہے:حضرت شاہ محمد نعیم عطا ،حضرت شاہ محمد مہدی عطا،حضرت شاہ محمد حسین عطا،حضرت شاہ محمد عطا،حضرت شاہ کریم عطا،حضرت شاہ محمد پناہ ،حضرت شاہ محمد شیخ محمد اشرف سلونی ،حضرت شاہ عبدالکریم مانک پوری ،حضرت خواجہ شاہ سلطان محمد ،حضرت شیخ لاڈمداری ،حضرت شیخ طٰہٰ مداری ،حضرت سید شاہ میٹھے مدار ،حضرت خواجہ سید محمود الدین

کنتوری، حضرت سلطان العارفین والمتقین سیدنا مرشدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔
[شجرات طیبات ص ۳۴۳]

حضرت مولانا حافظ سید اویس میاں بلگرامی صاحب کو بھی سلسلہ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل ہے:

حضرت مولانا حافظ وقاری سید اویس مصطفیٰ قادری واسطی دامت برکاتہ القدسیہ جو اس وقت زیب سجادہ بلگرم شریف ہیں والد ماجد کا نام سید حسین واسطی ہے آپ کی پیدائش ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۹۶۷ء میں ہوئی ۱۹۹۲ء میں درجات فضیلت کی ڈگری جامعہ عربیہ اظہار العلوم جہانگیر گنج ضلع امبیڈکر نگر سے حاصل کی آپ کے بڑے والد سید شاہ زین العابدین سے شرف بیعت حاصل ہوئی، ۱۹۹۰ء میں سلسلہ عالیہ قادریہ رزاقیہ میں مرید ہوئے ۱۹۹۱ء ۱۴۱۲ھ میں سارے سلاسل کی اجازت وخلافت مرحمت فرمائی بعد میں ۲۶/ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۹۹۲ء کو سید ملت حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف نے بھی سلسلہ عالیہ قادریہ کالپویہ قدیمہ وجدیدہ کی اجازت مرحمت فرمائی حضرت اویس میاں مخدوم ملت دامت برکاتہم کو ان مشائخ کے سلسلوں کی خلافتیں حاصل ہیں حضرت سید محمد چشتی صاحب الدعوۃ الصغرہ فاتح بلگرم حضرت سید محمد قادری بلگرامی حضرت میر سید لطف اللہ شاہ لدھا بلگرامی صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ قادری عشقی حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری بانسہ شریف حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی اس طور سے آپ کو جن مشہور سلاسل کی اجازتیں اور خلافتیں حاصل ہوئیں ان کی تفصیل یہ ہے سلسلہ قادریہ میں پانچ سلسلے چشتیہ میں تین سلسلے سلسلہ

سہروردیہ میں دو سلسلے نقشبندیہ میں تین سلسلے یہ کل تیرہ سلسلے ہوئے اور چودھواں سلسلہ بدیعیہ مداریہ لطفیہ کا پیویہ ہے۔
[دائرہ قادریہ بلگرم،ص: ۲۹۴،ڈاکٹر ساحل سہسرامی علیگ]
ان مذکورہ شجرات وحوالہ جات کے علاوہ ''سلسلئہ ابوالعلائیہ،سلسلئہ صابریہ، بزرگان صفی پور، صاحبانِ چورہ، سلسلئہ شمسیہ اویسیہ، ولی اللہ محدث دہلوی، مشائخ بلگرام وغیرہم کے ''شجرات مداریہ'' بھی ملاحظہ کریں

سلسلئہ ابوالعلائیہ مداریہ

حضرت شیخ برہان الدین ملیح آبادی،حضرت شیخ محمد فرہاد دہلوی، حضرت شیخ خواجہ دوست محمد، حضرت شیخ سیدنا امیر ابوالعلا، حضرت شیخ عبداللہ احرار، حضرت شیخ یعقوب چرخی، حضرت شاہ ہدایت اللہ سرمست، حضرت شیخ قاضن، حضرت مولانا حسام الدین سلامتی، حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

سلسلئہ صابریہ مداریہ

حضرت مولوی محمد حسن، حضرت امیر شاہ طیفوری، حضرت میاں غلام شاہ، حضرت شاہ عبدالکریم، حضرت شاہ عنایت، حضرت میراں شاہ سید بھیک، حضرت شاہ ابوالمعالی، حضرت شیخ داؤد گنگوہی، حضرت شاہ ابوسعید گنگوہی، حضرت شاہ نظام الدین بلخی، حضرت شاہ جلال الدین تھانیسری، حضرت شاہ عبدالقدوس، شاہ ادریس محمد اودھی، شاہ بدھن بہرائچی، شاہ اجمل بہرائچی، شاہ بدیع الدین مدار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔[آئینۂ تصوف]

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور سلسلئہ مداریہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شیخ ابوطاہر مدنی، شیخ ابراہیم، شیخ احمد قشاشی،

شیخ شناوی، شیخ سید صبغۃ اللہ، شیخ وجیہہ الدین گجراتی، شیخ محمد گوالیاری، شیخ طہور حاجی ظہور، شیخ ہدایت اللہ سرمدی، شیخ محمد قاضی، شیخ حسام الدین سلامتی، شیخ الوقت بدیع الدین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔[مقالات طریقت،ص:۱۸۸]

بزرگان صفی پوراور سلسلۂ مداریہ

حضرت مخدوم الانام شاہ امیر اللہ صفوی و حضرت شاہ حفیظ اللہ و حضرت شاہ محمدی عرف غلام پیر وایشاں را شاہ افہام اللہ وایشاں را شاہ عبداللہ و ایشاں را شاہ یونس وایشاں را شاہ زاہد وایشاں را شاہ عبدالرحمن و ایشاں را شاہ الکریم و ایشاں را از شاہ بندگی مبارک و ایشاں را از شاہ صفی وایشاں را از شاہ سعود و ایشاں را شیخ سید بدھن بہرائچی و ایشاں را حضرت اجمل بہرائچی وایشاں را سرکار قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مکنپوری رحم اللہ اجمعین۔

[تذکرۃ المتقین،حصہ دوم،ص:۱۷۳]

صاحبانِ چورہ اور سلسلۂ مداریہ

حافظ سلطان احمد صاحب چورہ، شاہ خیرات علی شاہ، سید حسین علی، شاہ احمد سعید، شاہ سلطان ابوسعید، شاہ فضل اللہ کالپوی، شاہ سید احمد، شاہ سید محمد کالپوی، شاہ جمال الاولیاء، شاہ قیام الدین، شاہ قطب الدین، سید جلال الدین عبد القادر، سید مبارک، سید اجمل بہرائچی، شیخ المشائخ شاہ بدیع الدین احمد قطب المدار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

[منہاج طریقۃ النبی]

سلسلۂ شمسیہ اویسیہ مداریہ

حضرت شیخ ارشد محمد رشید مصطفٰی، حضرت ابو یزید، حضرت شاہ فخر الدین زندہ

ولی، حضرت سید محمد جمال الدین جان من جنتی، حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔[گنج ارشدی، حصّہ دوم، ص:۲۰]

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی کا شجرۂ مداریہ

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی، مخدوم شیخ حسین بن محمد سکندر آبادی، مخدوم شیخ صفی الدین عبدالصمد صفی پوری، مخدوم شیخ سعدالدین بدھن خیر آبادی، شیخ محمد شاہ مینا لکھنوی، شیخ سارنگ راجو قتال، سید جلال الدین بخاری المعروف بہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت مرید وخلیفہ سید بدیع الدین احمد شاہ مدار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

[اصح التواریخ، ج:اول، ص:۱۰۹، ۱۳۴۷ھ]

واضح ہو کہ سلاسل قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، قلندریہ، اشرفیہ، وغیرہم بیشتر ان چار بزرگوں سے منسوب ومربوط ہیں حضرت شاہ اجمل بہرائچی، حضرت مخدوم جہانیاجہاں گشت، حضرت مخدوم اشرف سمنانی، حسام الدین سلامتی مانکپوری، یہ چار بزرگ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، قلندریہ کے ساتھ ساتھ مداری بھی ہیں۔ ان حضرات نے حضور سرکار سرکاراں سید بدیع الدین احمد زندان صوف سے براہ راست سلسلۂ مداریہ حاصل کیا اور قادریوں، چشتیوں، سہروردیوں، اشرفیوں وغیرہ کو تقسیم فرمایا جو آج بھی جاری وساری ہے۔

دیکھئے! عبدالعزیز محدث دہلوی اور سلسلۂ مداریہ (مقالات طریقت بہ فضائل عزیزیہ، ۱۸۶) حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور سلسلۂ مداریہ (تذکرۃ المتقین ج:۲، ص:۱۱۷) مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی اور سلسلۂ مداریہ (تذکرۃ المتقین، ج:۲، ص:۱۷۶) محمد شیر میاں پیلی بھیت اور سلسلۂ مداریہ (جواہر ہدایت وتذکرہ المتقین، ص:۱۷۲) سلسلۂ رفاعیہ مداریہ [الشجرات

الرفاعیہ،ص:۳۰۶]

سلسلۂ مداریہ اور سبع سنابل سے متعلق رئیس القلم حضرت علامہ مفتی محمد قیصر رضا علوی حنفی جھہراؤں شریف ارشاد فرماتے ہیں کہ

سلسلۂ مداریہ کے سوخت کا قصّہ محض جعلی ہے۔علماء ربانیین اولیاء کاملین اور سلف وصالحین کے ملفوظات وارشادات ومکتوبات کے مدّنظر یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ سلسلۂ مداریہ کے سوخت کا قصّہ قطعی جعل ودجل وفریب ہے تمام خانوا دہائے تصوف میں یہ سلسلہ جاری وساری ہے صوفیاء کرام ہر دور میں اسکی سندیں لکھتے آئے اہل تصوف متواتراً متعدد طرق سے اس سلسلۂ پاک کی اسانیدا پنی کتابوں میں تحریر فرمائیں خود خاندان قطب المدار کے مشائخ سے اس سلسلے کی سینکڑوں شاخوں کا انشعاب ہوا بہتّر گروہ تو صرف حضرت سید جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ سے نکلے جنکے فیوض سے اکناف عالم کا ذرہ ذرہ فیضاب ہے مسالک السالکین میں اسپر تفصیلی گفتگو موجود ہے جس سلسلۂ عالی قدر کا فیض ہر گاؤں ہر گھر ہر شہر تک پہونچا اور آج تک نشانیاں باقی ہیں وہ عظیم القدر سلسلہ کس طرح سے سوخت ہوسکتا ہے تعجب خیز بات ہے لفظ ملنگ اسی ''سلسلے کی اصطلاح ہے فیروز اللغات میں لکھا ہے کہ ملنگ سلسلۂ مداریہ سے وابستہ ہوتے ہیں اور مشاہدہ ہے کہ ہندوستان میں شائد بائدہی کوئی ایسا علاقہ ہوگا جہاں ملنگانِ پاکباز کی ڈیریاں اوران سے منسوب نشانیاں نہ ہوں حضرت سیدنا شیخ یٰسین جھونسوی قدس سرہ کی کتاب مناقب العارفین میں لکھا ہے کہ'' حضرت شیخ حاجی محمد مداری رحمتہ اللہ علیہ دوواسطوں سے ملک العارفین حضور سیدنا شاہ بدیع الدین مدار کے خلیفہ تھے'' ملک العارفین صفحہ نمبر 125 حضور سیدنا خوآجہ بابا فریدالدین گنج شکر قدس سرہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی

الشجر ات الرفاعیہ صفحہ نمبر 306 کتاب سمات الاخیار صوفیاء بہار بحر زخّار ثواقب الآ ثار تجلیات انوار فی شیوخ بہار مکتوبات شیخ حسین نوشۂ توحید بحر الحقائق مقصود الطالبین زاد السالکین وغیرہ کے مطالعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں وبیاں ہوجاتی ہے کہ سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت ہندوستان میں مروج تمام سلاسل عالیات کے مشائخ کے درمیان ہر زمانہ ہر صدی میں موجود پائی گئی ہے مگر یہ ایک المیہ ہے کہ کچھ حضرات مسلسل اپنے ہی سینکڑوں بزرگان دین کی تکذیب وتحمیق وتجہیل پر بضد ومصر دکھائی دے رہے ہیں سلسلۂ مداریہ حضرت فاضل بریلوی اور انکے پیران سلسلہ کو بھی حاصل تھا حضرت والا نے خود اور انکے مشائخ نے بھی اس بات کو تحریر کیا مگر باوجود اسکے فتاوی رضویہ جلد 12 کو لیکر کچھ حضرات درمیان اہلسنت رہ کر شور وغوغہ مچاتے رہتے ہیں چونکہ حضرت فاضل بریلوی کافی سادات نثار بزرگ تھے اگر کوئی اپنے آپکو سید بتا دیتا تو بس اسی بتانے کو ہی معتبر تسلیم فرما لیتے اب دیکھئے حضرت سیدنا میر عبد الواحد بلگرامی کی سیادت کا کیا پوچھنا انکی محرّف کتاب سبع سنابل میں یہ تحریر مل گئی کہ حضرت مدار پاک نے خود اپنے سلسلے کو درہم برہم کر دیا تھا بس آپ نے اس کتاب پر بھروسہ کر کے لکھدیا کہ سلسلۂ مداریہ سوخت ومنقطع ہے حضرت نے ایک بڑی شخصیت کے نام سے منسوب ہونے کی وجہ سے مزید تحقیق کی زحمت نہیں کی مگر بعد کے بہت سے محققین نے اس پر پڑی غبار کو صاف کیا اور بدلائل قاہرہ اس سلسلۂ عالی قدر کے اجراء کو ثابت فرمایا راقم الحرف محمد قیصر رضا نے اس بابت موجودہ مشائخین میں سے درجنوں مشائخ کرام سے استفسار کیا تو انہوں نے اسے جاری وساری ہی بتایا میں نے ایک مثبت بات پیش کردی مجھے اسی میں سلامتی نظر آتی ہے بقیہ کسی پر کوئی جبر نہیں ہر شخص اپنے آپ میں مختار ہے ہمیں

تمام سلاسل کے بزرگوں کی تحریروں سے پیار ہے سب کا احترام ضروری ہے کسی ایک عالم کی تحریر کو لیکر بقیہ سینکڑوں بزرگان دین کی تحریروں کو ملیا میٹ کردینا اولیا دوستی کے منافی سمجھتا ہوں۔[علامہ قیصر رضا علوی جھہراؤں شریف، رابطہ نمبر:۹۷۹۲۱۷۶۲۷۶]

سلسلۂ مداریہ اور سبع سنابل کے متعلق استاذ الاساتذہ فقیہ عصر حضرت مفتی شہاب الدین صاحب قبلہ صدر مفتی جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ تحریر فرماتے ہیں:

''سلسلۂ مداریہ جاری ہے۔جلیل القدر علماء ومشائخ سلسلۂ مداریہ سے وابستہ ہیں سلسلۂ مداریہ کو سوخت قرار دینا حق سے بعید ہے۔لہذا مطبوعہ سبع سنابل کی یہ عبارت: لیکن شاہ مدار کے وہ چند مرید بغیر رخصت بغیر اجازت اور بغیر خلافت کے مرید کرتے تھے اور سلسلہ بڑھاتے تھے اور اپنا خلیفہ بناتے، یہی ان کی گمراہی ہے'' باطل ہے اس لیے کہ اس عبارت کو تسلیم کر لینے کی تقدیر پر ان جلیل القدر علماء ومشائخ کو گمراہ قرار دینا لازم آئے گا جو سلسلۂ مداریہ سے وابستہ ہیں۔خود اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور مشائخین ماہرہرہ گمراہ کن فعل کے معاون قرار پائیں گے۔اس لئے کہ ان حضرات نے سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل کر کے سید میر عبدالواحد بلگرامی کے مفروضہ قول کے مطابق ایک گمراہ کام میں سلسلۂ مداریہ کے لوگوں کو مدد پہنچایا اسی طرح مطبوعہ سبع سنابل کی یہ عبارت: شاہ مدار نے فرمایا میں نے گنتی کے چند آدمی مرید کئے ہیں اور آج کی تاریخ سے کسی کو مرید نہیں کروں گا۔رہی خلافت وہ میں نے نہ کسی کو دی ہے اور اب نہ دوں گا،، باطل ہے اس لیے کہ بہت سی معتبر ومستند کتابوں سے ثابت ہے کہ حضرت شاہ مدار نے بہت سے علماء ومشائخ کو اپنے سلسلہ کی اجازت

وخلافت دی ہے۔ اور ان علماء ومشائخ نے دوسرے علماء ومشائخ کوسلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت دی ہے۔حضرت شاہ بدیع الدین مدار کی ملاقات شیخ سراج الدین سوختہ سے کالپی شریف میں ہوئی تھی۔ تمام تاریخ وسیرت کی کتابوں میں یہ بات درج ہے کہ حضرت شاہ بدیع الدین مدار جونپور کالپی شریف سےتشریف لائے تھےاور جونپور میں ایک مدت تک قیام کیا تھا۔ جونپور میں جلیل القدر علماء ومشائخ نے حضرت شاہ بدیع الدین مدار سے اجازت وخلافت حاصل کیا اور ان سے مرید ہوئے اور ان کے انتقال کے بعد جلیل القدر علماء ومشائخ سلسلۂ مداریہ سے وابستہ ہوئے۔ بہت سے علماء ومشائخ نے دیگر سلاسل کے ساتھ سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل کی۔ اگر شاہ بدیع الدین مدار کا سلسلہ شیخ سراج الدین سوختہ کالپی شریف میں سوخت کردیئے ہوتے اور شاہ بدیع الدین مدار کسی کو اجازت وخلافت نہ دینے کا عہد کر لئے ہوتے تو جونپور میں مرید کرنا اور وہاں کے علماء ومشائخ کو اجازت وخلافت دینا ثابت نہیں ہوتا۔ لہذا یہ قول کسی بددیانت اور فتنہ پرور شخص نے حضرت شاہ بدیع الدین مدار سے منسوب کردیا کہ: آج کی تاریخ سے کسی کو مرید نہیں کروں گا۔ رہی خلافت وہ میں نے نہ کسی کو دی ہے اور نہ اب دوں گا،، نیز شاہ بدیع الدین مدار نے جونپور میں خانقاہ بنائی۔ لوگوں کو سلوک کی تعلیم دی۔ جب سبع سنابل کے مطبوعہ نسخہ کے مطابق جونپور میں حضرت شاہ بدیع الدین مدار کا کوئی مرید نہیں تھا تو اپنی خانقاہ میں سلوک کی تعلیم کس کو دیتے تھے؟ جب حضرت شاہ بدیع الدین مدار کو مرید نہیں کرنا تھا اور نہ ہی کسی کو اجازت وخلافت دینا تھا تو کیا جونپور تفریح کے لیے تشریف لائے تھے؟ جب سبع سنابل کے مطبوعہ نسخہ کے مطابق حضرت شاہ بدیع الدین مدار نے کسی کو خلاف نہ دینے کا خط کثرت سے چاروں طرف

روانہ کیا تو جونپور کے جلیل القدر علماء ومشائخ کو وہ خط کیونکر نہیں ملا؟ جب شاہ مدار کالپی شریف سے جونپور تشریف لائے تو کسی کو خلافت نہ دینے کا اعلان جونپور میں کیوں نہیں کیا؟ اگر خلافت نہ دینے کا اعلان کیا تو جونپور کے علماء ومشائخ سلسلۂ مداریہ سے کیوں وابستہ ہوئے؟ کیا جونپور کی مقتدر ہستیاں اس قدر جاہل تھیں کہ علم وفضل زہد وتقوی کے باوجود ایک سوخت سلسلہ سے وابستہ ہوگئیں؟ نیز حضرت شاہ بدیع الدین مدار نے کسی کو اجازت وخلافت نہ دینے کا خط لکھنے کے باوجود جونپور آکر کیونکر وہاں کے علماء کو اجازت وخلافت دیا؟ کیا حضرت شاہ بدیع الدین مدار خود گمراہ ہوگئے تھے؟ (نعوذ باللہ من ذلک) نیز جب حضرت شاہ بدیع الدین مدار نے سبع سنابل کے مطبوعہ نسخہ کے مطابق کسی کو اجازت وخلافت نہیں دی تھی تو ان کا سلسلہ بھی قائم نہیں ہوا تھا۔ جب سلسلہ مداریہ کا کوئی وجود ہی نہیں تھا تو اس کو سوخت کرنا کیونکر متصور ہوسکتا ہے؟ کیا ایک معدوم چیز کو کوئی سوخت کرسکتا ہے؟ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ سلسلۂ مداریہ جاری ہے۔ کسی بددیانت، تعصب پرست اور فتنہ پرور شخص نے اس سلسلہ کے سوخت ہونے کی روایت مشہور کردی ہے۔

سلسلۂ مداریہ کے سوخت والی عبارت کو کسی نے گڑھ کر سبع سنابل میں الحاق کردیا ہے۔ سبع سنابل کے اصل نسخہ میں اس الحاقی عبارت کا کوئی وجود نہیں ہے۔ سلسلۂ مداریہ کے سوخت کا تفصیلی واقعہ جس طرح سبع سنابل کے مطبوعہ نسخہ میں ہے اس کی تائید کسی معتبر کتاب سے نہیں ہوتی ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبارالاخیار میں شیخ عبدالحق چشتی نے مراۃ الاسرار میں اور دیگر معتبر ومستند علمائے کرام نے اپنی کتابوں میں شیخ سراج الدین سوختہ اور شاہ مدار کے واقعہ کو لکھا ہے لیکن کسی نے بھی سلسلۂ مداریہ کے سوخت ہونے کو بیان نہیں کیا

ہے۔بعض علمائے کرام نے تو شیخ سراج الدین سوختہ اور شاہ مدار کے درمیان کشیدگی کے واقعہ کو غیر معتبر قرار دیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ شیخ بدیع الدین مدار شیخ سراج الدین سوختہ کی دعاء سے جونپور آئے تھے۔ یہی بات حضرت میر عبدالواحد بلگرامی نے سبع سنابل میں لکھا ہے۔ احمد علی چشتی (جن کا انتقال ۱۲۸۱ میں ہوا) اپنی کتاب قصر عارفاں جلد اول صفحہ ۱۶۵ میں لکھا ہے: حضرت سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی اپنی کتاب سبع سنابل میں لکھتے ہیں کہ آپ حافظ سراج الدین کی دعا سے جونپور میں آئے تھے، قصر عارفاں کی اس عبارت سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ سلسلۂ مداریہ کے سوخت والی عبارت سبع سنابل میں الحاق کر دی گئی ہے۔

[قلمی فتویٰ ہاشمی دارالافتا والقضا میں موجود ہے]

سبع سنابل اور سلسلۂ مداریہ کے متعلق حضرت علامہ ومولانا مفتی سید اظہر عقیل شاہ مداری (بانی مناظرہ موہنی) تحریر فرماتے ہیں:

علما و مشائخ کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ موجودہ سبع سنابل از اول تا آخر دروغ بے فروغ ہے۔ علمائے دین و مفتیان شرع متین نے اس کی تردید میں باضابطہ طور پر کتابیں بھی تحریر کی ہیں مثلاً سبع طرائق، سیف قاطع، سیف مدار وغیرہ۔ اس میں بہت سارے واقعات خلافِ شرع موجود ہیں جو کہ ہرگز ہرگز قابل اعتبار نہیں۔ قارئین بچشم خود دیکھ سکتے ہیں کہ شیخ سراج جو کہ قادر شاہ کے پیر تھے اور قادر شاہ طلبِ علمِ دین کی غرض سے قطب الاقطاب سرکار مدار العالمین زندہ شاہ مدار کی بارگاہ میں بار بار جاتے تھے لیکن سرکار قطب المدار نہ تو قادر شاہ سے ملاقات کرتے تھے اور نہ ہی اندر آنے کی اجازت عطا فرماتے تھے۔ خیر! جیسا کہ سبع سنابل ص: 112 پر یہ قصہ تفصیلاً حضرت میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں۔ اور اسی صفحہ کے چوتھی سطر میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے سلسلے کو خود سوخت کر دیا ہے''۔ حالانکہ اس میں کسی حوالے کا ذکر بھی نہیں ہے۔ اور حضرت میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ جبکہ سرکار مدار العالمین سے کئی صدی بعد کے عالم دین ہیں۔

اور معاذ اللہ اسی صفحہ میں نیچے کچھ اس طرح ذکر ہے کہ ''سرکار مدار و شیخ سراج میں تکرار بڑھ

گئی کہ اتنے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور شاہ مدار سے منع فرمایا''۔ جبکہ اِس فقیر کی نظر سے آج تک کوئی ایسی روایت نہیں گذری کہ دو آدمی عالم بیداری میں لڑ رہے ہوں اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کو چھڑانے کے لیے آ گئے ہوں! اہل علم و دیانت سے گزارش ہے کہ کتاب کھول کر غور فرمالیں! کہ واقعہ میں صداقت کہاں تک ہے؟

مزید اس سے آگے ص: 113 پر سرکار مدار العالمین نے شیخ سراج کو سوخت کر دیا تو شیخ سراج نے کہا کہ ہم نے تمہارے مریدوں کو گمراہ کیا''۔ سب سے پہلے تو یہ دیکھیں کہ جب سرکار مدار اعظم نے شیخ سراج کو سوخت فرما دیا۔ وہ سوخت ہو گئے۔ اب ان کا پاور بالکل نہ رہا ولایت ہی سلب کر لی گئی پھر بھی گمراہیت کا ٹھیکہ چہ معنی دارد؟

اب آپ خود ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں! اللہ جل جلالہ کو حاضر و ناظر مانتے ہوئے کہ کسی اللہ کے بندے کو گمراہ کرنے کا کام انسان کا ہے یا شیطان کا ؟

اگر شیطان کا تو شیخ سراج کیا ہوئے؟

نیز آج تک جو مولوی شیخ سراج کی باتوں پر عمل کرتے ہوئے ان کی اقتدا میں مداریوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوشش میں لگے رہتے ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بھٹکاتے رہتے ہیں وہ کون ہوئے؟

دوسری بات ''اسی لئے شیخ سراج کو سوختہ کہا جاتا ہے۔ سراج بمعنی چراغ سوختہ بمعنی جلا ہوا''۔ یہ چیز تو کلیر ہے کہ شیخ سراج کو سرکار مدار العالمین نے سوخت کیا ہے نہ کہ سرکار مدار کو شیخ سراج نے۔ اور یہاں پر غور کرنے والی بات یہ بھی ہے کہ شیخ سراج کا مقام ولایت میں ایک عارف کا ہے جبکہ سرکار قطب المدار قطب الاقطاب مدار العالمین حاملِ مقام صمدیت واصلِ مقام محبوبیت ہیں۔ اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ ایک ڈی آئی جی، اور آئی جی، اگر چاہے تو ایس پی، ڈی ایس پی، انسپیکٹر، حوالدار، پولیس، چوکیدار سب کو برخواست کر سکتا ہے۔ مگر ایک چوکیدار جو ابھی ابھی حکومت کے عملہ میں شمولیت اختیار کیا ہے آئی جی، اور ڈی آئی جی کے سامنے کھڑے ہونے کی بھی ہمت نہیں رکھتا اور عارف ولادت کی پہلی منزل ہے جبکہ قطب الاقطاب آخری منزل ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اسی صفحے میں شاہ مدار نے فرمایا ''میں نے گنتی کے چند آدمی مرید کئے ہیں اور آج کی تاریخ سے کسی کو مرید بھی نہیں کرونگا رہی خلافت وہ میں نے نہ کسی کو دی ہے اور نہ اب دونگا''۔ اور آپ لوگ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ گنتی کے چند آدمی کا اطلاق ایک سے لیکر فقط نو (9) تک ہوگا اگر دس ہو گیا تو دہائی میں آئیگا اور اگر سو ہو گیا تو سینکڑوں میں شمار ہوگا اگر ہزار ہوا تو ہزاروں میں گنا جائیگا۔ لیکن تھوڑا ہی آگے بڑھ کر ص 114 پر لکھتے ہیں کہ ''شاہ مدار کے مریدوں میں

سے ہزاروں نے بیعت توڑ دی''۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہزاروں کا اطلاق ننانوے ہزار نوسوننانوے تک ہوگا۔اگر گنتی کے چند ہی تھے تو اتنے کہاں سے آئے؟ ہزاروں نے بیعت توڑ دی والی بات جھوٹ ہوگی؟ اور اگر ہزاروں تھے تو گنتی کے چند والی بات جھوٹ ہوگی؟۔

دوسری بات اگر ہزاروں نے توڑ دی تو پھر مریدین و خلفاء کی تعداد لاکھوں ،کروڑوں،اربوں میں رہی ہوگی؟۔

اب وہ لوگ جو سوخت والی من گھڑت کہانی کو درست سمجھ کر اعلان کرتے پھر رہے ہیں وہ پہلے واقعہ کی صداقت کا پتہ لگائیں اور قلمی نسخہ حاصل کر کے ان فسادات کو رفع کریں! اور خود کی اصلاح کریں!۔

مزید اسی کتاب کے ص 90 پر لکھتے ہیں ''ایسا ہی حضور پرنور کے والد ماجد کا واقعہ منقول و مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرا باپ کہاں ہے ارشاد فرمایا دوزخ میں اس جواب سے حضور نے اس کے چہرہ پر کچھ خشونت محسوس کی تو ارشاد فرمایا کہ میرے والد تیرا باپ اور حضرت ابراہیم کا چچا ایک جگہ ہیں''۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یعنی سب لوگ جہنم میں ہیں اگر کوئی بندہ یہ عقیدہ رکھے کہ نبی کے والد جہنم میں ہیں تو وہ کافر ہے مسلمان ہی نہیں ہے۔فیصلہ اہل حق کے ہاتھ میں ہے کہ 90 نمبر صفحہ کو پہلے مان لیں اسکے بعد 111 / 112 / 113 نمبر صفحہ پر جائیں۔

جی ہاں اور اسی کتاب کے ص 277 پر خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ معاذ اللہ ''لا الہ اللہ چشتی رسول اللہ'' کا کلمہ پڑھوا رہے ہیں ۔اور بارگاہ رسول میں موجود لوگوں کو کمینے غلام کہہ رہے ہیں ۔نعوذ باللہ صد بار نعوذ باللہ ! آپ اپنے آپ کو کچھ بھی کہیں کوئی حرج نہیں لیکن پیارے آقا ﷺ کی بارگاہ میں موجود محبوبین کو کمینہ کہنے کا حق کس نے دیا؟ قطعی یہ مناسب نہیں ہے۔اور الحمد اللہ ہم سنی حنفی لوگ کبھی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ آل رسول سرکار غریب نواز ایسا کہہ سکتے ہیں؟ بلکہ ان کی جانب چھوٹی بات کو منسوب کرنے والا دجال ہے فرعون ہے ظالم ہے یہودی النسل ہے دشمن اسلام ہے۔

اور ص 274 پر لکھتے ہیں کہ ''جو شخص اپنے آپ کو فرعون سے ذرہ برابر اچھا جانے وہ فرعون سے زیادہ بدتر ہے''۔

اور ص 360 پر لکھتے ہیں کہ ''داؤد علیہ السلام ناچ رہے تھے بیوی نے ٹوک دیا کہ آپ نبی ہو کر رقص کرتے ہیں تو آپ نے طلاق دیدی''۔

اور ص 146 پر لکھتے ہیں کہ ''خضر علیہ السلام سماع سننے والوں کی جوتیوں کی نگہبانی کرتے

ہیں''۔

اور ص93 پر لکھتے ہیں کہ ''وہ خدائے قدوس جو کافر کی صلب سے پیغمبر اور پیغمبر کی پشت سے کافر کو پیدا فرماتا ہے''۔ پیغمبر کی پشت سے کافر کا آنا تو سمجھ میں آتا ہے پر کافر کی صلب سے پیغمبر کی پیدائش سمجھ سے باہر ہے۔ کچھ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کی جگہ آذر مشرک کا نام لاتے ہیں جو کہ سراسر ظلم گستاخیِ پیغمبر اور جہالت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی تارخ ہے۔

اور ص:347 پر ایک ''عشقیہ فحش داستان لکھتے ہیں''۔

اور ص360 پر لکھتے ہیں کہ ''رسول اللہ صحابہ اور تابعین کے زمانوں میں سماع کا وجود نہیں تھا بدعت ہے'' (جہنم میں لے جانے والا کام ہے)

اور ص418 پر لکھتے ہیں کہ ''سرکار مصطفی اور مولی علی نے بھی سماع سنا''۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد یعنی کہ آپ کے صفحہ ۳۶۰ والے فتوے سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدعتی ہوئے؟۔

ان جملہ باتوں کو دیکھنے کے بعد معاملہ اظہر من الشمش ہے کہ یہ کتاب اپنی اصل حالت پر نہیں بلکہ ظالموں نے اس میں تحریف کیا ہے۔

اور حضور بابا فرید الدین گنج شکر، حضور سید مخدوم اشرف سمنانی جہانگیر، حضور مجدد الف ثانی ،شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور شیخ عبدالرحمن چشتی علیہم الرحمہ نے جاری وساری ہونے کا قول کیا ہے۔ حق ہے۔

اور ملک العلماء شاگرد اعلی حضرت علامہ ظفر الدین بہاری بارہواں اور تیرہواں سلسلہ سلسلۂ مداریہ ثابت کئے ہیں جو کہ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفی رضا نوری کے استاذ ہیں حیات اعلی حضرت جلد ثانی ص: ۳۰۲ تا ۳۳۴ جبکہ اعلی حضرت کے حاصل شدہ تمام سلاسل بشمول سلسلہ مداریہ کا ذکر کرنے سے قبل علامہ بہاری نے تمام سلاسل کے تعلق سے صراحتا لکھا ہے کہ اعلی حضرت کو ان تمام سلاسل کی اجازت وخلافت حاصل تھی۔ بلا شبہ حضور ملک العلماء (مصنف صحیح البہاری) کی تحریر برحق ہے۔ اور آپ کی تحقیق جامع ومانع ہے۔ مزید سلسلہ مداریہ کے تعلق سے تحقیقات وعلم میں اضافے کے لئے بحر زخار، اخبار الاخیار، سمات الاخیار، گلزار ابرار، مراۃ الاسرار، تحفۃ الابرار، نزھۃ الخواطر، اور دیگر بے شمار کتابوں میں حضرت سیدنا الشیخ سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار کے کئی خلفائے نامدار کا ذکر جمیل موجود ہے جو اس کا بین ثبوت ہے کہ سلسلہ مداریہ بالشان جاری وساری ہے اور بیعت وخلافت کا سلسلہ علی التواتر عہد بہ عہد جاری وساری تھا۔ اور ہے۔ اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری وساری

رہے گا۔لہذا موجودہ ''سبع سنابل'' کی تمام عبارتوں پر اعتماد کرنا اور اس کو بنیاد بنانا درحقیقت راہِ گمراہی اختیار کرنا ہے۔

[علامہ سید اظہر عقیل شاہ بہاری بانی مناظرہ موہنی وناظم تعلیمات: جامعہ عزیزیہ اہلسنت ضیاءالاسلام و دارالعلوم اسلامیہ علویہ گلشن فاطمہ کلیۃ البنات دائرۃ الاشراف جھہراؤں شریف سدھاتھنگر یوپی]

الحمدللہ! ناچیز راقم الحروف نے دلائل قاہرہ، کتب معتمدہ اور اقوال علمائے دین واولیائے کاملین سے یہ ثابت وواضح کردیا کہ بے شک ''سلسلۂ عالیہ مداریہ'' بالشان جاری وساری ہے۔اور'' سبع سنابل''ایک الحاقی ومن گھڑت اور بدنام زمانہ کتاب ہوچکی ہے۔لہذا اس کی ہر عبارت پر ایمان وایقان رکھنا خاتمہ بالکفر کا شدید اندیشہ ہے۔اب چلتے چلتے حق پسند علماوقارئین کی خدمت میں کچھ خلفائے حضور قطب المدارقدس سرہ کا نامِ پاک ذکرکردوں تاکہ اجرائے سلسلۂ مداریہ سے متعلق مزید حقائق بھی ظاہر ہوجائے اور کسی طرح کا شک وشبہ بھی باقی نہ رہے۔

{خلفائے عظام}

آپ کے چند مشاہیر خلفا کے اسمائے مبارکہ درج ذیل ہیں ملاحظہ کریں!

(۱) حضرت خواجہ سید ابومحمد ارغون قدس سرہ — مکنپور شریف
(۲) حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور قدس سرہ — مکنپور شریف
(۳) حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور قدس سرہ — مکنپور شریف
(۴) حضرت بابا کپور مجذوب رحمۃ اللہ علیہ — گوالیار
(۵) حضرت سید محمد شاہد از ولی رحمۃ اللہ علیہ — بریلی
(۶) حضرت مخدوم خواجہ سید شاہ رازق رحمۃ اللہ علیہ دادے میاں مکنپور

(۷) حضرت قاضی میٹھے مدار رحمۃ اللہ علیہ کنتور شریف
(۸) حضرت قاضی محمود شیخ برہنہ رحمۃ اللہ علیہ کنتور شریف
(۹) حضرت خواجہ محمد دریا سعید رحمۃ اللہ علیہ کنتور شریف
(۱۰) حضرت خواجہ مخدوم شاہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ دادے میاں مکنپور شریف
(۱۱) حضرت شیخ محمد عرف شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ لکھنؤ
(۱۲) حضرت بابا مان دریائی رحمۃ اللہ علیہ بڑودہ
(۱۳) حضرت مولانا محمد سلیمان فنصوری رحمۃ اللہ علیہ مکنپور شریف
(۱۴) حضرت مخدوم خواجہ سید محمد عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ دادے میاں
(۱۵) حضرت شاہ عطاء اللہ مداری رحمۃ اللہ علیہ کنتور شریف
(۱۶) حضرت خواجہ شاہ عباس منصوری رحمۃ اللہ علیہ دادے میاں
(۱۷) حضرت قاضی سید احمد علی مداری رحمۃ اللہ علیہ منہونا اددھ
(۱۸) حضرت خواجہ غلام بدیع الدین مداری رحمۃ اللہ علیہ کنتور شریف
(۱۹) حضرت خواجہ مخدوم شاہ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ دادے میاں
(۲۰) حضرت خواجہ مخدوم شاہ رحمت اللہ قدسی رحمۃ اللہ علیہ مکنپور شریف
(۲۱) حضرت پیشوائے عارفین شاہ پیارے میاں طیفوری رحمۃ اللہ علیہ مکنپور شریف
(۲۲) حضرت مولانا حافظ عبدالجلیل محدث ارغونی رحمۃ اللہ علیہ مکنپور شریف
(۲۳) حضرت قادر علی شاہ شطار رحمۃ اللہ علیہ شرف آباد
(۲۴) حضرت مولوی حافظ شاہ منیر رحمۃ اللہ علیہ (پھلواریا شریف)
(۲۵) حضرت حافظ سید شاہ آل حسن رحمۃ اللہ علیہ بھاؤپور
(۲۶) حضرت مولانا حکیم سید نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ اودے پور
(۲۷) حضرت مولانا حاجی ظہور الحق رحمۃ اللہ علیہ حیدرآباد دکن

(۲۸) حضرت قاضی مطہر قلعہ شیر رحمۃ اللہ علیہ ماور شریف
(۲۹) حضرت شمس ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھنؤ
(۳۰) حضرت سید راجی رحمۃ اللہ علیہ دہلی
(۳۱) حضرت مظفر حبشی رحمۃ اللہ علیہ کلکتہ
(۳۲) حضرت مولانا فخر الدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ افغانستان
(۳۳) حضرت شیخ محمد جھنڈہ رحمۃ اللہ علیہ بدایون
(۳۴) حضرت حاجی عبد المنعم مالک رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور
(۳۵) حضرت محمد صابر ملتانی عرف شاہ بڈھن رحمۃ اللہ علیہ گورکھپور
(۳۶) حضرت شاہ فضل اللہ بدخشانی المداری رحمۃ اللہ علیہ کوہ ہمالیہ
(۳۷) حضرت حکیم احمد مصری المداری رحمۃ اللہ علیہ طوس
(۳۸) حضرت عبد الرحمن بن سید اکمل رحمۃ اللہ علیہ محمود آباد
(۳۹) حضرت زاہد بختانی المداری رحمۃ اللہ علیہ روم
(۴۰) حضرت شیخ محمد یوسف اوتاد مداری رحمۃ اللہ علیہ بخارا
(۴۱) حضرت شیخ سید محمد طاہر مداری رحمۃ اللہ علیہ عرب شریف
(۴۲) حضرت مولانا شاہ عبد العزیز شیری رحمۃ اللہ علیہ مالوہ
(۴۳) حضرت شیخ ابوالنصر مداری ایران
(۴۴) حضرت شیخ عبد القادر ضمیری رحمۃ اللہ علیہ شری لنکا
(۴۵) حضرت شیخ اسماعیل خلجی بن سید ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سیستان
(۴۶) حضرت شیخ عبد الواحد مداری رحمۃ اللہ علیہ نجف اشرف
(۴۷) حضرت شیخ محمود بن خواجہ غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ برہما
(۴۸) حضرت شیخ محمد باسط پارسا مداری رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ

(۴۹) حضرت شیخ محمد فاروق خاکسار قندھاری رحمۃ اللہ علیہ چین

(۵۰) حضرت شاہ فضل اللہ مداری رحمۃ اللہ علیہ ستارہ

(۵۱) حضرت شیخ نصیر الدین مداری رحمۃ اللہ علیہ کوہ ہمالہ

(۵۲) حضرت شیخ سلیمان مداری رحمۃ اللہ علیہ بگرجستان

(۵۳) حضرت قیام الدین جلال آباد رحمۃ اللہ علیہ چین

(۵۴) حضرت محمد ظفر الدین رحمۃ اللہ علیہ حلب

(۵۵) حضرت سید جمال الدین جان من جنتی رحمۃ اللہ علیہ ہلسہ (بہار)

(۵۶) حضرت سید احمد باد پا رحمۃ اللہ علیہ کلھوا بن، مئو

(۵۷) حضرت شیخ ظہیر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ دمشق

(۵۸) حضرت شیخ بقاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ ایران

(۵۹) حضرت شیخ حبیب اللہ قنوجی رحمۃ اللہ علیہ قنوج

(۶۰) حضرت سلطان ابراہیم شرقی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

(۶۱) حضرت سید میر شمس الدین حسن عرب رحمۃ اللہ علیہ گوجے پور متصل مکنپور شریف

(۶۲) حضرت سید میر رکن الدین عرب رحمۃ اللہ علیہ گوجے پور متصل مکنپور شریف

(۶۳) حضرت قاضی شہاب الدین ودولت آبادی رحمۃ اللہ علیہ اورنگ آباد

(۶۴) حضرت شیخ محمد یٰسین رحمۃ اللہ علیہ پڑیا تکیوا ضلع بستی

(۶۵) حضرت شیخ زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ

(۶۶) حضرت شیخ ابوالفرح بلخی ومکی رحمۃ اللہ علیہ

(۶۷) حضرت شیخ عباس مصری رحمۃ اللہ علیہ

(۶۸) حضرت شیخ ذوالنون بیہقی بن بختیار مخدوم خیری رحمۃ اللہ علیہ چین

(۶۹) حضرت شیخ بشیر الدین رحمۃ اللہ علیہ حلب

(۷۰) حضرت مولانا ظہور السلام بن مولانا عبد القیوم رحمۃ اللہ علیہ ایران

(۷۱) حضرت شیخ شمس الدین فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ چین

(۷۲) حضرت شاہ حیات پانی پاتی رحمۃ اللہ علیہ مالوہ

(۷۳) حضرت شیخ عبید اللہ قدوسی رحمۃ اللہ علیہ گجرات

(۷۴) حضرت شیخ محمد صابر ملتانو عرف شاہ بڈھن بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ درنواح گورکھپور

(۷۵) حضرت شیخ سنان رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد

(۷۶) حضرت شیخ بشیر الدین رحمۃ اللہ علیہ، اندور

(۷۷) حضرت شیخ چاند رحمۃ اللہ علیہ بھٹنڈہ

(۷۸) حضرت شیخ کرم اللہ رحمۃ اللہ علیہ، منڈوا

(۷۹) حضرت شاہ عزیز اللہ رحمۃ اللہ علیہ، جونپور

(۸۰) حضرت شاہ خلیق اللہ رحمۃ اللہ علیہ، جبلپور

(۸۱) حضرت شاہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ، جمشید پور

(۸۲) حضرت سید احمد امیر رحمۃ اللہ علیہ، جبلپور

(۸۳) حضرت شاہ نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ، جبلپور

(۸۴) حضرت شیخ وحید الدین رحمۃ اللہ علیہ، محمد پور

(۸۵) حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ، صدر پور

(۸۶) حضرت خواجہ محمد مداری رحمۃ اللہ علیہ، احمد آباد

(۸۷) حضرت شاہ کامل بخاری رحمۃ اللہ علیہ، لاہور

(۸۸) حضرت شیخ دانیال مداری رحمۃ اللہ علیہ، بنارس

(۸۹) حضرت شاہ قربان علی رحمۃ اللہ علیہ بھٹنڈہ

(۹۰) حضرت شیخ شاہ قطب رحمۃ اللہ علیہ

(۹۱) حضرت شیخ شاہ ظفر رحمۃ اللہ علیہ
(۹۲) حضرت خواجہ سید حسن رحمۃ اللہ علیہ
(۹۳) حضرت خواجہ ابونصر رحمۃ اللہ علیہ
(۹۴) خواجہ معروف رحمۃ اللہ علیہ
(۹۵) حضرت خواجہ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ
(۹۶) حضرت شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ
(۹۷) حضرت قاضی نورالدین رحمۃ اللہ علیہ
(۹۸) حضرت عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ
(۹۹) حضرت شیخ فریدالدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰۰) حضرت شیخ عبدالقادر تاشقندی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰۱) حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰۲) حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰۳) حضرت عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کھمبات
(۱۰۴) حضرت شیخ زاہد بن خالد رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰۵) حضرت پیر بابا بخاری رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰۶) حضرت پیر سلطان سخی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰۷) حضرت سلطان ابراہیم شرقی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰۸) حضرت شاہ عبدالعزیز تاشقندلی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰۹) حضرت عبدالقادر ضمیری سنگل دیپی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱۰) حضرت جلال الدین بخاری عرف شاہ دانا بریلی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱۱) حضرت شیخ بھیکا قنوج رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱۲) حضرت قاضی شہاب الدین پرکالہ آتش رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱۳) حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱۴) حضرت شیخ فولاد رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱۵) حضرت ابن مسروق رحمۃ اللہ علیہ

[از: شان قطب المدار، ص:۱۵، ۱۶/ عرفان قطب المدار، ص:۱۸۲، ۱۷۷/ فضائل اہل بیت اطہار/ قطب وحدت منقوط کتاب، ص:۲۸/ رسالہ الیاس، وغیرہ]

واضح رہے کہ حضور پرنور سیدنا سرکار سید بدیع الدین قطب المدار المعروف بہ زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدین وخلفا کی تعداد بے شمار ہیں جن کا شمار کرنا ممکن نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۵۹۶ سالہ طویل عمری بجائے خود ایک کرامت ہے۔ کتابوں میں مذکور ہے کہ طویل عمری کے سبب آپ کا دائرۂ تبلیغ بہت وسیع تھا۔ آپ کی تبلیغ سے ساڑھے نو کروڑ سے زائد کفار ومشرکین دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور ایک لاکھ سولہ ہزار دوسو تریسٹھ مردان خدا سلسلۂ عالیہ مداریہ کی اجازت وخلافت کی عظیم نعمتوں سے مالا مال ہوئے۔

مختصر سیرت مدار اعظم

ازقلم: مناظر اعظم ہندوستان فاتح بہاراستاذ الاساتذہ احسن الخطباء حضرت علامہ ومولانا الشاہ
مفتی محمد حبیب الرحمن صاحب قبلہ علوی مداری
ترجمان: آستانہ عالیہ مداریہ دارالنور مکنپور شریف کانپور یوپی، ایگزیکٹیو: آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ
،صدر افتاء: جامعہ عزیزیہ اہل سنت ضیاء الاسلام،
بانی ومہتمم: دارالعلوم اسلامیہ علویہ گلشن فاطمہ (کلیۃ البنات) دائرۃ الاشراف جھہراں شریف سدھارتھ نگر یوپی الھند

فردالافراد قطب الاقطاب شمس الافلاک غوث الاغواث حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد علی حلبی شامی مکنپوری المعروف بہ زندہ شاہ مدار قطب المدار رضی اللہ تعالی عنہ آسمان ولایت کے اس نیر تاباں کا نام ہے جس کی مقدس شعاؤں اور پرنور کرنوں سے پورا عالم اسلام عموما اور خطہ ایشیاء خصوصا منور وتابناک ہے۔

حضور سیدنا مدار العلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پانچ سو چھیانوے سالہ طویل حیات طیبہ کو مکمل طور سے تحریر میں لانے کی سعی محض ایک خواب ثابت ہوسکتی ہے تاہم حتی المقدور آپ کی حیاتِ طیبہ کے چند اہم خطوط ونقوش کو محض استواریٔ نسبت اور نذرانہ بارگاہِ مداریت کی غرض سے زینت قرطاس وقلم ضرور بنایا جاسکتا ہے، کچھ عرض ومعروض سے قبل میں سب سے پہلے اپنی محبوب باوقار انتہائی محقق اور اعلیٰ معیاری کتاب انوار سلسلہ مداریہ کے مصنف شہزادۂ ابوالعلماء حضرت علامہ مولانا **مفتی سید مشرف عقیل امجدی ہاشمی** صاحب اوران کے والد بزرگوار ابوالعلماء حضرت مولانا **صوفی سید محمد ہاشم القادری**

قبلہ دامت فیوضہم فاضل یادگار اعلحضرت جامعہ منظر اسلام بریلی شریف نیز ان کے جملہ برادران محبین معتقدین اور معاونین کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں جن کے جذبۂ اخلاص و ایثار اور فکر خدمت مداریت نے ہم غلامانِ قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی ذاتِ ملکوتی صفات سے متعلق کچھ تحریری خدمت کا موقعہ فراہم کیافاالحمدللہ علی ھذا

سرکار مدار پاک کی ولادت:

سرکار مدار پاک کا اسم گرامی سید بدیع الدین احمد ہے،قطب المدار زندہ شاہ مدار قطب الاقطاب زندہ مدار زندہ ولی زندہ پیر مدار العلمین مدار اعظم مدار پاک وغیرہم آپ کے القابات مدارج و مقامات ہیں۔

امام الاولیاء سرکار سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکم شوال المکرم سن 242 ہجری مطابق سنہ 856 عیسوی کو دوشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت ملک شام کے شہر حلب محلہ چنار میں پیدا ہوئے،آپ کا مادہ تاریخِ ولادت صاحب عالم ہے۔سرکار مدار پاک نجیب الطرفین یعنی والد بزرگوار کی طرف سے حسینی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسنی سید ہیں۔

سرکار مدار پاک کا شجرۂ جدیہ:

امام الاولیاء سرکار سیدنا سید بدیع الدین احمد علی حلبی ابن سید قدوۃ الدین علی حلبی ابن سید بہاؤالدین ابن سید ظہیر الدین احمد ابن سید اسمٰعیل ثانی ابن سید محمد ابن سید اسمٰعیل ابن سید امام جعفر صادق ابن سید امام المتقین امام محمد الباقر ابن امام الساجدین امام سید محمد زین العابدین ابن سید الشہداء امام حسین شہید کربلاء ابن امام الاولیاء خلیفۃ الرسول سیدنا امام علی المرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

والدہ مخدومہ کی طرف سے سرکار مدار پاک کا شجرۂ نسب:

امام الاتقیاء حضرت سید بدیع الدین احمد ابن بی بی سیدہ فاطمہ ثانیہ (بی بی ہاجرہ) بنت سید عبداللہ ابن سید زاہد ابن سید عابد ابن سید صالح محمد ابن سید عبداللہ ابن سید ابوالقاسم محمد معروف بہ نفس زکیہ ابن سید عبداللہ محض ابن سید حسن مثنٰی ابن امام الصالحین سید السادات سیدنا امام حسن مجتبٰی ابن سیدنا مولیٰ المسلمین علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

سرکار سیدنا مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مادرزاد ولی ہیں آپ کی ولادت مبارکہ سے قبل آپ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی فاطمہ ثانیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواب دیکھا تھا کہ سورج آپ کے آنگن میں اترا ہوا ہے اور اس کی منور شعائیں قریب اور دور تک پورے کرۂ ارض کو روشن کیے ہوئے ہیں۔

جس وقت حضور سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی آپ کے والد ماجد حضرت قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خاندانی روایت کے مطابق آپ کو اپنے وقت کے شیخ الشیوخ علامۂ کبیر حضرت مولانا سدید الدین حذیفہ شامی مرعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہِ علم وفضل میں حاضر کیا اور انہوں نے آپ کی رسم بسم اللہ خوانی اداء کرتے ہوئے آپ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھایا۔ آپ کی زبان اقدس سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ادا ہونے کے ساتھ ہی علامہ مرعشی نے آپ کی خداداد صلاحیتوں کا مشاہدہ فرمالیا اور بیساختہ پکار اٹھے۔ **ھذا ولی اللہ ھذا ولی اللہ** یعنی یہ نو وارد کم سن بچہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہے۔

چودہ برس کی مختصر سی عمر میں آپ نے قرآن وتفسیر وحدیث اور دیگر علوم مروجہ میں مہارت تامہ حاصل فرمالی۔ تذکرۃ الکرام اور لطائف اشرفی کے مطابق سرکار مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم کے ساتھ دیگر کتب سماویہ یعنی توریت زبور اور انجیل وغیرہ کے بھی حافظ وعالم تھے، نیز علوم نوادرہ مثلاً علم کیمیا، ریمیا، سیمیا، اور ہیمیا میں بھی نابغہ روزگار تھے۔

بیعت وخلافت:

علوم ظاہرہ کی تکمیل کے بعد آپ کی روح سعید زیارت حرمین شریفین کی مشتاق ہوئی، آپ نے والدین ماجدین سے اجازت سفر حاصل کیا اور سوئے حجاز روانہ ہو گئے۔ دوران سفر آپ کو بیت المقدس کی زیارت کا شوق پیدا ہوا اور آپ نے سمت سفر کو بیت المقدس کی طرف موڑ دیا۔

259 ہجری میں سرکار مدار پاک بیت المقدس پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ بیت المقدس کی مقدس سیڑھیوں پر اپنے وقت کے امام الاولیاء، سرخیل اتقیاء، سلطان العارفین سرکار سیدنا بایزید بسطامی طیفور شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا انتظار فرمارہے ہیں، جب آپ قریب ہوئے تو سلام عرض کیا، انہوں نے جواب دیا آپ کو بیت المقدس کے صحن قدس میں لے گئے اور اپنی نسبتوں سے نوازتے ہوئے آپ کو شرف بیعت وارادت سے مشرف فرمایا، نیز نسبت بصریہ صدیقیہ طیفوریہ میں اجازت وخلافت سے سرفرازی بھی عطاء کی۔ کافی دنوں تک خدمت مرشد میں رہ کر علم وعرفان کی نعمتیں حاصل کیں ریاضات ومجاہدات کئے اوراد واشغال میں مصروف رہے اور عرفان حقیقی ومعرفتِ ربانی کی اعلیٰ منزل پر فائز المرام ہوئے

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیگر نوادرات سے نوازتے ہوئے آپ کو شغلِ حبس دم اور ذکرِ دوام کی بھی تعلیم عطاء فرمائی۔

سن 259 ہجری تا سن 261 ہجری سرکار مدار پاک اپنے مرشد باوقار سلطان العارفین حضرت سیدنا سرکار بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں موجود رہے اور مشاہدات

حقانیہ اور معرفت الہیہ کی لذتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے سن 261ھ ہجری میں مرشد باوقار حضرت سلطان العارفین سرکار بایزید بسطامی کی وفات کے بعد سرکار مدار پاک نے مکمل گوشہ نشینی اختیار فرمالی اور خانۂ دل کو معبود حقیقی کی پرنور یادوں سے ایسا بسالیا کہ آپ کا قلب اقدس دنیا اور مافیہا سے بالکل پاک صاف مزکی اور مصفی ہو گیا اور مشاہدات تجلیات ربانی آپ کا محبوب مشغلہ اور حاصل حیات بن گئے۔

اسی اثناء آپ ایک شب زیارت جد مکرم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مشرف ہوئے اور حکم ہوا کہ اے بدیع الدین احمد تمہاری منزل مقصود قریب آچکی ہے، اٹھو مکۃ المکرمہ اور مدینۂ طیبہ کی طرف چل پڑو۔ خواب سے بیدار ہوئے، جھوم اٹھے، رخت سفر باندھا اور جانب حرمین طیبین روانہ ہو گئے، مکۃ المکرمہ پہونچے، طواف کعبہ کا شرف حاصل فرمایا، بے شمار اولیائے کرام سے ملاقات ہوئی اور پھر حج بیت اللہ شریف کے بعد زیارت روضۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لیے سوئے بطحا روانہ ہو گئے۔ تذکرہ نگاروں کے مطابق جب سرکار مدار پاک مدینۃ الرسول میں حاضر ہوئے اور رات کو سوئے تو خواب میں دوبارہ زیارت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مشرف ہوئے اور ساتھ ہی مولائے کائنات، اسد اللہ الغالب، امام المشارق والمغارب، حلال المشکلات و النوائب، دفاع المعضلات والمصائب، اخ الرسول، زوج البتول سیدنا ومولانا الامام امیر المومنین خلیفۃ الرسول سیدنا علی المرتضی مشکل کشا شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہ الکریم سے بھی شرف ملاقات حاصل فرمایا اور اسی مجلس میں رسول الثقلین فخر موجودات معلم کائنات سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مولائے کائنات کو حکم فرمایا کہ اے علی تم اس فرزند سعید بدیع الدین احمد کو تمام علوم روحانیت کا معلم بنا کر میری بارگاہ میں پیش کرو۔ چنانچہ حکم رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بموجب آپ نے حضرت مدار پاک کو شرف تلمذ سے سرفراز فرماتے ہوئے تمام علوم روحانیت ومعرفت میں کامل واکمل بنا کر بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں پیش فرمایا آقائے کریم علیہ السلام نے آپ کو اپنی زیارت سے سہ بارہ مشرف فرما کر نسبت اویسیہ عطاء فرمائی اور تبلیغ دین متین کے لیے سرزمین ہندوستان کی طرف کوچ کا حکم فرمایا۔

ایک اہم نکتہ بعض حضرات کے ذہنوں میں یہ بات آسکتی ہے کہ سرکار مدار پاک کو کتب سماویہ اور علوم نوادرہ مثلاً ہیمیا، کیمیا، ریمیا، اور سیمیا، وغیرہ کے حصول کی کیا ضرورت تھی؟ تو مختصراً اس کا جواب لکھتا چلوں کہ چونکہ اس وقت ہندوستان کی سرزمین کفر وشرک سے مکمل لبریز تھی، یہاں اس ملک کے باشندوں کی مختلف علاقوں میں الگ الگ زبانیں اور بولیاں تھیں، کہیں گجراتی کہیں مراٹھی، کہیں سنسکرت کہیں ملیالم، کہیں کنڑ کہیں تیلگو، کسی علاقہ میں بنگالی اور کسی علاقہ میں پنجابی اور بھوجپوری

زبانیں بولی اور سمجھی جاتی تھیں یہاں مختلف اقوام وقبائل کے لوگ رہتے اور بستے تھے،مختلف تہذیب و تمدن کے وارثین تھے۔

یہ مسلم اور متفق علیہ امر واقعی ہے کہ اگر اپنی کوئی بات، اپنا کوئی مزاج، کوئی تہذیب، کوئی فکر کسی دوسرے ملک اور دوسری قوم میں پہچانا ہے، اس کی تبلیغ کرنی ہےتو سب سے پہلے وہاں کے مبلغ کو باب اول بلکہ نقطۂ اول کے طور پر اس قوم اور خطہ کی زبان ولسان کا ماہر عالم ہونا پڑے گا، وہاں کی تہذیب وتمدن وہاں کے لوگوں کے اخلاق وعادات کا شناسا ہونا پڑے گا، ان امور کی کامل تکمیل کے بغیر اپنی بات اپنی تہذیب اور اپنے کسی جدید دین ومذہب کی دعوت وتبلیغ قطعی امر مستحیل ہوگی۔ بہ ایں وجوہ حضور پاک علیہ السلام نے اپنے فرزند دلبند سیدنا مدار العلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان تمام علوم کا جامع بنادیا تھا تاکہ اس شرک ومشرک نگری میں کسی قسم کی مشکل پیش آنے پر ان علوم وفنون کو بروئے کار لاکر باحسن وجوہ تبلیغ دین پاک کرسکیں۔ دعوت دین تبلیغ قرآن وسنت کی راہ میں جس زبان کا بھی استعمال کرنا پڑے اسے استعمال کرکے کار دین کو آگے بڑھا سکیں۔ چونکہ سیدنا مدار پاک کو ہندوستان کی سرزمین کا اول صوفی مبلغ اسلام داعیٔ دین بنا کر بھیجا گیا تھا اس لیے آپ کو دعوت وتبلیغ کی تمام تر ضرورتوں اور تقاضوں کا عالم معلم منبع اور مصدر بھی بنانا ناگزیر تھا۔

مدار پاک کا اول سفر ہند:

بارگاہِ رسالت سے حکم تبلیغِ دین ارشاد خلائق اور دعوت اسلام ملنے کے بعد سرکار مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصد ہندوستان کرکے عرب ہند بندرگاہ پہونچے۔ عرب اور ہندوستانی تاجروں مسافروں کا بحری جہاز ساحلِ عرب پر کھڑا تھا، دیگر مسافروں کی طرح آپ بھی اس میں سوار ہوگئے۔ جب جہاز وسطِ سمندر میں پہنچا تو آپ نے کفار ومشرکین پر دعوت دینِ برحق پیش کرنا شروع فرمادیا جہاز پر سوار مسافروں سے فرمایا اے لوگو! قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا معبود برحق صرف ایک اللہ ہے، اس کی وحدانیت کا اقرار کرو کامیاب ہوجاؤ گے۔

آپ نے فرمایا! نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی جلوہ گری ہوچکی ہے، اب انہیں کی اطاعت واتباع ہی میں نجات اخروی اور رحمت دارین ہے لہٰذا بصدق دل ان کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر داخل اسلام ہوجاؤ تاکہ تمہارا رب تم سے راضی ہو اور تم فلاح پاؤ۔ آپ کی تبلیغ کا ان پر کچھ اثر نہ ہوا بجائے اس کے کہ وہ کلمۂ طیبہ پڑھ کر داخل اسلام ہوجاتے آپ کے خلاف سازشیں کرنے لگے اور باہمی مشورہ سے آپ کو سمندر میں پھینکنا چاہا مگر مکروا مکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی خفیہ تدبیر کے بالمقابل کفار کی سازش بالکل ناکام ہوئیں، جہاز ایک سمندر چٹان سے ٹکرایا اور اس کے پرخچے اڑ گئے۔ تمام کفار ومشرکین واصل جہنم ہوئے اور جہاز کے ایک تختہ کے سہارے

سرکارمدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی روز کے بعد ہندوستان کے ساحل کھمبات گجرات پر نمودار ہوئے، یہ زمانہ اسلامی سال کے مطابق سن 282 ہجری کا تھا۔

مسلسل کئی شبانہ روز سمندر کے کھاری پانی میں رہنے کے سبب اعضاء مضمحل ہوچکے تھے، لباس بوسیدہ ہو چکا تھا، بھوک اور پیاس کی شدت محسوس ہو رہی تھی، صاحب درالمعارف علیہ الرحمہ کے مطابق اس اضطرابی عالم میں سرکارمدار پاک نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی۔ الٰہی مرا گرسنگی نہ شود ولباس مرا کہنہ نہ شود یعنی اے اللہ مجھے بھوک کا احساس نہ ہو اور نہ ہی میرا لباس کبھی میلا ہو۔ سرکار مدار پاک کی یہ دعا مقبول بارگاہ ایزدی ہوئی۔

اللہ پاک کا انتظام کچھ ایسا ہوا کہ اس دعا کے بعد آپ کے کانوں میں ایک آواز آئی۔ سید بدیع الدین آپ اس طرف آجاؤ، آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔ آپ نے آواز کی سمت کان لگایا نظر دوڑائی مگر کوئی نظر نہ آیا اور اسی طرح تین مرتبہ صدا دی گئی۔ تیسری مرتبہ آپ نے دیکھا پھر بھی کوئی نظر نہ آیا تو آپ نے کہا کہ اس ویرانے میں کون اللہ کا بندہ ہے جو مجھے آواز دے رہا ہے اور میرے نام سے بھی واقف ہے۔ ایک روایت کے مطابق صحرا میں رہنے والے ابدال ظاہر ہوئے۔ دوسری روایت کے مطابق ملائکہ عنصری کا سردار شخنیثا نظر آیا جب کہ متفق علیہ تیسری روایت کے مطابق حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نمودار ہوئے اور فرمایا کہ اے فرزند سعید ازلی۔ دونوں عالم یعنی علوی اور سفلی میں آپ کے نام کی منادی کردی گئی ہے، ایک میں ہی کیا سب کے سب آپ کے نام سے واقف ہوگئے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام سرکارمدار پاک کو ایک نہایت حسین وجمیل باغ میں لے گئے جہاں ایک انتہائی خوبصورت نورانی محل تھا، جسکے سات دروازے تھے اور ہر دروازے پر ایک پہرے دار متعین تھا۔ دروازے عبور کرتے ہوئے جب محل کے اندر پہونچے تو دیکھا ایک خوبصورت مزین تخت بچھا ہوا ہے جس کے چاروں کونوں پر چار یار اور وسطِ تخت میں خود نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جلوہ فرما ہیں، سرکارمدار پاک کو آقا علیہ السلام نے کمال شفقت ومحبت سے اپنی آغوش نبوت میں بٹھایا، اسی بیچ ایک شخص اپنے ہاتھوں میں ایک دسترخوان لے کر نمودار ہوا جس میں جنتی کھیر اور جنتی لباس کا ایک جوڑا رکھا ہوا تھا آقا علیہ السلام نے سرکارمدار پاک کو اپنے مقدس ہاتھوں سے جنتی کھیر کے نو لقمے کھلائے جس کی برکت سے آپ پر تمام ارضی اور سماوی طبقات روشن وظاہر ہوگئے اور آقا علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے جنتی لباس پہنا کر بشارت دی کہ اب آج کے بعد نہ تمہیں کھانے کی حاجت ہوگی اور نہ ہی تمہارا لباس میلا ہوگا۔ اس کے بعد کمال محبت سے آقا علیہ السلام نے سرکارمدار پاک کے چہرہ پر اپنا دستِ نبوت پھیرا جس کی برکت سے آپ کا چہرہ اس قدر منور اور تابناک ہوگیا کہ جس کی بھی نظر آپ کے رخ تاباں پر پڑ جاتی وہ بے اختیار سرخمیدہ ہوجاتا۔

چنانچہ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف اخبار الاخیار میں تحریر فرمایا کہ اکثر احوال برقعہ برروکشیدہ بودے گویند کہ ہر کرانظر بر جمال او افتادے بے اختیار سجود کردے۔ یعنی سرکار مدار پاک عموماً اپنے چہرہ پر نقاب ڈالے رکھتے تھے اور جب کبھی آپ کے چہرہ سے نقاب اٹھ جاتا تو دیکھنے والی خلق خدا بے اختیار ہو کر سجدہ ریز ہو جایا کرتی تھی کہ حسن مخلوق کا یہ عالم ہے تو ایسی حسین مخلوق کے خالق کا حسن کیسا ہوگا اسی قسم کی ایک روایت طبقات شاہجہانی میں بھی ملتی ہے۔ چنانچہ صاحب طبقات لکھتے ہیں ''ہر کہ اورا دیدے بے اختیار سجدہ کردے بجہت انوار الٰہی کہ درجبہ وے تاباں بودے''، یعنی آپ کی جبینِ اقدس میں موجود انوار الٰہیہ کے سبب آپ کو جو بھی دیکھتا بے اختیار سجدہ کرتا تھا۔

شہنشاہِ ہندوستان حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی شہزادہ دارہ شکوہ قادری اپنی مشہور زمانہ کتاب سفینۃ الاولیاء میں رقم طراز ہیں: حضرت شاہ مدار کا درجہ اور مرتبہ بہت بلند ہے جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا کہتے ہیں کہ آپ نے بارہ سال تک کچھ نہیں کھایا جو کپڑا ایک مرتبہ پہن لیتے پھر اس کو دوبارہ دھونے کی ضرورت نہ پیش آتی .... حق تعالیٰ نے آپ کو وہ حسن و جمال عطاء فرمایا تھا کہ جو آپ کو دیکھتا سجدہ میں گر جاتا۔ اس لیے ہمیشہ چہرہ پر نقاب ڈالے رہتے تھے۔ سرکار مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ صفت بے مثال فقط دست مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا معجزہ تھی اور آقا علیہ السلام کا فضل تھا جو آپ کو نصیب ہوا۔ اسی قسم کی مزید ایک روایت مولانا شاہ محمد کبیر نے اپنی کتاب تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب واسلام میں بھی نقل فرمائی ہے۔

رسول گرامی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے کھمبات گجرات میں واقع نورانی محفل میں سرکار مدار پاک کو تمام حوائج دنیویہ سے بے نیاز فرما کر مقام صمدیت کی سند عطاء فرمادی اور پھر پوری حیات آپ نے دین اسلام کی ایسی تبلیغ فرمائی جسے دیکھ اور پڑھ کر عقلیں حیران اور ششدر رہ جاتی ہیں۔ پورے برصغیر کا کوئی ایسا حصۂ زمین نہیں جہاں سرکار مدار پاک کی دینی خدمات کے آثار نہ ملتے ہوں، کوئی ایسا علاقہ نہیں جہاں آپ کے قدوم مبارک کے نشانات نہ ثبت ہوں۔

ہندوستان اور دعوت وتبلیغ:

وطن عزیز ہندوستان کے جس علاقے میں نظر دوڑائیں سرکار مدار پاک کے خلفاء، سرکار مدار پاک کے چلے سلسلۂ مداریہ کی خانقاہیں زبان حال وقال دونوں سے اعلان کرتی نظر آتی ہیں کہ اس کفر وشرک سے لبریز زمین کو ہم نے اپنا خون جگر پلا کر یہاں سے اسلام کے گل بوٹے اگائے ہیں اور فیضان قرآن وسنت کو عام وتام کیا ہے۔

براعظم یورپ وایشیاء کے مختلف بلاد وامصار پر عموما اور سرزمین ہند پر خصوصا آپ کی

دعوت دین اور تبلیغ اسلام کا مقدس ظاہری جسمانی سفر سن 282ھ سے شروع ہوکر جمادی الاول سن 838ء تک یعنی پورے پانچ سوچھپن سالوں پر محیط ہے۔آپ نے مسلسل پانچ سوچھپن سال تک اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ انجام دیا، اس طویل عمر میں آپ نے اپنے مستقبل قیام کے لئے نہ کسی ایک جگہ کو منتخب فرمایا اور نہ ہی کہیں اپنا کوئی مکان اور رہائش گاہ تعمیر کیا بلکہ پوری حیات مبارکہ تبلیغ دین کی راہوں میں گزار دی یہی سبب ہے کہ آج بھی قدیم ہندوستان جس میں پاکستان بنگلہ دیش نیپال برما وغیرہ کے ممالک وامصار شامل تھے ان سب میں سب سے زیادہ آپ ہی کی دعوت وارشاد کے نظارے دکھائی دیتے ہیں۔

سرکار مدار پاک کی دعوت دین اور قوم اجنہ:

سرکار مدار پاک کا دائرہ تبلیغ فقط انسانوں ہی تک محدود نہیں بلکہ اس خدمت دین کا سلسلۃ الذہب قوم اجنہ تک پہچا ہوا ہے، یہی وجہ خاص ہے کہ انسانی آبادیوں کے ساتھ آپ کے چلے پہاڑوں کی چوٹیوں سمندر کے کناروں اور گھنے جنگلات میں بھی ملتے ہیں۔بستیوں اور آبادیوں میں تو آپ کفار ومشرکین تک دعوت دین پہنچاتے تھے لیکن پہاڑوں پر چلہ کشی کے کیا اسباب تھے؟ پہاڑوں اور جنگلوں میں چلہ کشی کی وجہ خاص ان مقامات پر موجود اللہ پاک کی ایک بڑی مخلوق جناتوں کو داخل اسلام کرنا ہوتا تھا چنانچہ آپ کی سیرت وسوانح کی معتبر کتب میں مذکور ہے کہ ایک مرتبہ قطب وحدت سیدنا مدارالعلمین رضی اللہ تعالی عنہ اپنی خداداد قوت کرامت کے ذریعہ ایک تخت پر جلوہ افروز ہوکر پرواز کرتے ہوئے ایک ایسے علاقہ سے گزرے جہاں قوم جنات آباد تھی ملک الاجنہ عمادالملک نے جب فضاء میں ایک تخت اور اس پر جلوہ فرما ایک نورانی شکل کے بزرگ کو دیکھا تو بڑا متاثر ہوا اور تعجب بھرے انداز میں اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ دیکھو یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ اس تخت پر کوئی اہل اللہ جلوہ فرما ہیں اور یہ نہایت تیزی سے پرواز کررہا ہے ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھیں کہ سرکار مدار پاک کا یہ نورانی فضائی تخت ان کے قریب آکر اترا جناتوں کا بادشاہ عمادالملک فوراً حاضر خدمت ہوا کمال عقیدت ونیازمندی کے ساتھ پیش آیا اور آپ کے حلقۂ غلامی میں شامل ہونے کا متمنی ہوا سرکار مدار پاک نے بڑی محبت اور کمال شفقت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: لاتحبو الدنیا فتکونوا من الخسرین یعنی تم لوگ دنیا سے محبت نہ کرو ورنہ نقصان میں پڑ جاؤ گے عمادالملک نے عرض کیا حضور یقیناً اللہ پاک کے ولی اور تارک الدنیا مقرب بارگاہ الہیہ ہیں لیکن کیا کروں نفس کی کمزوری اور شرارتوں نے مجبور کررکھا ہے آپ نے فرمایا اللہ غالب علی کل غالب اللہ ہر غالب پر غالب ہے عمادالملک نے عرض کیا سرکار اب تک غفلت میں پڑا رہا کوئی نیک عمل نہ کرسکا جس کا سخت افسوس ہے سرکار مدار پاک نے ارشاد فرمایا : لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا اللہ کریم کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ پاک

سارے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے عماد الملک کو کچھ تسلی ہوئی اور بارگاہ قطب المدار میں عرض گزار ہوا سرکار قوم اجنہ کا بادشاہ ہوں تخت وحکومت اور بادشاہت کی لالچ میں گھرا ہوں اس سے نجات کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: خیر الغناء غناء عن النفس وخیر زادالتقوی،، یعنی سب سے بہتر امیری اور مالداری نفس کی خواہشات سے بے نیاز ہوجانا ہے اور بہترین زادسفر تقویٰ کا سامان ہے۔ آپ کی زبان ولایت سے نکلے ہوئے حقائق ومعارف اور نصائح کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ اسی وقت تخت وتاج اپنی بیٹی کو سپرد کر کے تمام علائق دنیویہ سے دست بردار اور کنارہ کش ہوکر آپ کے مقدس ہاتھوں پر بیعت ہو گیا اور ہمیشہ کیلئے آپ کی غلامی میں داخل ہو گیا اور پھر آپ کا ایسا اسیر ہوا کہ آج بھی آپ کے دربار عالی میں آستانہ اقدس پر جاروب کشی کرتا ہے جس کا مشاہدہ عموماً ہوتا رہتا ہے۔

مدار پاک کے حج:

سرکار مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حیات مبارکہ میں سات حج ادا فرمائے اور ان ساتوں سفر حج بیت اللہ کے دوران آپ نے بیشمار اولیاء صلحاء اور خلق کثیر کو فیضان مداریت سے فیضیاب فرمایا آپ اپنے ساتویں یعنی آخری حج کے موقع پر جب اپنے جد اعلیٰ سرکار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں شرف حضوری سے مشرف ہوئے تو آقا علیہ السلام نے کمال شفقت سے آپ کی روحانیت کو شرف ملاقات سے سرفراز فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا فرزند سعید بدیع الدین احمد یہ تمہارا آخری سفر ہے اب اس کے بعد تم اپنے جسم ظاہری کے ساتھ حاضر دربار نہ ہوسکو گے۔ سرکار مدار پاک آقا علیہ السلام کا اشارۂ باطنی سمجھ گئے اور عرض کیا سرکار اب میری آخری آرام گاہ کی نشاندہی بھی فرمادیں۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا تم واپس ہندوستان جاؤ وہاں علاقہ قنوج میں ایک تالاب ملے گا جس کے پانی گھاس مٹی وغیرہ سے یا عزیز یا عزیز کی آواز آرہی ہوگی تمہارے پہنچنے پر وہ آواز بند ہوجائے گی اور تالاب خشک ہوجائے گا وہی مقام تمہاری آخری آرام گاہ کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

چنانچہ قطب وحدت امام الاولیاء سرکار مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے جد کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا اشارہ باطنی مل جانے کے بعد شام ایران نجف کربلا مشہد دمشق اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارات سے شرفیاب ہوتے ہوئے ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے۔

ہندوستان کے مختلف دیار وامصار میں استحکام دین متین فرماتے ہوئے آپ شہر قنوج پہونچے جہاں خلق کثیر آپ کی زیارت سے شرفیاب اور نعمت سلسلۂ مداریہ سے فیضیاب ہوئی۔

(واضح رہے سرزمین ہند پر سرکار مدار پاک کا یہ ساتواں ورود مسعود تھا اس سے قبل آپ یہاں پانچ سو سولہ سالوں تک دعوت دین اور تبلیغ اسلام فرما چکے تھے جس کی برکتوں نے لاکھوں لاکھ

مشرکین کو دامن اسلام سے وابستہ کر دیا تھا اور مختلف علاقوں میں ہزار ہا ہزار اولیاء اللہ کی مقدس جماعت جلوہ گر ہو چکی تھی)

جس وقت سرکار مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوج کی زمین کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا انہیں دنوں شہر قنوج سے متصل رادھانگر نامی گاؤں میں حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت مخدوم اخی جمشید قدوائی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے جب آپ نے سرکار سیدنا مدار العلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد کی خوشخبری سنی تو کمال عقیدت انتہائے محبت واحترام کے ساتھ حاضر بارگاہ قطب وحدت ہوئے قدم بوسی کا شرف حاصل فرمایا اور خوب راز و نیاز اور فقر وسلوک کی باتیں ہوئیں اور بیشمار نعمتہائے مداریہ سے مستفیض ہو کر رادھانگر واپس تشریف لے گئے۔

مکنپور میں تشریف آوری:

بلد المنادر قنوج میں چند ایام قیام کے بعد سن 818ھ میں سرکار مدار پاک اپنے کثیر مریدین خلفاء اور معتقدین کی مقدس جماعت کے ساتھ مکنپور کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت مکنپور کوئی آبادی نہیں تھی بلکہ شہر قنوج سے جانب جنوب میدانی اور گھنا جنگلاتی علاقہ تھا جو دیو اور آدم خور مخلوقات کا مضبوط مسکن و محفوظ ٹھکانہ تھا دیو راتوں میں انسانی آبادی کی طرف نکلتے انسانوں کو اٹھا لے جاتے ان کو ہلاک کر دیتے ان کا خون پی جایا کرتے تھے اس اطراف کا آبادیاتی علاقہ ہر رات خوف و ہراس کے سایہ میں بسر کرتا تھا بہت سارے لوگ ان آدم خوروں کے خوف سے دوسری آبادیوں میں منتقل ہو چکے تھے سوائے اللہ کریم کے ان کا کوئی پرسان حال اور مددگار نہیں تھا نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد پاک اور اشارۂ مبارکہ کی روشنی میں سرکار مدار پاک اس جنگل کی طرف نکل پڑے کافی تلاش کے بعد جب اس تالاب کے پاس پہونچے تو آپ کے کانوں میں وہی یا عزیز کی صدا پہونچی جس کی اطلاع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی آپ کے پہونچتے ہی وہ آواز بند ہو گئی اور تالاب خشک ہو گیا۔

سرکار قطب الواصلین سیدنا مدار پاک کے مریدین وخدام نے جنگل کا وہ علاقہ صاف کیا اپنے اور سرکار مدار پاک کے قیام کے لئے گھاس پھوس کے حجرے تیار کئے اور سب کے سب اپنے معبود حقیقی کی عبادت و بندگی میں مصروف ہو گئے لیکن سرکار مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی نشستِ خاص عین اس مقام پر مقرر فرمائی جو دیوؤں کی اصل گزرگاہ تھی نشستگاہ کی چاروں جانب چالیس چالیس قدم دور تک حصار قائم فرما دیا اور مَلِک الاجِنَّہ عماد الملک اور ان کے ساتھیوں کو پہرہ داری پر مامور فرما کر عبادت الٰہیہ میں مشغول ہو گئے۔

حسب معمول جب اس جنگل کا سب سے بڑا دیو جس کا نام مکنا دیو تھا اپنے شکار کی تلاش میں

نکلا تو بیچ راہ میں ایک درویش فقیر کو دیکھ کر بڑے غرور سے آپ پر حملہ آور ہوا لیکن جیسے ہی حصار کے قریب پہونچا پہرہ داری پر مامور عماد الملک نے ایک زوردار تھپڑ مارا جس کی تاب نہ لاکر مکنا دیو چکرایا اور زمین پر گر پڑا وہ بڑا پریشان ہوا کہ مجھے مارا کس نے چونکہ سرکار مدار پاک کے یہ پہرہ دار نظر نہ آتے تھے سخت حیران ہوا کہ چالیس قدم دور بیٹھے درویش نے ہاتھ اٹھایا اور نہ ہی کوئی حرکت کی باوجود اس کے مجھے ضرب کس نے لگائی اسے شدید غصہ آیا اور دوبارہ حملہ کرنا چاہا لیکن سرکار مدار پاک کے جلال ولایت کی تاب نہ لا کر تھرتھرایا اور زمین پر بیٹھ گیا اس نے سوچا کہ یہ کوئی معمولی انسان نہیں بلکہ بہت عظیم قدرت وقوت کا مالک ہے ورنہ کسی انسان کی کیا مجال جو میرے سامنے کھڑا ہو سکے کچھ دیر بعد حصار کے قریب آیا اور نہایت عجز وانکساری اور ندامت بھرے انداز میں اپنی گستاخی پر معافی مانگی اور عفو کا خواستگار ہوا سرکار مدار پاک نے فرمایا کہ تم وعدہ کرو آئندہ خلق خدا کو تکلیف نہ پہونچاؤ گے کبھی سرکشی نہ کرو گے تو معافی مل سکتی ہے ورنہ تمہاری ہلاکت تمہارے سر پر کھڑی ہے اس نے اقرار کیا اور یقین دلایا کہ آئندہ اللہ کی مخلوق کو آزار نہ پہنچائے گا سرکار نے اس کی تقصیر کو معاف فرما کر قید کر دیا تا کہ آئندہ خلق خدا اس کی ہولناکیوں اور تباہیوں سے محفوظ رہے۔ بعد میں اس مکنا دیو نے کلمہ پڑھ کر دین اسلام قبول کیا اور مدارج ولایت طے کئے۔ سرکار مدار پاک نے اس کا اسلامی نام مکن سرباز رکھا۔ مکنا دیو کی مسجد اور مکنا دیو کا مزار آج بھی مکنپور شریف میں موجود ہے۔

تاریخ ایسن:

اس کام سے فراغت کے بعد آپ اپنے خلفاء ومریدین کی طرف متوجہ ہوئے ان سے ان کی ضروریات کا پوچھا اذن ملنے کے بعد آپ کے مرید وخلیفہ امام الواصلین حضرت سیدنا شاہ یاسین مداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور آپ تو مقام صمدیت پر فائز ہیں آپ کو حوائج دنیا سے کوئی واسطہ نہیں لیکن ہم خدام کو کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی تکمیل کے لیے پانی کی ضرورت پڑتی ہے جو اس مقام پر بڑی مشکل سے ملتا ہے سرکار مدار پاک نے حضرت شاہ یاسین مداری کو اپنا عصاء مبارک دیا اور فرمایا کہ مغرب سے مشرق کی طرف ایک لکیر کھینچ دیں آپ نے ایسا ہی کیا آپ کی لکیر کھینچنے کے بعد وہاں سے ٹھنڈے میٹھے اور صاف پانی کا چشمہ جاری ہو گیا اور پھر وہ مختصر چشمہ دیکھتے ہی دیکھتے ندی کی شکل میں بدل گیا اس ندی کا نام ہمیشہ کے لیے سرکار مدار پاک کے مرید وخلیفہ حضرت شاہ یسین مداری کے نام پر یسین ندی سے موسوم ہو گیا اسی یسین ندی کا بگڑا ہوا نام آج ایسن ندی کے نام سے متعارف ہے۔

اس ندی کے پانی میں اللہ پاک نے شفاء برکت اور رحمت رکھ دی ہے جس سے ہر سال ہزاروں بیمار پریشان حال اور آسیب زدہ صحت یاب ہوتے ہیں اور فیض پاتے ہیں۔

سرکار مدار پاک کی آمد اور مکنا دیو کی قید کا حال جب اہل علاقہ کو معلوم ہوا تو خلق خدا اپنے اس عظیم محسن اور مسیحا کی زیارت کے لئے امنڈ پڑی ہر وقت ہجوم خلق سے اب وہ جنگل منگل میں بدل چکا تھا خلق خدا آتی اور بامراد واپس جاتی آپ کے قدوم اقدس کی برکات کو دیکھ کر لوگ اس جنگل میں آباد ہونا شروع ہو گئے دیکھتے ہی دیکھتے وہ آدم خور جنگل انسانی آبادی کا چمنستان بن گیا ان لوگوں کو سرکار مدار پاک کی صحبت نصیب ہوئی آنے اور بسنے والے آپ کی حقانیت سے معمور اور معارف سے لبریز گفتگو سنتے اور کلمہ پڑھ کر داخل اسلام ہو جاتے اس طرح سن 818 ہجری سے سن 838 ہجری یعنی مکمل بیس سال تک آپ نے اس مقام پر مستقل قیام فرما کر لاکھوں بندگان خدا کو دامن اسلام سے وابستہ فرمایا دین پاک مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ عظیم داعی بے مثال مبلغ پوری دنیا کو آفتاب وحدت اور ماہتاب نبوت کی نورانی کرنوں سے منور فرما کر 17 / سترہ جمادی الاول سن 838 ہجری کو مکنپور شریف کی مقدس زمین میں روپوش ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

رجال الغیب نے آپ کو غسل دیا آپ کی تجہیز وتکفین فرمائی اور آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے مرید وخلیفہ امام التارکین سند العارفین مولانا حسام الدین مداری سلامتی جونپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو اسی تالاب میں سپرد لحد کر دیا گیا جس سے یا عزیز یا عزیز کی آواز آ رہی تھی۔

ہر سال اسلامی مہینہ جمادی الاول کی 15 / 16 / 17 / تاریخوں میں آپ کا عرس سراپا قدس منعقد ہوتا ہے جس میں پوری دنیا سے لاکھوں افراد شریک ہو کر اپنے محسن کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور اپنے خالی دامنوں کو گوہر مراد سے بھر کر واپس جاتے ہیں۔

آپ کے بڑے برادر زادہ سلطان العارفین مستجاب الدعوات حضرت سیدنا خواجہ ابو محمد ارغون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی جانشینی کا شرف حاصل ہوا جب کہ آپ کے دوسرے دو برادر زادگان حضرت سیدنا خواجہ ابوالحسن طیفور اور حضور سیدنا خواجہ ابوتراب فنصور رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی آپ کی نعمت خلافت وعطاء خلعت سے سرفراز ہوئے۔

آپ کے بعد پوری دنیا میں پھیلے ہوئے آپ کے ہزاروں خلفائے کرام نے دین پاک کی جلیل القدر خدمات انجام دیں اور آج بھی سلسلئہ عالیہ قدسیہ مداریہ کی ہزاروں خانقاہوں سے سلسلئہ رشد وہدایت جاری ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ صبح قیامت تک جاری رہے گا۔

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

اپنے محبوب مدار کی زلفوں کا اسیر
محمد حبیب الرحمٰن علوی المداری

[اکابر علمائے کرام ومشائخ عظام کے تصدیقات وتاثرات]

رئیس القلم حضرت علامہ ومولانا سید ازبر علی جعفری شکوہی المداری مدظلہ العالی
: دار دارالنور مکن پور شریف

حاصل ہو عرفان مداری بن جاؤ

محترم قارئین حضرات! حضرات اہلبیت علیھم السلام پر انتہائے مظالم سے لیکر کم سے کم دل شکنی تک'' یزیدی مقاصد میں سے ایک مقصد ہے اور اس مقصد یزیدی کا پھن کسی نہ کسی طرح کچلنے سے رہ گیا جو وقتاً فوقتاً اپنی زہریلی پھنکار سے ڈرانے کی یا موقع پا کر ڈسنے کی پوری کوشش کرتا ہے، مقصد یزیدی صرف چمنستان فاطمہ کی کلیوں کو تپتی ریت پر بکھیرنا ہی نہیں تھا بلکہ ان کلیوں کے طاہر وجودوں کو تہہ خاک کر کے ملت اسلامیہ کی بود وباش میں یزیدیت کی

ناپاک ہواؤں کا اثر مرتب کرنا تھا جس کیلئے یہ لازم تھا کہ حسین اور حسینیت کو ختم کر کے مقصد پورا کیا جائے اور اس مقصد تک پہونچنے کیلئے یزید لعین نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا دیا، بظاہر سیدہ فاطمہ علیھا السلام کے شہزادے کربلا کی دھکتی زمین پر تڑپے تو ضرور، گھوڑوں کی قاتل ٹاپوں نے پیکر حقانیت کے وجود پامال تو کر دئے۔ مگر

کربلا ہی تک یزید و شمر ابن سعد تھے

کربلا کے بعد پھر شبیر ہی شبیر ہے

کربلا کے بعد گرچہ یزید، شمر ابن سعد، دفن ہو گئے مگر کربلا ختم نہیں ہوئی بلکہ دور بدلتا رہا جگہ بدلتی رہی چالیں بدلتی رہیں اجسام بدلتے رہے مگر مقصد وہی رہا آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں سادات دشمنوں کی کمی نہیں ہے

ادیب ہونہ بپا کربلا کہ پھر کچھ لوگ

حسینیت سے ہیں الجھے یزید ہی کی طرح

محترم قارئین کرام! یہ کہنا کہ ''سلسلۂ مداریہ سوخت ہے'' یزیدی مقاصد ہی سے ایک مقصد ہے۔کربلا کی پر سوز داستانوں میں سے ایک داستان کا مظہر ہے سلسلۂ مداریہ کو سوخت کہہ کر عظمت حضرات اہلبیت علیھم السلام سے کھلواڑ کرتے ہوئے محض بین المسلمین انتشار کی آگ لگائی گئ ہے اور اس آگ سے اپنی بستیوں، اپنے گھروں کو اپنے محلوں کو یا کم از کم اپنے دامنوں کو بچانے کیلئے آب تحقیق ساتھ میں رکھیں، میں یہ نہیں کہتا کہ آپ میری بات پر اندھی تقلید کریں بلکہ تحقیق کی تہہ تک جا کر فیصلہ کریں کہ ایک دو کتاب سچی ہونگی یا دو سو کتابیں؟ تمہید میں نہ جاتے ہوئے صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مدعی جن دو کتابوں ''سبع سنابل'' اور ''فتاوی رضویہ'' کا حوالہ دیتا ہے ان

دونوں کتابوں کے مصنفوں نے سلسلہ مداریہ حاصل ہی نہیں کیا ہے بلکہ اس کا اعتراف بھی کیا ہے ۔ان شاء اللہ آپ ان دونوں کے شجرۂ مداریہ بھی ملاحظہ فرمائینگے ۔رہا مسئلہ'' سبع سنابل'' کا تو یہ مردود بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو یقیناً ہے مگر مقبول بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہیں ہوسکتی آپ کو اس الحاقی اورمحرف''سبع سنابل'' کی کفریہ عبارتوں سے صاحب کتاب **علامہ سید مشرف عقیل صاحب** روشناس کرائینگے ۔اوراس کتاب **''انوارِ سلسلۂ مداریہ''** میں آپ ان تمام سلاسل کے شجرات ملاحظہ فرمائیں گے جنہیں سلسلہ مداریہ کی نسبتیں پہونچیں اورانہوں نے اس کا ببانگ دہل اعلان بھی کیا ہے۔آپ حضرات ان تمام مداری شجرات اورمداری نسبتوں کی تحقیق کرلیں تب اپنا فیصلہ صادر فرمائیں ،میں صرف اس خانقاہ کا ذکر کیئے دیتا ہوں جو خانقاہ بریلی کا مرکز عقیدت ہے،بقیہ کتاب **''انوارِ سلسلۂ مداریہ''** ان شجرات کے ساتھ ساتھ اس موضوع پر آپکی بھر پور معاون ہوگی ۔

سلسلہ برکاتیہ پر سلسلہ مداریہ کی ضوباریاں : دارالنور مکن پور مرکز اہل یقین،خزینۃ الاصفیا،عاصمہ الولایت ،اورتصوف کی راجدھانی ہے،اسکی مٹی اہل عشق کیلئے سرمۂ نگہ طلب،اہل ثروت کیلئے چندن،اہل معرفت کے حسن وجمال جہاں آرا کیلئے غازۂ حسن افزا ہے،اس کا ذکر اکسیر قلب کی حیثیت رکھنے کے ساتھ ساتھ گناہوں کا کفارہ بھی ہے،یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ کے آستانوں کے منڈیروں پر اسی زمین پر آرام فرمانے والی شخصیت کے فیضان کے دیپ روشن ہیں ،چاہے بوسیدہ خانقاہوں کے ذرات ہوں یا مرمرین آستانوں کے نگارشات سب قطب زمین وزماں کے انوار سے تابندہ ہیں اوراقلیم ولایت کے بڑے بڑے تاجدار انکی دہلیز پر سرعقیدت خم کرکے طلب سے سوا پاتے رہے

اور آج بھی اہل دل اہل نظر اہل محبت کے حلقوں سے صدائے دل نواز آ رہی ہے

ہر اک ولی کڑی تری زنجیر کا لگے
ہر سلسلے سے اعلی ترا سلسلہ لگے

کیونکہ ! کوئی ولی ہوا کوئی حق آشنا ہوا۔ ذات مدار آئی تو سب کا بھلا ہوا۔ کے مصداق ارباب ولایت خوب خوب اس چشمہ فیضان مرتضویہ سے سیراب ہوئے

نظامی قادری چشتی سہروردی کہ ہوں نوری سبھی کو سلسلہ پہونچا مدارالعالمیں کا ہے

لیکن اس وقت ہم جس واحد خانوادہ کی بات کر رہے ہیں اس خانوادہ کی عقیدت کا سکہ لاکھوں انسانوں کے دل پر رائج الوقت ہے اور کیوں نہ ہو" بے وجہ کوئی دیوانہ نہیں ہوتا کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے"۔

خانوادہ ءبرکاتیہ جس کی ہمہ جہت اور عالمگیر مقبولیت ضرور کسی صاحب دل کی بندہ نوازی کا صدقہ ہوگی اس سلسلہ میں اگر برملا کہوں کہ خاندان برکات کے قصر شاہی کے کلش پر جس خورشید ولایت کی سنہری دھوپ پڑ رہی ہے تو وہ مدارالعالمین ہیں۔ خاندان برکات کے خم خانہ ءتصوف میں جس نے معرفت حق کی شراب طہور بھر دی وہ سلسلہ مداریہ ہے جس کی نسبت روحانی سے خانوادہ چمک گیا وہ عکس جمال قطب المدار کی عنایتیں ہیں۔ خانوادہ ءمداریہ کے فیضان کا بادل برسا تو تمام سلاسل کے ساتھ ساتھ سلسلہ برکاتیہ بھی سیراب ہوا اور پانچ طریقوں سے سلسلہ مداریہ حاصل کیا۔ سلسلہ برکاتیہ بھی اتنا باظرف اور احسان مند رہا کہ ہر بار اپنی نئی نسبت کا اعلان کرتا رہا

اب قارئین حضرات کی معلومات اور دلچسپی کیلئے پانچوں نسبتیں تحریر کر رہا ہوں گر قبول افتد زہے عز و شرف باشد

پہلی نسبت: خادمان مداریہ میں حضرت سیدنا خواجہ سید جمال الاولیاء کوڑا جہان آبادی کی نسبت مداریہ کا اعلان کرتی ہے جسے" تزکرتہ العابدین" کے مصنف نے ص 207 پر تحریر کیا ہے، جب آپ (سید جمال الاولیاء کوڑا جہان آبادی) مکن پور شریف پہونچے تو صاحبزادہ حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار نے اپنا مہمان کیا اور اپنے خانوادہ کی اجازت وخلافت سے نوازا

نوٹ! وہ صاحبزادہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ سید عبدالرحیم ارغونی مداری رضی اللہ عنہ ہیں جو اس وقت کے صاحب سجادہ تھے ان سے نسبت مداریہ حاصل کی۔**تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ** کے 310 پر تحریر ہے کہ شیخ جمال اولیاء نے بلاواسطہ ارواح مبارکہ حضرت سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند اور حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنھما سے فیض اویسیہ حاصل فرمایا اور بزرگان عصر سے فیض وخرقئہ خلافت چاروں سلاسل کا اخذ فرمایا۔

پہلا شجرہ! اس طرح سے ملاحظہ فرمالیں

حضرت سید ابوالحسین احمد نوری برکاتی مارہروی-حضرت سید ساہ آل رسول-حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں حضرت شاہ سید حمزہ حضرت آل محمد حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی حضرت سید شاہ فضل اللہ کالپوی حضرت سید شاہ احمد کالپوی حضرت سید جمال الاولیا کوڑا جہان آبادی حضرت خواجہ سید عبد الرحیم ارغونی مداری حضرت خواجہ سید بابا لاڈ درباری حضرت خواجہ سید فضل اللہ حضرت خواجہ سید ابو الفائض محمد قطب الاقطاب حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغوں جانشین اول حضور مدارالعالمین حضرت سیدنا سید بدیع الدین شیخ احمد قطب

المدار۔

دوسری نسبت کی تفصیل

دوسری نسبت مداریہ کی وضاحت کچھ اس طرح سے ہے کہ حضرت میر سید محمد کالپوی کو حضرت سیدنا امیر ابوالعلاء احراری رضی اللہ عنہ نے سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ مداریہ، ابوالعلائیہ، سے سرفراز فرمایا (تذکرہ ء مشائخ قادریہ رضویہ ص318)

دوسرا شجرہ ء مداریہ ملاحظہ فرمائیں

جو حضرت ابوالحسین احمد نوری سے حضرت سید محمد کالپوی تک من وعن پھر حضرت سید محمد کالپوی حضرت سیدنا امیر ابوالعلاء احراری حضرت سیدنا شیخ ابو عبید اللہ احرار حضرت سیدنا شیخ یعقوب چرخین حضرت سیدنا شیخ قاضن حضرت سیدنا مولانا حسام الدین سلامتی جونپوری حضرت سیدنا سید بدیع الدین شیخ احمد قطب المدار رضوان اللہ علیہم تک

تیسری نسبت مداریہ کی وضاحت

تیسری نسبت بھی فیضان مدارالعالمین کی عکاسی کر رہی ہے۔ چنانچہ اس تیسری نسبت میں حضرت شاہ سید برکت اللہ مارہروی کو اپنے والد محترم حضرت سید اویس میاں رحمتہ اللہ علیہ سے سلسلہ مداریہ میں اجازت وخلافت حاصل تھی کذافی مشائخ قادریہ رضویہ ص 334 اور یہ شجرہ حضرت میر عبدالواحد بلگرامی سے ہوتا ہوا حضرت شیخ شاہ مینا لکھنوی اور ان سے ہوتا ہوا حضرت جلال الدین بخاری تک اور انکے پیر حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار

پورا شجرہ ملاحظہ فرمائیں

حضرت سیدنا الشاہ برکت اللہ مارہروی حضرت سیدنا اویس میاں حضرت سیدنا عبدالجلیل حضرت سید میر عبدالواحد بلگرامی حضرت سیدنا شیخ حسین حضرت سیدنا مخدوم شاہ صفی حضرت سیدنا شیخ سعد حضرت سیدنا شاہ مینا لکھنوی حضرت شیخ سارنگ حضرت راجو قتال حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت حضرت جلال الدین بخاری حضرت سیدنا سید بدیع الدین شیخ احمد قطب المدار رضوان اللہ علیھم

چوتھا شجرہ! جسے خود حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری برکاتی نے رقم فرمایا۔نقل از کتاب شجرات طیبات ومعمولات بحوالہ النور والبھا فی اسانید الحدیث،مولفہ حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری برکاتی قدس سرہ

شجرہ عالیہ بدیعہ مداریہ

الحمد لله رب اللعالمين والصلوته والسلام على رسوله الكريم وآله وصحبه اجمعين۔امابعد۔فيقول الفقير ابو الحسين عفى عنه اجازني بالسلسلته البديعيته المداريه جدى و مرشدى السيد آل رسول الاحمدى قدس سره عن الحصرت اچھے مياں صاحب عن ابيه السيد حمزه عن جده سيد آل محمد صاحب عن صاحب البركات مارهروى عن السيد فضل الله كالقوى عن ابيه السيد احمد عن جده السيد محمد عن جمال الاولياء عن الشيخ قيام الدين عن الشيخ قطب الدين عن السيد جلال عبدالقادر عن السيد مبارك عن السيد اجمل عن العارف الاجل الكامل الاكمل مولانا بديع الحق و الدين المدار المكنفورى رحمته الله عليه

یہ چاروں **شجرات** سلسلہ عالیہ مداریہ کے اجرا کی تائید وتوثیق میں بھرپور ہیں۔

پانچویں نسبت کی وضاحت بھی عجیب ہے ۔ پانچویں نسبت طریق اویسی کا اعلان کرتی ہے یعنی حضرت سیدنا شاہ حمزہ ماہر یروی کو براہ راست حضور مدارالعالمین سے نسبت حاصل تھی، اس بات پر قارئین انگشت بدنداں ہونگے اور ایراد قائم کر سکتے ہیں کہ حضرت سیدنا شاہ حمزہ ماریروی کا زمانہ 1131 ہجری سے لیکر 1198 ہجری تک کا ہے جبکہ حضور مدارالعالمین کا انتقال 838 ہجری میں ہو چکا تھا تو اس درمیان تقریباً تین صدیوں کا وقفہ ہے تو اب براہ راست مداری نسبت کیسے حاصل ہوئی ؟؟

اس سلسلہ میں آپکی مزید دلچسپی اور معلومات کیلئے عرض کرتا ہوں کہ حضرت سید صاحب البرکات قدس سرہ کو دعائے بشمخ کی سند بھی بارگاہ قطب المدار سے عطا ہوئی تھی ۔ چنانچہ حضرت سید شاہ حمزہ کاشف الاستار میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے جدامجد حضور صاحب البرکات قدس سرہ کو حضرت شاہ مدار کی روح سے اسکی سند و اجازت ملی یہ دعائے بشمخ شاہ مدار کی پیش کی ہوئی ہے ان سے پہلے اس دعا کا رواج نہیں تھا اس سلسلہ میں جب فقیر نے اپنے وطن مالوف بلگرام سے ماہریرہ آنے کا قصد کیا تو دوران سفر قنوج میں سارا سامان چھوڑ کر بالکل خالی ہاتھ 4 / ذی الحجہ 1157 ہجری کو مکن پور شریف کی زیارت کیلئے گیا رات کے اخیر حصہ میں حضرت مدار قدس سرہ کے روشن جمال جہاں آرا کی زیارت نصیب ہوئی، آپ نے فقیر کو بھی یہ دعا مرحمت فرمائی اور خلافت بخشی (کاشف الاستار فارسی) مصنفہ حضرت شاہ حمزہ ماہر یروی اردو ترجمہ منبع الانساب ص346۔

اب پانچواں شجرہ ملاحظہ فرمائیں ! حضرت ابوالحسین احمد نوری برکاتی حضرت سید شاہ آل رسول حضرت سید آل احمد اچھے میاں حضرت سید شاہ حمزہ ماہ

ریروی حضور مدارالمہام رضوان اللہ علیھم ۔ یہ پانچوں نسبتیں اعلان کرتی ہیں کہ اندھا ہو وہ بھی دیکھ لے! اہل نظر کا ذکر کیا۔ روشن ہے مثل آفتاب سلسلہ مداریہ۔

زیرنظر کتاب "*انوارِسلسلۂ مداریہ*" اس عنوان کا ایک اور باب ہے جو کبھی روشنیٔ نگہ طلب کبھی نوررخ معرفت بنکر افق تصوف پر سپیدۂ سحر کا اعلان کرتا ہوا طلوع ہوا حضرت علامہ مولانا قاری **سید مشرف عقیلؔ** صاحب علوی المداری کی کاوش جلیلہ کا بے بہا سرمایہ اور سعیٔ جمیلہ کا عظیم شاہکار ہے جو بڑی عرق ریزی اور محنت و مشققت سے وابستگان سلوک و معرفت کے ہاتھوں کی زینت بنا کے پیش کیا واقعی اس عظیم خدمت پر علامہ موصوف لائق ستائش اور قابل مبارک باد ہیں جنہوں نے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا، کتاب اگرچہ مکمل میں نے نہیں دیکھی مگر موصوف گرامی کی علمی اور تحقیقی لیاقت سے پوری طرح امید کرتا ہوں کہ کتاب اپنی کسوٹی پر کھری اور رطب و یابس سے پاک ہوگی، اللہ تبارک وتعالیٰ کتاب "*انوارِسلسلۂ مداریہ*" کو بین المسلمین شرف قبول عطا فرمائے اور قاری سید مشرف عقیل صاحب علوی المداری کو بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے آمین

سید ازبرعلی جعفری شکوہی المداری

خادم: آستانۂ قطب المدار دارالنور مکن پور شریف

مناظر اہلسنت شیر بیشۂ مداریت ماہر سنسکرت حضرت علامہ ومولانا الشاہ **سید اشرف علی مداری چتر ویدی** دیوان گان جمالی ہلسہ شریف ضلع نالندہ بہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل وسلم وبارك على سيدنا و مولانا محمد و

علی آلہ وصحبہ لاسیما علی ابنہ المدار البدیع الکریم وبارك وسلم: اما بعد! زیرنظر کتاب ''انوار سلسلۂ مداریہ'' بحمد اللہ تعالیٰ ازاول تا آخر طائرانہ نظر سے دیکھا اور جگہ بہ جگہ بنظر غائر بھی۔ پڑھنے کے بعد طبیعت مچل گئی دل خوش ہوگیا کتاب کے مندرجات اوران کے حوالہ جات کی فراہمی کے لئے عزیز باوقار حضرت علامہ مولانا **مفتی سید مشرف عقیل** صاحب قبلہ زیدمجدہ نے جس قدر عرق ریزی سے کام لیا ہے اس کی کلفت کو مکمل طور پر ایک محقق ہی محسوس کرسکتا ہے۔ملت اسلامیہ میں بڑے بڑے جبہ پوش و دستار والے، سروں پر تاج خسروی لے کر گھومنے والے وہ کام نہ کر سکے اور لحد تک پہونچ گئے جس کام کو ایک نوجوان عالم ،ایک نوجوان مفتی، ایک نوجوان محقق ،صاحب بصیرت، عارف باللہ، شہزادہ ابوالعلماء، فاطمہ کے لخت جگر، مولائے کائنات کے نورنظر، امام حسین کے بیٹے **حضرت علامہ ومولانا الشاہ مفتی سید مشرف عقیل مداری اشرفی** صاحب قبلہ نے انجام دے دیا اس امر عظیم کی انجام دہی نے فسادات کے جبالِ شامخہ کو اپنے تحقیقی جوہر کے ذریعہ سرنگوں کردیا بلکہ اپنی قوت حق بیانی کے ذریعہ ان کی جڑوں کو سبوتاز فرما کر صراط مستقیم کی جانب رہنمائی فرمایا ہے علامہ موصوف اس سے پہلے بھی کئی کتاب لکھ چکے ہیں اور یہ آپ کی تقریبا ساتویں تصنیف ہے میں دعا کرتا ہوں کہ پروردگار عالم اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے و طفیل اس کتاب کو بھی شرف قبول بخشے اور انہیں حاسدوں کے حسد و ظالموں کے ظلم سے محفوظ و مامون فرمائے و عمر خضر عطا کرے تا کہ ہمیشہ ایسے ہی ملت اسلامیہ کیلئے کام کرتے رہیں اور بہکے ہوئے بھٹکے ہوئے لوگوں کو یک جا کرنے کی کوشش فرماتے رہیں اللہ مدد فرمانے والا ہے۔

الاحقر فقیر سید اشرف علی مداری دیوان جمالی چتر ویدی
خادم: آستانۂ عالیہ سرکار سید محمد جمال الدین جان من جنتی مداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
جتی نگر ہلسہ شریف ضلع نالندہ بہار

حضرت علامہ مولانا محمد امام الدین شاہ مداری مدظلہ العالی

ناظم اعلیٰ: دارالعلوم برکاتیہ موتیراج پور، چھپرہ، بہار (انڈیا)

محترم المقام لائقِ صد احترام شہزادۂ ابوالعلماء مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا الشاہ مفتی **سید مشرف عقیل امجدی ہاشمی** صاحب قبلہ دامت برکاتہم وعمت فیوضکم کم وبیش دوسوصفحات پر مشتمل یہ کتاب **"انوارِسلسلۂ مداریہ"** آپ کی اعلیٰ محنتوں اور تحقیقات جلیلہ کا نتیجہ ہے جس کو پڑھنے کے بعد دل باغ باغ ہوگیا حقیقت یہی ہے کہ سلسلۂ مداریہ کے حوالے سے جو بےلوث خدمات آپ نے انجام دی ہیں وہ ہم جیسے ان تمام لوگوں کے لئے جو فاطمہ کے نور نظر شہزادۂ امام حسین تابعی العصر سرکار سیدنا مدارالعلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے مشعل راہ ہیں۔ ہم جملہ محبین اولیاءاللہ قلب کی عمیق گہرائیوں سے آپ کے ممنون ومشکور ہیں۔ اب تو حاسدین کا کلیجہ ٹھنڈا ہوجانا چاہئے اور ان تمام پیشہ ور مقررین وشعراءکو ہوش کے ناخن لیتے ہوئے راہ راست پر آجانا چاہئے جو تبلیغ دین کے نام پر اپنی تقریر کا لوہا منوانے کے درپہ رہتے ہیں۔ یا امت مسلمہ میں نقطۂ انتشار رکھ کر دین کے نام پر امت کو گمراہ کرکے آنکھوں میں دھول جھونک کر مال وزر کمانے اور شہرت وعزت کی لالچ میں زیادہ سے زیادہ موقع فراہمی میں لگے رہتے ہیں۔ یہ تحقیق ان کے لئے نور ہدایت ہے، نیز انکار کی صورت میں تازیانۂ عبرت بھی ثابت ہوگی، اب تو

حجت قائم ہو چکی کہ سلسلئہ قدسیہ عالیہ مداریہ بالشان جاری و ساری تھا ہے اور رہے گا۔اس سلسلئہ عالیہ کو سوخت سمجھنے والا خود ہی سوختہ ہے۔ چند پیسوں کے عوض اپنے دین وایمان کو بیچنے والے مولوی اگر فتنہ پروری سے باز نہ آئے اور عظمت سلسلئہ مداریہ کو نہیں پہچانا سیدنا سرکار مدارالعالمین کی شان میں گستاخی کی یا آپ کے خلفاء کی عظمتیں گھٹانے کی کوششیں کیں تو یادرکھنا لاکھوں کی تعداد میں ہم غلامان قطب المدار کے پاس دلائل و براہین موجود ہیں خود تمہیں تمہارے ہی بزرگوں کی کتابوں سے ایسا آئینہ دیکھایا جائے گا کہ قیامت تک تمہاری نسلیں یاد کریں گی جو کہیں بھی منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گی، لہذا اب بھی وقت ہے اپنی حرکات شنیعہ وقبیحہ سے باز آجاؤ! اور آل رسول تابعی العصر سیدنا سرکار مدار اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی گستاخی کرنا چھوڑ دو! حق کو حق کہنا شروع کردو! اللہ تمہیں ہدایت عطاء فرمائے، آمین۔اب آخر میں مفتی صاحب قبلہ سے عریضہ ہے کہ اگر ہو سکے تو میرے ان حقیر تاثرات کو کتاب ھذا میں جگہ عنایت فرمادیں نیز چھپرہ میں کتابیں ملنے کا پتہ بھی دے دیں۔

فقط والسلام

(مولانا) محمد امام الدین شاہ مداری
ناظم اعلی: دارالعلوم برکاتیہ موتیراج پور، چھپرہ، بہار۔موبائل نمبر
6203168172

حضرت علامہ مولانا **سید محمد نظر عالم نوری** صاحب قبلہ کھٹونہ، نیپال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبوب المشائخ محقق عصر شہزادۂ امام علم وحکمت محافظ سنیت مجاہد دوراں شان بہار فخر ملت حق پرست صوفئی باصفا نمونۂ اسلاف ادیب شہیر مصنف بے نظیر **حضرت علامہ مولانا قاری مفتی سید مشرف عقیل** شاہ امجدی موہنوی دامت برکاتہم (ابن محبوب الاولیاء رئیس الاصفیاء پیر طریقت رہبر شریعت امام علم و حکمت شہزادۂ مولائے کائنات ابوالعلماء استاذ الاساتذہ ممتاز الاصفیاء پیکر صبر و رضا جامع الاخلاص آل رسول اولاد علی حامل فقر مرتضوی شیخ القرآن والحدیث حضور پرنور الشاہ علامہ مولانا مفتی سید ہاشم القادری رضوی منظری صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ) نے اجرائے سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق سوال کا جو جواب تحریر فرمایا ہے وہ یقیناً لائق ہزار ستائش ہے۔

زیر نظر فتوی بہ شکل **کتاب انوار سلسلۂ مداریہ** کو میں نے بہت ہی لگن کے ساتھ پڑھا ہے بے حد خوشی ہوئی، مؤلف کتاب ھذا فی الوقت شہر نا گپور میں واقع ایک عظیم الشان مرکزی ادارہ انٹرنیشنل سنی سینٹر میں خدمات دین متین انجام دے رہے ہیں۔ اس کتاب پر بڑے بڑے علماء ومشائخ اور فقہائے کرام نے تقریظات وتصدیقات تحریر فرما کر صاحب کتاب کی حوصلہ افزائی اور کتاب ھذا کی اہمیت وافادیت کو اجاگر فرمایا ہے میں بھی سراپا دعا گو ہوں کہ رب قدیر مفکر ملت اسلامیہ محب الاولیاء والصالحین مصلح دین وسنیت رئیس القلم حضرت علامہ مولانا **مفتی سید مشرف عقیل امجدی سلمہ الباری** کی تحریری تقریری بلکہ جملہ خدمات دینیہ میں بے پناہ برکت عطاء فرمائے اور اسی طرح مولیٰ تبارک وتعالیٰ

مفتی صاحب قبلہ کومخالفین سلسلئہ مداریہ کی اصلاح کے لیے اور اسلام و مسلمین کی ارتقاء کیلئے و اتحاد بین الناس کیلئے زندہ تابندہ اور سلامت رکھے۔آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم۔

فقط والسلام

محمد نظر عالم نوری عفی عنہ

موضع: مولانا نگر کھٹونہ، نزد ملنگوا، ضلع: سرلاہی، نیپال (مقیم حال دوحہ قطر عرب)

یکم رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ ہجری مطابق ۷ مئی ۲۰۱۹ء عیسوی بروز منگل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازقلم: خلیفئہ سرکار سرکانہی حضرت علامہ مولانا **پیر صوفی سید الشاہ عبد الکریم قادری** مداری تیغی مدظلہ العالی

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الحمد للہ، ما شا اللہ میں فقیر سید عبد الکریم قادری المداری نے محترم جناب عالی مقام مناظر اہل سنت ومحقق اسلام و مجاہد دوراں و اولاد علی بی بی فاطمہ کے نور نظر اور امام حسین کے بیٹے عارف باللہ شہزادہ ابو العلماء حضرت علامہ ومولانا الشاہ مفتی سید مشرف عقیل مداری اشرفی صاحب قبلہ کی بہترین تحریر وتصنیف کتاب انوار سلسلہ مداریہ کوشروع سے آخر تک پڑھا اور کتاب کو حد درجہ مفید پایا حقیقی معنوں میں یہ کتاب حق و باطل کے

درمیان بین خط امتیاز کھینچنے والی اور شمع نورِحق سے اہل اللہ کے قلوب کومنور و مجلی بنانے والی اہم کتاب ہے ۔ ماشاء اللہ جناب سید مشرف عقیل مداری اشرفی صاحب نے کوزے میں سمندر بھر دیا بہت ہی شاندار عرق ریزی کی ہے اور ان مخالفوں اور ظالموں کے منھ پے ایسا طمانچہ جڑا کے تا قیامت یاد رکھیں گے ذرہ برابر بھی اگر احساس ہوگا تو فورا رجوع کر کے سفینۂ حق کے راکب بنیں گے اب بھی وقت ہے کہ سلسلہ مداریہ سے بغض و حسد چھوڑ کر اپنی جان و ایمان کی حفاظت کریں اور سرکار قطب المدار سے سچی محبت کر کے دین و دنیا آباد کریں اور خودساختہ ونوزائیدہ گمراہیت میں غرق فقط شکم پروری کو عام کرنے والی فتنہ و فساد برپا کرنے وکرانے والی طریق جدید کو چھوڑ کر صراط مستقیم پر آجائیں میری اللہ رب قدیر کی بارگاہ میں دعا ہے مولا مفتی سید مشرف عقیل مداری اشرفی صاحب قبلہ کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائے اور ہم غلامان مدار اور اولاد مدار کو انکی تصنیف سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو مقبول عام و تام فرمائے جس سے حق پرست ذہنیت رکھنے والے لوگ خوب خوب استفادہ کرسکیں آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ۔

فقیر وحقیر الحاج سید الشاہ حکیم عبدالکریم مداری قادری تیغی

خانقاہ مداریہ قادریہ تیغیہ سلی گوری، ضلع: دارجلنگ، بنگال، انڈیا

ناشر اہلسنت مصلح قوم وملت حضرت علامہ مولانا محمد صلاح الدین اشرفی صاحب قبلہ

سرزمین ہند کی کلاہِ افتخار میں جوسب سے زیادہ تابندہ اور قیمتی نگینے جڑے ہوئے ہیں ان میں سے ایک قطب الاقطاب، قطب المدار، فردالافراد، مظہر تجلیات لامکاں حضور سیدنا زندہ شاہ مدار بدیع الدین احمد مکنپوری رضی اللہ تعالی عنہ ہیں ۔ بلاشبہ برصغیر میں مسلمانوں کی یہ کثیر تعداد انہیں بزرگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے اُن اللہ کے نیک بندوں نے عرب سے لیکر عجم تک اور دوردراز ملکوں میں

شمع اسلام روشن کیا اور اپنے ملک و وطن کو چھوڑ کر تبلیغِ اسلام کی خاطر ہندوستان پہونچے، اور یہ اللہ والے جہاں بیٹھ گئے وہی مقام معرفت الٰہی کا مرکز بن گیا۔

حضرت قطب المدار فرد الافراد مظہر تجلیات لا مکاں حضور زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار گہر بار میں نیاز مندانہ حاضری دینے والے اس حقیقت اور سچائی سے پوری طرح واقف ہیں کہ انکے آستانۂ کرم مکن پور شریف کی سرزمین آٹھ/ 8 نو/ 9 سو سال سے انوارِ تجلیاتِ ربانی سے معمور و پرنور ہے۔ اہل محبت و عقیدت آتے ہیں اور اپنے اپنے ظرف وضمیر کے مطابق فیوض و برکات سے دامانِ مراد بھر کر لے جاتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''**انوارِ سلسلۂ مداریہ**'' اسی سلسلۃ الذہب کی ایک سنہری کڑی ہے۔ جو عالم نبیل، ادیب شہیر، مدبر عصر، نباض قوم وملت حضرت علامہ **مفتی سید مشرف عقیل صاحب قبلہ ہاشمی مداری امجدی** کی قلمی کاوش ہے۔ زبان شستہ، بیان شائستہ نہایت عمدہ اور مؤثر و دل پزیر ہے۔ حضرت قطب الاقطاب مدار العلمین حضور زندہ شاہ مدار سید بدیع الدین مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی محتاج تعارف نہیں آپ کا فیضان خاص و عام ہے آپ کی روحانیت مسلم الثبوت ہے۔ اس لیے اس کتاب کا مقصد آپ کی فکری و روحانی وجدان کو منظر عام پر لانا تا کہ بغض وعناد میں گرفتار لوگوں کو اپنی تباہ کاریوں کا احساس ہو جائے۔ کچھ نام نہاد علماء نے منظم منصوبے کے تحت اپنی پوری طاقت، اپنی شخصیت، اور اپنی پسندیدہ شخصیت کو منوانے میں صرف کر رہے ہیں۔ اور جو ولی نہیں ہیں اس کو اپنی عقل، علم اور عیاری کے زور پر قطب زمانہ، مرد یگانہ، مرجع العلماء، پرتوِ غوث اعظم، ثانی ابوحنیفہ، فقیہ اسلام اور نہ جانے کیسے کیسے القاب چسپاں کر کے ولی بنا دیتے ہیں۔ اور جو مسلم الثبوت ولی ہیں، جن کی ولایت میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں ہے ان کی بزرگی پر طرح طرح کے اعتراضات کر کے عوام الناس کو شک وشبہ میں ڈال دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج مسلم معاشرہ ذلیل وخوار ہو رہا ہے۔ ظلم وستم شدت پسندی کی جو بھاؤنائیں پیدا ہوتی ہیں دراصل یہ ہے کہ ہم جیئں اور کوئی دوسرے کو جینے کا حق نہ ہو۔ ہم اس طرح کھائیں کہ دنیا لقمے کو ترسے، ہم اس طرح پیئیں کہ دنیا پانی کے ایک قطرے کو ترسے، ہمارا مکان ہی اونچا ہو ہمارے مکان کے برابری میں کسی اور کا مکان نہ ہو، آپ تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ ہمارے ہندوستان میں کچھ نواب ایسے گزرے ہیں کہ اپنے شہر میں عوام کو اس بات کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ کوئی اپنا مکان پکی اینٹ کا بنوائے وہ اس لیے کہ نواب صاحب کا جو مکان پہلے سے اینٹوں کا بنا ہوا ہے وہ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی شخص اپنے دل میں یہ حوصلہ رکھے۔

بڑا بننا دراصل یہ ہے کہ جب ہزاروں کو چھوٹا بنا دیا جائے تب ایک بڑا بنتا ہے اور بڑا بننے کا فارمولا بھی یہی ہے کہ جب ہزاروں دبیں گے تو ایک حکومت کرے گا یہ ایسے جذبات ہیں جو کبھی کم نہیں

ہوتے بلکہ ان میں روز بروز اضافہ ہی ہوجاتا ہے۔لیکن آج ہم مسلم قوموں کی بدنصیبی ہے کہ کچھ نام نہاد اہلسنت کے ٹھیکیدار مولوی مفتی پیر صاحبان بھی اسی مرض میں مبتلا ہوگئے ہیں جس کا آپ آئے دن مشاہدہ کررہے ہیں کہ ہر مولوی ہر مفتی ہر پیر اسی بات پہ زور دے رہا ہے کہ مجھے تسلیم کرو، میرے مرید بنو، میرے فتوے کو مانو، اپنے مسلک اور اپنے عقیدے کو میرے گھر اور میرے شہر سے منسلک کرو، اگر آپ نے ان کی تمام باتوں کو مان لیا تو آپ اپنے نام کے ساتھ کچھ بھی لکھو کچھ بھی بولو، آپ سے کوئی غلطی خطاء سرزد نہیں ہوسکتی۔اور اگر آپ ان کے خیالات سے متفق نہیں ہیں تو یہ نام نہاد علماء آپ کی تمام خوبیوں اچھائیوں کو نظر انداز کرکے آپ کی کمی کو تلاش کرکے عوام الناس میں آپ کو ذلیل و رسوا کرنے میں کوئی عار جھجک محسوس نہیں کریں گے۔صوفیائے کرام کا عشق ہر دور میں جاری و ساری رہا ہے اور بندگان خدا کو آدم گیری کا درس دیتا رہا ہے۔قابلِ مبارک باد ہیں **محب گرامی عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ سید مشرف عقیل ہاشمی مداری اشرفی** جنھوں نے انوارِ سلسلۂ مداریہ کتاب کو جامع انداز اور بہتر اسلوب کے ساتھ احاطۂ تحریر میں لاکر ہماری آئندہ نسلوں کو اخلاقی پستی کی طرف جانے کی بجائے اخلاق حسنہ کی بلندیوں کی جانب ثابت قدم ہوکر چلنے کا راستہ دکھایا ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ حضور مدار العلمین قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ طفیل میں حضرت علامہ مولانا سید مشرف عقیل ہاشمی مداری امجدی اشرفی کی دینی خدمات کو قبول فرما کر مقبول انام بنائے تا عمر خدمت دین وملت کی توفیق رفیق اور علم وفضل اور عمر میں برکت عطاء فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

فقط والسلام

محمد صلاح الدین اشرفی

بانی ومہتمم: مدرسہ غوثیہ زین العلوم پوپری، وایا جنک پور روڈ، ضلع سیتامڑھی (بہار) موبائل نمبر: 9801182640

حضرت علامہ مولانا **سید اشتیاق علوی المداری** اشرفی صاحب قبلہ گورہاری

،سیتامڑھی بہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''**انوارسلسلہ مداریہ**'' شہرسیتامڑھی میں واقع ایک نامور قصبہ موہنی کے ایک باشعور عالم وفاضل مفتی وقاری جلالۃ العلم فقیہ العصر محقق زمن حضرت العلام مولانا مفتی الشاہ سید مشرف عقیل شاہ مداری امجدیؔ ہاشمی خلیفہ حضور شیخ الاسلام والمسلمین کچھوچھہ مقدسہ وخلیفہ حضورصدرالصدوردارالنورمکن پورشریف و قاضی القضاۃ انٹرنیشنل سنی سینٹرناگپور مہاراشٹرالہند بن شیخ الاصفیاء ضیغم ملت آبروئے سنیت شیخ المشائخ استاذ الاساتذہ ابوالعلماء حضرت علامہ مولانا الشاہ سید محمد ہاشم القادری شاہ صاحب قبلہ مداری منظری رضوی دامت برکاتہم کی بےمثال اور قابل تقلید تحقیق ہے جس میں انہوں نے بڑے عالمانہ فاضلانہ ومحققانہ انداز میں حضورقطب کبری قطب الارشاد قطب المدار سرکار سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس سلسلہ ''سلسلۂ عالیہ مداریہ '' کے اجراء اورآپ کی حیات طیبہ وپاک وپاکیزہ سیرت مبارکہ کے متعلق قلبی جذبات محبت وعقیدت کا اظہار کیا ہے کتاب ھذا زبان وبیان کی چاشنی اورٹھوس حقائق کی بناء پر سلسلہ عالیہ مداریہ کا حسین ترین تحقیقی مرقع ہے،علامہ مفتی سید مشرف عقیل امجدی ہاشمی صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اس بلند پایہ کتاب کو کافی مصروفیت مثلاً فتاوی نویسی، درس وتدریس، چینل، مضمون نگاری، دعوت وتبلیغ، مطالعہ کتب اسلامیہ، ردفرقہائے باطلہ، وعظ وخطابت،نعت گوئی وغیرہ کے باوجود ایک استفتاء کے جواب میں بڑی کاوش اورعرق ریزی نیز تحقیق کے منارۂ بیضاء پر متمکن ہوکر نہایت دلکش پیرائے میں ''انوارسلسلۂ مداریہ'' کوقلمبند کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ان شاءاللہ تعالیٰ مفتی سید مشرف عقیل صاحب کی اس کاوش کومطالعہ کرنے کے بعد سلسلۂ مداریہ کے ہرمخالف اورحاسد کونور ہدایت نصیب ہوگا اورمحبین سلسلہ کے قلوب کوٹھنڈک

پہونچے گی اور مخالفین سلسلہ اس بات کا اقرار کرتے ہوئے نظر آئیں گے سلسلہ مداریہ سوخت نہیں جاری ہے جاری ہے جاری ہے اور بانئی سلسلہ حضور سیدنا قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیضان تمام سلاسل حقہ کے مشائخ کو ملا ہے اگر کسی کے قلب وذہن میں تعصب وعناد نے اپنا مسکن بنالیا ہے تو پھر خدا خیر کرے ـــــ **هو الهادی وهو المستعان**

جناب مفتی سید مشرف عقیل شاہ مداری امجدی ہاشمی کی ازیں قبل چند تالیفات مثلاً (۱) "**مسائل الدین فی بیان التجهیز والتکفین**" المعروف بہ مسائل تجہیز وتکفین منظر عام پر آچکی ہے اور بحمدہ تعالیٰ کافی مقبول بھی ہے۔(۲) مختصر تعارف استاذ العلماء۔(3) "**مسائل السنۃفی بیان الجماعۃوالامامۃ**" منظر عام پر آنے والی ہے۔

میں مفتی صاحب کو اس اعلی مقام کی قابل قدر کامیاب کاوش پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ رب قدیر انہیں مزید دین کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے اور ان کی ان کاوشوں کو ذریعہ نجات بنائے۔آمین یارب العلمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم

سید محمد اشتیاق علوی المداری اشرفی

خلیفہ آستانۂ قطب المدار دار النور مکن پور شریف کانپور یوپی الہند

٦ / رمضان المبارک/ سنہ ١٤٤٠ھ مطابق ١٢ / مئی/ سنہ ٢٠١٩ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازقلم: حضرت علامہ ومولانا سید تسلیم الدین شاہ کھونٹہ (نیپال)

شہزادۂ ابوالعلماء محبوب المشائخ محقق عصر ناشر مداریت حضرت علامہ و مولانا **مفتی الشاہ سید مشرف عقیل ہاشمی امجدی مداری** مدظلہ العالی والنورانی ابن

رئیس الاتقیا،محبوب الاولیاء،ابوالعلماء، پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت العلام حضرت علامہ ومولا نامفتی الشاہ سید محمد ہاشم القادری مداری صاحب قبلہ نے مذکورہ سوالات پر جو جوابات رقم فرمایا ہے وہ صد فیصد حق ودرست ہے۔اس تاریخی عظیم فتوے کی جو بھی مخالفت کرے وہ یقیناً راہ اعتدال سے بھٹکا ہوا ہے۔ میں محقق عصر علامہ مفتی سید مشرف عقیل ہاشمی امجدی صاحب قبلہ کے فتوے کی تصدیق وتائید کرتا ہوں۔اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک آپ کے علم وعمل مال و زر اور عمر میں خوب برکتیں عطاء فرمائے نیز آپ کے خدمات دینیہ کو قبول خواص و عام بنائے آمین ثم آمین۔

الفقیر سید تسلیم الدین شاہ کھونٹہ نیپال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازقلم: استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد ظفر احسان قادری چشتی اشرفی

استاذ: دارالعلوم شیخ الاسلام لشکری باغ ناگپور مہاراشٹر

زیر نظر کتاب ''**انوار سلسلہ مداریہ**'' محب گرامی شہزادۂ ابوالعلماء فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی سید مشرف عقیل اشرفی امجدی صاحب قبلہ کی تصنیف جدید ہے، جس میں انہوں نے سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق مفید معلوماتی بلکہ تحقیقی گفتگو فرما کر اس کے جاری وساری ہونے پر تاریخی دلائل و براہین کے انبار لگادیا ہے۔

بیشک حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار مدار العلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ہندوستان کے اولین بزرگ میں ہوتا ہے آپ نے تقریباً پوری دنیا کے ممالک کا دورہ فرمایا اور اسلام کی خوب خوب تبلیغ واشاعت فرمائی۔آپ کی عمر طویل ہونے کی وجہ سے لاکھوں افراد آپ کے دست حق پرست پر توبہ کرکے اسلام کی نعمت سے مالا مال ہوئے۔جن میں اکثر کو شرف اجازت وخلافت بھی حاصل ہوا۔ آپ کے مریدین اور خلفاء کی تعداد بے شمار ہے۔ آپ کے متعلق شہزادۂ مخدوم

سمناں، قائد ہندوستاں، حضور اشرف ملت حضرت علامہ سید محمد اشرفؔ اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کچھوچھوی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ بہت بڑے مرتبہ کے بزرگ ہیں۔ آپ کے ذریعہ اسلام کی خوب اشاعت ہوئی اور آپ کے مریدین وخلفاء جن کی تعداد بے شمار ہے، آپ ہی کی طرح آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قریہ بہ قریہ، شہر بہ شہر دین کی خدمت میں مشغول رہے اور یہ سلسلۂ رشد وہدایت و خدمتِ دینِ متین آج بھی قائم ہے۔ آپ کے بلند مقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اکابر اولیاء نے آپ کی صحبت اختیار کی اور فیض حاصل کیا۔ ان میں میرے جداعلیٰ تارک السلطنت غوث العالم محبوبِ یزدانی سلطان اوحدالدین قدوۃ الکبریٰ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی، قاضی حمیدالدین ناگوری، مولانا حسام الدین مانک پوری، قطب اودھ حضرت شاہ بینا لکھنوی، حضرت خواجہ سید ابومحمد ارغون، حضرت ابوالحسن طیفور، حضرت جمال الدین جان من جنتی، حضرت اجمل بہرائچی، قاضی محمود کنتوری، قاضی شہاب الدین دولت آبادی، سلطان ابراہیم شرقی، حضرت قاضی صدر جہاں، حضرت محمد غزنوی، حضرت شاہ بھیکا قنوجی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر جلیل القدر بزرگانِ دین کے اسماء گرامی بھی شامل ہیں۔

مزید تحریر فرماتے ہیں: یہ دونوں بزرگ (حضور قطب المدار وحضور غوث العالم) ایک سفر میں تقریباً بارہ سال ہم سفر رہے، دونوں حضرات ایک دوسرے کو والہانہ چاہتے تھے۔ بارہ سال ہم سفر وشریک صحبت رہنے کے بعد جب حضور غوث العالم حضور قطب المدار سے رخصت ہوئے تو جدائی کے غم میں فرط محبت سے دونوں حضرات کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور مدار پاک نے بوقت رخصت مخدومِ پاک کو خرقۂ محبت عطاء فرمایا۔ [حضور اشرف ملت کچھوچھہ مقدسہ]

لہٰذا بلاشک وشبہ سلسلۂ عالیہ مداریہ جاری وساری ہے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ سلسلۂ عالیہ مداریہ ایک عظیم الشان سلسلۂ طریقت ہے۔ ہند و پاک میں کوئی ایسا سلسلۂ طریقت نہیں ہے جو سلسلۂ مداریہ سے فیض یاب نہ ہو، جس کی تفصیل زیرِ نظر کتاب میں موجود ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ مرکز اہلسنت انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور مہاراشٹرا انڈیا (بانی و سرپرست اعلیٰ: **قائد انقلاب شہزادۂ مخدوم سمناں جانشین محبوب العلماء مجاہد اسلام پیر طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا الشاہ سید عالمگیر اشرفؔ اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی والنورانی**) کے ایک باوقار قاضی ومفتی فقیہ عصر حضرت علامہ **مفتی سید مشرف عقیل اشرفی** مداری امجدیؔ صاحب قبلہ نے حالاتِ زمانہ کو دیکھتے ہوئے سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق تاریخی دلائل وشواہد اور نایاب تحقیقات سے بھرپور ایک معرکۃ الآراء کتاب یعنی **انوارِ سلسلۂ مداریہ** تحریر فرما کر جدید علما ومحققین کو ایک تحقیقی مزاج دیا ہے۔

میری دلی دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ موصوف کے علم وعمل میں خوب ترقی عطاء کرے اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرما کر ہم تمام لوگوں کو استقامت علی الدین اور حسن خاتمہ کی توفیق عطا فرمائے اور اِس کتاب کو مقبولِ خاص و عام بنائے، آمین بجاہ النبیہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

خاکسار
محمد ظفر احسان قادری چشتی اشرفی غفرلہ
خادم: انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور/ دارالعلوم شیخ الاسلام ناگپور مہاراشٹرا انڈیا
30/ مئی 2019 بروز جمعرات

ازقلم: محبِ اہلبیت حضرت مولانا الحاج آل رسول احمد اشرفی کٹیہاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ کاملہ والسلام تامہ کما یحب و یرضی ربنا علی سیدنا ومولانا محمد رحمۃ للعالمین وخاتم النبیین وآلہٖ و اصحابہ واولیاء ملتہ اجمعین فی کل مقام وحین:

بے شک تمام تعریف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں میں رہنے والوں کا مالک وخالق ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے احسانات کا شمار ممکن ہی نہیں، تمام جہانوں کی تمام مخلوقات بھی اگر جمع ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ کے کسی بھی ایک احسان کا شکر ادا نہیں کرسکتیں۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات میں ہم پر اس کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے ہمیں امتِ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ہمارے لیے ہی نہیں بلکہ کہ تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ علیہ السلام کی بڑی شان ہے اس کا احاطہ ممکن ہی نہیں ہے ۔ آپ کی حیات طیبہ کا ہر گوشہ علماء وفضلاء کے لیے باریکیاں لئے ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مقدسہ جن محترم لوگوں نے احسن طریقے سے عمل کیا اور اپنے چاہنے والوں کو بھی شریعت پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی، انہیں اولیاء کرام کہا جاتا ہے۔ دراصل صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد انہی مقدس ومکرم بزرگوں نے تبلیغ دین کا بیڑا اٹھایا تھا اور بلاشک وشبہ انہی بزرگوں کی شاندار اور مساعی کے نتیجے میں دیار عرب کے باہر دین متین نے خوب ترقی کی خصوصاً خطہ عراق، ایران، ہندوستان اور برصغیر میں ان بزرگوں کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

انہیں مقدس ومحترم اور برگزیدہ ہستیوں میں ایک نہایت ہی معتبر نام حضور سیدنا سید بدیع

الدین احمد زندہ شاہ مدار قدس سرہ العزیز کاہے۔آپ کا اسم گرامی ''سید بدیع الدین احمد'' ہے۔کنیت ''ابوتراب'' ہے۔بعض مما لک میں ''احمد زندان صوف'' کے نام سے مشہور ہیں۔اہل تصوف اور اہل معرفت وحقیقت آپ کوعبداللہ،قطب المدار،فردالافراد کہتے ہیں۔مدارعالم، مداردوجہاں، مدارالعالمین،شمس الافلاک آپکے القابات مقدسہ ہیں۔ برصغیر ہندو پاک میں ''زندہ شاہ مدار'' اور ''زندہ ولی'' کے نام سے زیادہ شہرت حاصل ہے۔آپ کے خلفاء کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ جبکہ مریدین کی تعداد بےشمار ہے۔روحانیت میں آپ کے بلند مقام کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اکابراولیاء نے آپ کی صحبت اختیار کی اور فیض حاصل کیا ان میں غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی (کچھوچھہ شریف)، قاضی حمید الدین ناگوری،مولانا حسام الدین مانکپوری،قطب اودھ حضرت شاہ مینا،حضرت خواجہ سید ابومحمد ارغوان،حضرت ابوالحسن طیفوری،حضور سید جمال الدین جان من، حضرت اجمل بہرائچی، قاضی محمود کنتوری، قاضی شہاب الدین دولت آبادی، سلطان ابراہیم شرقی، حضرت قاضی صدر جہاں، حضرت سلطان محمد غزنوی، حضرت شاہ بھیکا قنوجی (رحمہم اللہ اجمعین) اور دیگر جلیل القدر بزرگان دین کے اسمائے شامل ہیں۔

غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ایک سفر میں آپ کے ساتھ رہے اور فیوض و برکات حاصل کئے۔اس کا ذکر شیخ الاسلام حضرت مولانا نظام الدین غریب یمنی (خلیفہ مخدوم سمناں) نے لطائف اشرفی میں کیا ہے آپ لکھتے ہیں کہ حضرت بدیع الدین الملقب شاہ مدار بھی اویسی تھے نہایت بلند مشرب رکھتے تھے بعض نادرعلوم مانند ہیمیا وسیمیا و کیمیا وریمیا سے دیکھے گئے جو کہ اس گروہ میں نادر ہی کسی کو حاصل ہوگا مکہ معظّمہ کے ایک سفر میں ہم دونوں ہمراہ تھے اور استفادہ کیا۔[لطائف اشرفی، حصہ: دوم فارسی، صفحہ: ۶۴]

حضرت مولانا ابوالفضائل محمد نظام الدین غریب یمنی لطائف اشرفی میں ایک عبارت نقل کرتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضور زندہ شاہ مدار نے سید اشرف جہانگیر سمنانی کو خرقہ بھی عطاءفرمایا تھا اوراس کے علاوہ بہت سے روحانی انعامات بھی عطاءفرمائے اسی لئے سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی ان کا بےحد احترام کرتے تھے ان دونوں حضرات میں بڑی محبت تھی اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب سفر کے اختتام پر ایک دوسرے سے رخصت ہورہے تھے تو سید اشرف جہانگیر سمنانی اور حضرت شاہ مدار کی آنکھیں پرُنم تھیں۔مستند کتاب بحر ذخار، تاریخ سلاطین شرقیہ وصوفیاء جونپور'' وغیرہ میں حضور مدار پاک کے بہت سارے خلفاء کے حالات تحریر ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ سلسلہ مداریہ انتہائی فیض رساں سلسلۂ طریقت ہے۔اس سلسلہ کے جاری وساری ہونے پر بہت سارے علماء اہلسنت ومشائخ طریقت کی کتابیں شاہد ہیں۔ان میں سے چند کتابوں کے نام

حسب ذیل ہیں: مناقب العارفین، سمات الاخیار، مردان خدا، تواریخ آئینہ تصوف، کنز السلاسل، داستان مسعودیہ، رسالہ قطبیہ، مرأۃ مسعودی، اخبار الاخیار، مقالات طریقت، نزہتہ الخواطر، تذکرہ مشائخ بنارس، تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ، حیات اعلحضرت، الاجازت المتینہ، تاریخ مشائخ قادریہ، تذکرہ آبادانیہ، الشجراۃ الرفاعیہ، مذکورہ بالا کتابوں کے علاوہ کئی درجن کتابیں آج بھی موجود ہیں جس سے سلسلئہ مداریہ کی ہمہ گیریت اور اجرا کا پتہ چلتا ہے۔ لہذا بلاشک وشبہ سلسلئہ عالیہ مداریہ جاری وساری ہے۔ اس سلسلئہ عالیہ سے اجلہ اولیائے کرام وابستہ ہیں بس کسی بھی طرح ایک سنی صحیح العقیدہ مسلمان کو اس سلسلئہ عالیہ کے بابت سوخت ومنقطع کی بات کہنا غیر مناسب وجرم عظیم ہے۔

زیر نظر کتاب ''انوار سلسلئہ مداریہ'' الحمدللہ اس فقیر نے از اول تا آخر پڑھی، جسے حضرت علامہ مفتی سید مشرف عقیل ہاشمی اشرفی ابن ابوالعلماء حضرت علامہ ومولانا مفتی سید محمد ہاشم القادری صاحب قبلہ (حفظہ اللہ) نے بڑی جانفشانی کے ساتھ مواد جمع کیا اور اپنی تحقیق سے مدلل کتاب کو عوام تک پہونچانے کی کوشش فرمائی، اس پُرفتن دور میں سخت ضرورت ہے جو کہ موصوف نے کر دکھایا۔ محب گرامی قدر حضرت علامہ مفتی سید مشرف عقیل ہاشمی اشرفی امجدی صاحب قبلہ قابل مبارکباد ہیں کہ انعام والوں (اولیاء اللہ) کی سیرت اور ان کے کمالات وخدمات پر کتابیں تصنیف فرما کر عوام الناس تک پہونچانے کی کوشش فرمائی، مولائے کریم موصوف کو علم ظاہری وباطنی سے سرفراز فرما کر اور اپنا مقرب خاص فرما کر انہیں انعام والوں میں شامل فرمالے۔ مولائے کریم اِس کتاب کو عوام وخواص میں مقبول فرمائے اور موصوف کو اِس کا بہترین اجر عطاء فرما کر ان کے لئے مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم

فقیر جیلاں گدائے اشرف سمناں

ابومحامد الحاج آل رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری

بانی وصدر: مشن الاشرفی القادری، ساکن: قصبہ ٹولی، پوسٹ سودھانی، وایا: بارسوئی گھاٹ، ضلع کٹیہار (بہار)

Email:aalerasoolahmad@gmail.com

از قلم: حضرت مولانا **عبد الحمید** انصاری اشرفی نظامی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلئہ عالیہ مداریہ کے غیر سوختہ ہونے میں کسی دلیل کی حاجت

وضرورت نہیں کہ مختلف سجادگان ومتولیانِ خانقاہ کوحضور قطب المدار سرکار مدارالعلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے اجازت وخلافت حاصل ہے ۔دوسری بات اجازت وخلافت کے لیے تحریر کوئی ضروری نہیں زبانی طور پر بھی خلافت واجازت دی جاتی رہی ہے نیز یہ طریقہ سلف کے طریقہ میں بھی شامل رہا ہے اور آج بھی مختلف خانقاہوں وسجادگان کی طرف سے یہ عمل جاری وساری ہے اوران شاءاللہ تعالیٰ تا قیامت بزرگوں کے یہ سلسلے جاری وساری رہیں گے۔اللہ رب العزت سلسلۂ عالیہ مداریہ اور تمام سلاسل طریقت کے فیوض وبرکات کوعالم میں عام وتام فرمائے اورہم سب کو استفادہ کی توفیق رفیق بخشتا رہے۔آمین۔

بہت ہی لائقِ مبارک باد ہیں شہزادۂ ابوالعلماء ادیب شہیر فقیہ عصر حضرت علامہ مولانا مفتی **سید محمد مشرف عقیل اشرفی مداری امجدی** صاحب قبلہ جنھوں نے ۲۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل کتاب **''انوار سلسلۂ مداریہ''** لکھ کر جدید علماء ومحققین کوایک تحقیقی مزاج دیا ہے اور مستند ومعتمد علیہ حوالہ جات کی روشنی میں سلسلۂ عالیہ مداریہ کو جاری وساری ثابت کرکے جھوٹے اور فسادی مولویوں کا منہ کالا کر دیا ہے۔

آپ بہت ساری صلاحیتوں کے مالک ہیں۔عالم وفاضل،قاری ومفتی ،مبلغ ومصنف ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شریف الطبع ،خوش اخلاق منکسر المزاج عالم دین ہیں۔بعد فراغت صوبہ بہار ضلع سیتامڑھی کے معروف ومشہور قصبہ ''موہنی شریف''میں تقریباً دوسال تدریس وافتا کے شعبہ سے منسلک رہنے کے بعد اس وقت **قائد انقلاب حضور مجاہد اسلام حضرت علامہ مولانا پیر سید عالمگیر اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی** کچھوچھوی کا قائم کردہ مرکزی ادارہ (انٹرنیشنل

سنی سینٹر ناگپور، مہاراشٹرا) کے دارالافتا والقضا کے قاضی ومفتی ہونے کے ساتھ ساتھ انٹرنیشنل سنی چینل ناگپور کے اسپیکر ہیں۔

اللہ پاک اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے وطفیل موصوف کی تصنیف کو قبول خاص وعام فرمائے اور اسلاف کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے۔آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

عبدالحمید اشرفی نظامی ناگپوری غفرلہ

استاذ الحفاظ حضرت حافظ وقاری علی احمد صاحب

بیکنٹھ پور، ضلع کوریا، چھتیس گڑھ

شہزادۂ ابوالعلماء حضرت علامہ مولانا مفتی سید مشرف عقیل امجدی مداری مدظلہ العالی والنورانی نے مذکورہ سوالات پر جو جوابات رقم فرمائے ہیں وہ یقیناً مولانا کی علمی صلاحیت کا بہترین ثبوت ہے۔ان شاء اللہ یہ علمی کارنامہ مفاد عامہ میں مفید ثابت ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مولانا سید مشرف عقیل امجدی صاحب قبلہ کو تصنیف وتالیف کا ذوق عطا فرمائے اور قبول خاص وعام بنائے (آمین)

فقط والسلام

احقر علی احمد

بیکنٹھ پور ضلع کوریا، چھتیس گڑھ

۲۰ رذیقعدہ ۱۴۳۹ھ ہجری مطابق

۳ راگست ۲۰۱۸ء عیسوی بروز جمعہ

از قلم: حافظ وقاری **امانت رسول** مداری مظفر پوری

عالم نبیل فاضل جلیل محقق عصر شہزادۂ فاتح خیبر **حضرت علامہ ومولانا مفتی قاری الشاہ سید مشرف عقیل قادری مداری امجدی الحسنی والحسینی** صاحب قبلہ کا مدلل ومفصل جواب لا جواب ہے۔ بغور پڑھنے اور اچھی طرح سمجھنے کے بعد ہر خاص و عام سلسلۂ مداریہ کی بلندی کو ضرور سمجھے گا۔ زیر نظر کتاب **''انوارِ سلسلۂ مداریہ''** حضور مفتی صاحب قبلہ کی محنتوں اور کاوشوں کا ثمرہ ہے جس میں حضور مفتی صاحب قبلہ نے بڑے اچھے انداز میں عوام کو ایک عظیم پیغام پہونچانے کی کوشش کی ہے۔ اور واقعی آج کے دور میں ایسے پیغام کی سخت ضرورت ہے کیونکہ موجودہ دور پرفتن ہے جس میں دنیا کافی بے راہ روی کا شکار ہے۔ حضور مفتی صاحب قبلہ نے دلائل وبراہین سے مزین فرما کر دشمنانِ سلسلۂ مداریہ کو آئینۂ صداقت دیکھایا اور بتایا ہے کہ ابھی بھی وقت ہے سدھر جاؤ! ورنہ تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔ لہٰذا جملہ دشمنان سلسلہ مداریہ کو ہوش کے ناخن لینا چاہیے اور خاص کر **مولوی شمشاد احمد استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو یوپی** اور انکے کچھ ہمنوا نام نہاد مفتی مثلاً مولوی مطیع الرحمن مرون مظفر پوری ومولوی عبدالمنان کلیمی براہی وغیرہم کہ ان حضرات نے جو سلسلۂ مداریہ سے متعلق غلط بیان دیا اور عوام کو پریشان کیا کہ ''سلسلۂ مداریہ جاری وساری نہیں ہے بلکہ سوخت ہے'' یہ بات بکواس محض ہے۔ حالانکہ کہ خود سلسلۂ رضویہ کی بیشمار کتابوں سے ثابت ہے کہ سلسلۂ مداریہ جاری وساری ہے، نیز امام احمد رضا خان فاضل بریلوی اور ان کے صاحبزادے حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہما خود مداری گزرے ہیں انہیں بھی سلسلۂ مداریہ میں اجازت وخلافت

حاصل تھی۔

اب راقم الحروف یہ سوال کرے گا کہ کیا کسی جلے ہوئے سلسلے سے بھی اجازت وخلافت لیا جاتا ہے؟ تو یہی جواب ملے گا کہ نہیں ہرگز نہیں۔تو پھرامام احمد رضا خان بریلوی اور ان کے صاحبزادے مفتی اعظم ہند کو اجازت خلافت کیسے ملی؟ اور جلا ہوا سلسلہ سے اجازت وخلافت یہ کیسے لے لیئے؟ کیا ان کا علم ناقص وادھورا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں۔

توقارئین کرام توجہ دیں! اگر یہ سلسلہ سوخت یعنی جلا ہوا ہوتا تو یہ لوگ ہرگز ہرگز اس سلسلے میں اجازت وخلافت نہ لیتے۔لہٰذا ثابت ہوا کہ سلسلئہ مداریہ جاری تھا۔جاری ہے۔اوران شاءاللہ تا قیامت جاری رہے گا۔ اگرمولوی شمشاداحمداور ان کے ہمنواؤں کے اندر ذرہ برابر بھی غیرت ایمانی زندہ ہوگی تو یہ اپنی خرافات سے ضرور توبہ اور رجوع نامہ پیش کر کے قہر خداوندی سے بچیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان بھٹکے ہوؤں کو راہ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ اور حضور مفتی صاحب قبلہ کے علم وعمل اورعمر ودولت میں بے پناہ برکتوں کا نزول فرمائے۔اور ان کے علم وعمل سے لوگوں کوخوب خوب فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وسلم۔

دعا گو:امانت رسول مداری غفرلہ

موضع رامپور ہری، پنچائت مداری پور،مرغیا چک، مینا پور،مظفر پور، بہار(الہند)رابطہ نمبر:00918226956537

(مختصر تعارف مصنف)

از قلم: حضرت مولانا **محمد خامس علوی مداری** صاحب قبلہ، دائرۃ الاشراف جھبراؤں شریف سدھار تھنگر یوپی
فاضل جامعہ عربیہ مدار العلوم مکن پور شریف

نام ونسب: سید مشرف عقیل شاہ ابن سید ہاشم القادری شاہ ہے آپ کا تعلق سادات گھرانے سے ہے۔

مولد ومسکن: موہنی، مہوا گاچھی، ضلع سیتامڑھی بہار (انڈیا)

تاریخ ولادت: ۲۵ / ذیقعدہ (سن ۱۴۱۱ھ) مطابق ۹ / جون (سن ۱۹۹۱ء) بروز دوشنبہ۔

شجرۂ نسب: سید مشرف عقیل بن سید محمد ہاشم القادری بن سید عبد الرحمن شاہ بن سید لیاقت علی شاہ بن سید کرامت علی شاہ بن سید محمد شاہ بن سید گلزار شاہ بن سید رمضان علی عرف رمضانی شاہ بن سید اعتبار عرف اتواری شاہ بن سید رعایت علی شاہ بن سید محمد شافی شاہ مداری بن سید بشارت علی شاہ بن سید چراغ علی شاہ بن سید حسن شاہ بن سید علی شاہ بن سید شجاعت علی شاہ بن سید جمال شاہ بن سید رفاقت علی شاہ بن سید ابراہیم شاہ بن سید قمر علی عرف کمرلّی شاہ بن سید حسین شاہ بن سید ابو یوسف احمد شاہ بن سید ابو احمد علی شاہ بن سید نصیر الدین شاہ بن سید نظام الدین شاہ بن سید رکن الدین شاہ بن سید نجم الدین ابو احمد شاہ بن سید قطب علی شاہ بن سید ابو یوسف حسن شاہ بن سید محمد اسمٰعیل شاہ بن سید ابو جعفر

ابراہیم بن سید ابوعبداللہ محمد بن سید ابومحمد الحسین بن سید نا عبداللہ ابوابراہیم بن سیدنا امام علی نقی بن سیدنا امام محمد تقی بن سیدنا امام علی رضا بن سیدنا امام موسیٰ کاظم بن سیدنا امام جعفر صادق بن سیدنا امام محمد باقر بن سیدنا امام زین العابدین بن سیدنا امام حسین بن امیر المومنین حضور سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ورضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

شجرۂ حسب: سید مشرف عقیل بن سیدہ مہر النساء بنت سید منیر شاہ بن سید عبد اللطیف شاہ بن سید سبحان شاہ بن سید خیر الوریٰ عرف خیرل شاہ بن سید شرف الدین شاہ عرف مدار بخش بن سید اسحٰق شاہ بن سید اسمعیل شاہ بن سید نور محمد شاہ بن سید جعفر علی شاہ بن سید تقدس علی شاہ مداری بن سید سیف الدین شاہ بن سید منیر الدین شاہ بن سید عبد الرحیم شاہ بن سید ابوحسن محمد شاہ بن سید حسن شاہ بن سید عبد الرزاق شاہ بن سید امام الدین شاہ بن سید ظفر الدین شاہ بن سید زین الدین شاہ بن سید احمد شاہ بن سید علی شاہ بن سید قیام الدین شاہ بن سید صدر الدین شاہ بن سید رکن الدین شاہ بن سید نظام الدین شاہ بن سید قاضی علی الغزنوی بن سید رشید الدین شاہ بن سید یوسف شاہ بن سید عیسیٰ شاہ بن سید حسن شاہ بن سید ابوالحسن احمد بن سید ابوجعفر محمد بن سید قاسم بن سید ابومحمد عبد اللہ بن سید حسن الجواد الاموری بن سید محمد ثانی بن سید ابومحمد عبداللہ الاشتر بن سیدنا مہدی ذوالنفس الذکیہ بن سیدنا عبداللہ المحض بن سیدنا حسن مثنی بن سیدنا امام حسن بن امیر المومنین حضور سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ورضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تعلیم و تربیت: آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کے وطن خاص ہی میں ہوئی بعدہ مزید تعلیم وتربیت کیلئے آپ کے والد محترم حضرت علامہ مولانا صوفی سید محمد ہاشم القادری منظری مداری صاحب قبلہ نے جامعہ ضیائیہ فیض الرضاء ددری میں داخلہ کروایا جو کہ صوبۂ بہار کے ضلع سیتا مڑھی میں واقع ہے۔آپ نے وہاں جماعت اعدادیہ وجماعتِ اولیٰ کی کتابیں پڑھی سوئے اتفاق یہ کہ (سن ۲۰۰۶ء) میں آپ کی طبیعت سخت علیل ہوگئی جس کی بناء پر آپ علاج ومعالجہ کیلئے گھر بلا لئے گئے چند ایام علاج ومعالجہ ہونے کے بعد آپ علالت سے سبکدوش ہوئے بعدہ آپ کے برادر اکبر حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری مفتی سید مظہر عقیل وسید اظہر عقیل شاہ ازہری صاحبان نے آپ کا داخلہ ہندوستان کی ایک معروف دینی درسگاہ دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف سدھارتھ نگر یوپی میں کروادیا دارالعلوم ہذا میں محنت شاقہ کیساتھ جماعتِ اولیٰ اور ثانیہ کی کتابیں پڑھیں بفضلہٖ تعالیٰ ہمیشہ اپنی جماعت کے جملہ طلباء کے درمیان (فرسٹ پوزیشن) حاصل کرتے رہے آپ کی محنت ولگن کو دیکھ کر ادارۂ ہذا کے اساتذۂ کرام انعام واکرام (بشکل ماہانہ) سے نوازتے رہے فالحمدللہ علیٰ ہذا آپ نے جماعت ثالثہ کی تعلیم مدرسہ ضیاءالاسلام اترولہ بڑی مسجد بلرام پور میں حاصل کی، بعدہ اعلیٰ

تعلیم کیلئے آپکے والدگرامی وقار دام فیوضہ نے جامعہ امجد یہ رضویہ گھوسی بھیجا یہاں آپ نے از جماعتِ رابعہ تا جماعتِ ثامنہ وروایت حفص سال اول وسال دوم وقرأت سبعہ سال اول وسال دوم کی تعلیم حاصل کی، بعدہ تخصص فی الفقہ کے لیے فقیہ اہلسنت حضرت علامہ مفتی آلِ مصطفیٰ صاحب نے اپنے شاگرد رشید حضرت مفتی مبشر رضا ازہر مصباحی پورنوی صاحب کے پاس دارالعلوم شیخ احمد کھٹو، آباد گجرات بھیجا، آپ نے مفتی صاحب کے پاس دوسال انتہائی جانفشانی سے کورس (تخصص فی الفقہ) مکمل کیا۔

اساتذۂ فیض الرضا دری سیتا مڑھی بھار:

(۱) حضرت مولانا ایوب صاحب مصباحی نیپالی
(۲) حضرت مولانا شہاب الدین صاحب بہاری
(۳) حضرت مفتی راحت احسان صاحب بہاری
(۴) قاری احمد رضا صاحب بہاری
(۵) حضرت مولانا ظفر امام صاحب بہاری

اساتذۂ فیض الرسول براؤں شریف یوپی:

(۱) حضرت مفتی مستقیم مصطفوی صاحب نوراللہ مرقدہ
(۲) حضرت مولانا قاری خلق اللہ صاحب خلیق فیضی
(۳) حضرت مفتی نظام الدین صاحب گورکھپوری
(۴) حضرت مفتی شہاب الدین صاحب گورکھپوری
(۵) حضرت مولانا رابع نورانی صاحب گورکھپوری
(۶) حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب (مبلغ)
(۷) حضرت مولانا جمال خان صاحب رضوی
(۸) عالیجناب ماسٹر سید احسن علوی صاحب
(۹) حضرت مولانا اسمعیل صاحب علوی
(۱۰) حضرت مولانا معین اختر صاحب گھوسوی

اساتذۂ ضیاء الاسلام اترولہ بلرامپور یوپی:

(۱) حضرت علامہ مولانا اجمل شاہ صاحب فیضی
(۲) حضرت علامہ مولانا قاسم رضا صاحب
(۳) حضرت مولانا معراج احمد صاحب نعیمی

(۴) حضرت مولانا مفتی قمرالدین صاحب بغدادی

(۵) حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب

اساتذۂ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو یوپی:

(۱) حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفیٰ صاحب مصباحی کٹیہاری (بہار)

(۲) حضرت علامہ مولانا عبدالرحمن صاحب مصباحی گورکھپوری

(۳) حضرت مولانا عرفان المصطفیٰ صاحب ازہری گھوسوی

(۴) حضرت مولانا نصیرالدین صاحب مصباحی

(۵) محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری گھوسوی

(۶) حضرت مولانا مفتی ابوالحسن صاحب مصباحی بہرائچی

(۷) حضرت مولانا صدیق احمد صاحب مصباحی گونڈوی

(۸) حضرت مولانا عبدالمبین صاحب مصباحی بہرائچی

(۹) حضرت مولانا فیضان المصطفیٰ صاحب مصباحی گھوسوی

(۱۰) استاذ القراء حضرت مولانا قاری احمد جمال صاحب گھوسوی

(۱۱) حضرت مولانا خورشید عالم برکاتی مصباحی بلرامپوری

(۱۲) حضرت مولانا عارف صاحب مصباحی

(۱۳) حضرت مولانا ابویوسف صاحب ازہری گھوسوی

(۱۴) حضرت مولانا شمشاد احمد صاحب مصباحی گھوسوی

(۱۵) عالیجناب ماسٹر مرشد صاحب گھوسوی

اساتذۂ دارالعلوم شیخ احمد کھٹو سرخیز روضہ احمدآباد گجرات:

(۱) حضرت مولانا مفتی مبشر رضا ازہر مصباحی صاحب پورنوی (بہار)

(۲) حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس مصباحی صاحب سہرساوی (بہار)

(۳) حضرت مولانا مفتی ولی اصغر صاحب کشن گنج (بہار)

(۴) حضرت مولانا مفتی فاروق اعظم صاحب سہرساوی (بہار)

دستارفضیلت: مورخہ ۲/ذیقعدہ ۱۴۳۶ ھ ہجری مطابق ۱۸/اگست ۲۰۱۵ء عیسوی بروز منگل جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مئو یوپی انڈیا میں موصوف کے سر پر علمائے دین کے ہاتھوں دستار فضیلت باندھی گئی۔

دستار روایت حفص: جامعہ امجدیہ رضویہ سے میں ہی ۲ ر ذیقعدہ ۱۴۳۴ ہجری مطابق ۹ ر ستمبر ۲۰۱۳ عیسوی بروز دوشنبہ کو موصوف کے سر پر دستار روایت حفص سے ممتاز گیا۔

دستار قرأت سبعہ: جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں ہی ۲ ر ذیقعدہ ۱۴۳۶ ہجری مطابق ۱۸ ر اگست ۲۰۱۵ عیسوی بروز منگل دستار قرأت سبعہ سے نوازا گیا۔

اجازت سند حدیث: بدست محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری ۲۰۱۵ عیسوی میں حاصل ہوئی۔

دیگر تعلیمی لیاقتیں: (۱) وسطانیہ (۲) فوقانیہ (۳) مولوی (۴) عالم عربی، تین سالہ کورس (مولانا مظہر الحق عربی فارسی یونیورسیٹی پٹنہ) (۵) فاضل فارسی، دوسالہ کورس بہار (مولانا مظہر الحق عربی فارسی یونیورسیٹی پٹنہ) (۶) منشی (۷) مولوی (۸) عالم عربی (۹) کامل عربی اول دوم سوم (مدرسہ تعلیمی بورڈ لکھنو) (۱۰) عربی ڈپلومہ کورس و اردو ڈپلومہ کورس (دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی ضلع بستی یوپی) (۱۱) کمپیوٹر کورس (اڈوانس ٹیکنیکل اینڈ ایجوکیشن کمپیوٹر سوسائٹی گھوسی مئو یوپی)

شرف بیعت: والد محترم پیر طریقت رہبر راہ شریعت ابو العلماء حضرت صوفی سید محمد ہاشم القادری رضوی منظری مدظلہ العالی والنورانی۔

خلافت واجازت درسلسلۂ اشرفیہ: رئیس المحققین سید المفسرین حضور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مفتی الشاہ ابو الحمزہ سید محمد مدنی میاں اشرفی اختر کچھوچھوی مدظلہ العالی والنورانی جانشین حضور محدث اعظم ہند کچھوچھہ مقدسہ۔

خلافت واجازت درسلسلۂ مداریہ: صدر المشائخ وارث فیض مداریت شہنشاہ ملنگان حضرت علامہ الحاج الشاہ پیر صوفی **سید محمد مجیب الباقی جعفری مداری** صدر سجادہ نشین و تخت نشین خانقاہ حضور مدار العلمین مکن پور شریف ضلع کانپور نگر یوپی انڈیا۔

تصنیفات وتالیفات: مسائل الدین فی بیان التجہیز التکفین المعروف بہ مسائل تجہیز و تکفین/ تعارف ابو العلماء/ قربانی کے مسائل و فضائل/ مسائل امامت و جماعت/ حج و عمرہ کے طریقے/ انوار سلسلۂ مداریہ/ تعارف محبوب العلماء کچھوچھوی علیہ الرحمہ/ تعارف انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور / ایک پیغام طلبۂ مدارس اسلامیہ کے نام (سہ ماہی امجدیہ ۲۰۱۵ء)/ فتنۂ قادیانیت اور اس کا رد (امجدیہ فی المسابقہ ۲۲ ر اپریل ۲۰۱۲ء)/ قربانی کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی؟/ ہماری نمازیں ہمیں برائیوں سے کیوں نہیں روکتیں؟/ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں خواتین کے حقوق/ عید الاضحیٰ اور مقصد قربانی/ شیر بہار حیات و خدمات/ علاوہ ازیں ہاشمی دار الافتاء میں آئے ہوئے سوالوں کے

جوابات بشکل فتاویٰ ہاشمیہ۔
مشاغل: تعلیم وتعلم، تصنیف وتالیف، فتویٰ نویسی، مضمون نگاری، دعوت وتبلیغ، مطالعہ کتب اسلامیہ، ردفرقہائے باطلہ، وعظ وخطابت، نعت گوئی۔

. Syed Anzar Aquil Hashmi:By
. Central University New Delhi,Jamia Millia Islamia
"Anwar-e Silsila-e MadariyaThis book
"
I studied the whole.is compiled by Mufti Syed Mosharraf Aquil Amjadi
and views authentic references,book lightly and got the best methods
.related to Silsila-e Madariya
that,This is the most authentic researched work on Silsila-e Madariya
is checked and proofed by Munazir-e Aazam-e Hind Mufti Habib
Al-Rahman Alavi Al-Madari with many references on the basis of the
.most authentic books and sources
Silsila-e.It clearly indicates towards the continuity of Silsila-e Madariya
It was.Aaliya Madariya is the oldest Sufi order in Indian subcontinent
initiated by the Sufi saint Syed Badiuddin Ahmad Zinda Shah Madar
He was alive.(A.D1453-857)called Qutbul Madar,Hasani Husaini r.a
Chishti He came to India before khawaja Moinuddin.years596
probably two hundred fifty(A.D(895HijriGhareeb Nawaz r.a in 282
is at Makanpur((Dargah His shrine. in the 9th century,years ago
. Kanpur distinct U.P India,Sharif
Madariya Silsila-e reached its zenith in the sultanate and late Mughal

.period between 14th and 17th century
This is the first research work from Bihar and East India specially
on the life and, Manipur and Assam regions, Odisha,Bengal
contribution of Zinda Shah Madar r.a and his Sufi order
"
Silsila-e
"
.
make this book popular so that unknown,I pray to Almighty Allah
people know the reality and get benefit from this book in the field of
.Sufism
※((Mufti Syed Mosharraf Aquil AmjadiMay Allah bless the author
.protect us from all the evils and grant us success in the whole world
Aameen

.Syed Anzar Aquil Hashmi
. Central University New Delhi,Jamia Millia Islamia

منقبت درشان قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زمانہ کیوں نہ ہو شیدا مدار والوں کا
بہت بلند ہے رتبہ مدار والوں کا

بتاتا شیخ محمد کا واقعہ ہے ہمیں
درِ مدار ہے کعبہ مدار والوں کا

قلم میں جن کے دیانت کی روشنائی تھی
لکھا انہیں نے قصیدہ مدار والوں کا

جنازہ غوری کا کرتا ہے دین کی تبلیغ
عجیب حال ہے زندہ مدار والوں کا

چمک رہا ہے جو بھارت میں دین کا سورج
قسم خدا کی ہے صدقہ مدار والوں کا

نصیب پشت پناہی انہیں مدار کی ہے
بگاڑ پائے کوئی کیا مدار والوں کا

انہیں کے ماہی مراتب نشان ہیں لوگوں
جہاں میں بجتا ہے ڈنکا مدار والوں کا

یہ نفرتوں کی کہانی ہی ختم ہو جائے
سنو جو پیار سے قصہ مدار والوں کا

مدینہ مکہ نجف کربلا مکنپور سے
بہت اٹوٹ ہے رشتہ مدار والوں کا

ہوں چاہے مشرق ومغرب کہ ہوں شمال وجنوب
ہے چلتا ہر جگہ سکہ مدار والوں کا

ہراک زمین پہ بھارت کی ہر طرف مصباحؔ
ہے ابر جھوم کے برسا مدار والوں کا

منقبت درشان قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چڑھا ہو درد کا دریا تو دم مدار کہو
دکھائی دے نہ کنارا تو دم مدار کہو

دھاڑ شیر کی سنکر وہ کانپ جائینگے
ہو دشمنوں کا جو نرغہ دم مدار کہو

اے زائرو در قطب المدار سے تم کو
ملے حسین کا صدقہ تو دم مدار کہو

وہ جس نے ھند کو ایماں کی دولتیں دی ہیں

پڑھوں میں اس کا قصیدہ تو دم مدار کہو

تمہیں تو ماہی مراتب نشان والے ہو
بجے مدار کا ڈنکا تو دم مدار کہو

مدار نے انہیں بے مثل تاج بخشا ہے
ملے ملنگ جوان کا تو دم مدار کہو

تمہارے گھر میں جلینگے مسرتوں کے چراغ
ہو جب غموں کا اندھیرا تو دم مدار کہو

ہر ایک سنی کی پہچان ہے یہی نعرہ
جو سنیوں کا ہو جلسہ تو دم مدار کہو

میں اپنی روح سے مصباحؔ کہتا رہتا ہوں
جو چھوٹے جسم کا پنجرہ تو دم مدار کہو
[رحلِ بخشش]

پیغام حضور ابوالعلماء

(۱) خدا کے نزدیک کسی انسان کی عزت جتنی زیادہ ہوتی جاتی ہے اس کا امتحان بھی اسی قدر سخت ہوتا چلا جاتا ہے۔

(۲) محنت اتنی خاموشی سے کرو کہ تمہاری کامیابی شور مچا دے۔

(۳) اگر لوگوں کو عزت دینا اور معاف کرنا تمہاری کمزوری ہے تو تم دنیا کے سب سے طاقتور انسان ہو۔

(۴) جو لوگ آپ سے حسد کرتے ہیں ان کو آپ کی خوبیوں کا سب سے زیادہ علم ہوتا ہے اور جو لوگ آپ کی پیٹھ پیچھے برائی کرتے ہیں وہ آپ کی اچھائیوں سے خوف زدہ ہوتے ہیں اور جو لوگ آپ کو ہارا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں درحقیقت وہ لوگ آپ سے جیت نہیں سکتے تو زندگی میں ہر اس شخص سے خوش رہیں جو آپ سے ناخوش ہیں۔

(۵) جب ناخن بڑھ جاتے ہیں تو ناخن ہی کاٹے جاتے ہیں انگلیاں نہیں بالکل اسی طرح جب کسی رشتے میں غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں تو غلط فہمیاں ختم کرنی چاہیے رشتہ نہیں۔

(۶) سخاوت وہ خوبی ہے جو انسان کی قدر اس کے دشمن کے دل میں بھی پیدا کر دیتی ہے اور کنجوسی وہ عیب ہے جو اولاد کو بھی دشمن بنا دیتی ہے۔

(۷) دوسروں کا مذاق اڑانا بے وقوفوں کا شیوہ اور جاہلوں کا پیشہ ہے۔

(۸) سب سے زیادہ قابلِ نفرت وہ شخص ہے جو لوگوں میں عیب تلاش کرتا رہتا ہے۔

(۹) نہ تو اس قدر سختی کر کہ لوگ تجھ سے تنگ آ جائیں اور نہ اس قدر نرمی کر کہ تجھ پر حملہ کر بیٹھیں۔

(۱۰) صرف پیسے کا ہونا رزق نہیں ہے نیک اولاد، اچھا اخلاق اور مخلص دوست بھی رزق میں شامل ہیں۔

(۱۱) بات ہمیشہ تمیز سے اور اعتراض ہمیشہ دلیل سے کرو کیونکہ زبان تو حیوانوں کے منہ میں بھی ہوتی ہے مگر وہ علم اور سلیقے سے محروم ہوتے ہیں۔

(۱۲) خالق سے مانگنا شجاعت ہے اگر دے تو رحمت نہ دے تو حکمت اور مخلوق سے مانگنا ذلت ہے اگر دے تو احسان نہ دے تو شرمندگی۔

(۱۳) اچھے کے ساتھ اچھے رہو لیکن برے کیلئے برے مت بنو کیوں کہ تم پانی سے

خون صاف کر سکتے ہو پر خون سے خون نہیں۔

(۱۴)مصیبت کے عالم میں بھی مطمئن نظر آؤ اور مشکلات کے باوجود مسکراتے رہو۔

(۱۵)اس سے بڑی جہالت اور کیا ہوگی جو اپنا گھر چھوڑ کر دوسرے کی غلامی میں رہے اور خوش فہمی میں بھی مبتلا رہے۔

(۱۶)عزت کی سوکھی روٹی ذلت کے مرغ مسلم سے بہتر ہے۔

(۱۷)حاسد کے لیے بس یہی سزا کافی ہے کہ جب تم خوش ہوتے ہوتو وہ غمگین ہوجاتا ہے۔

(۱۸)تم کسی کے ساتھ بھلائی کرو تمہیں اس کا بدلہ برائی کی صورت میں ملے تو سمجھ لو کہ تمہاری نیکی قبول ہوگئ۔

(۱۹)اس حماقت و جہالت بھری دنیا میں کوئی اپنے دکھ سے اتنا دکھی نہیں جتنا دوسرے کے سکھ سے دکھی ہے۔

(۲۰)تنہا رہ لیں مگر حق کا دامن چھوڑ کر اپنا معیار نہ گرائیں۔

(۲۱)اخلاق ایک دکان کی طرح ہے اور زبان اس کا تالا ہے جب تالا کھلتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دکان سونے کی ہے یا کوئلے کی۔

(۲۲)یہ نہ سوچو کہ اللہ تمہاری دعا فوراً قبول کیوں نہیں کرتا یہ شکر کرو کہ تمہارے گناہوں کی سزا فوراً نہیں دیتا۔